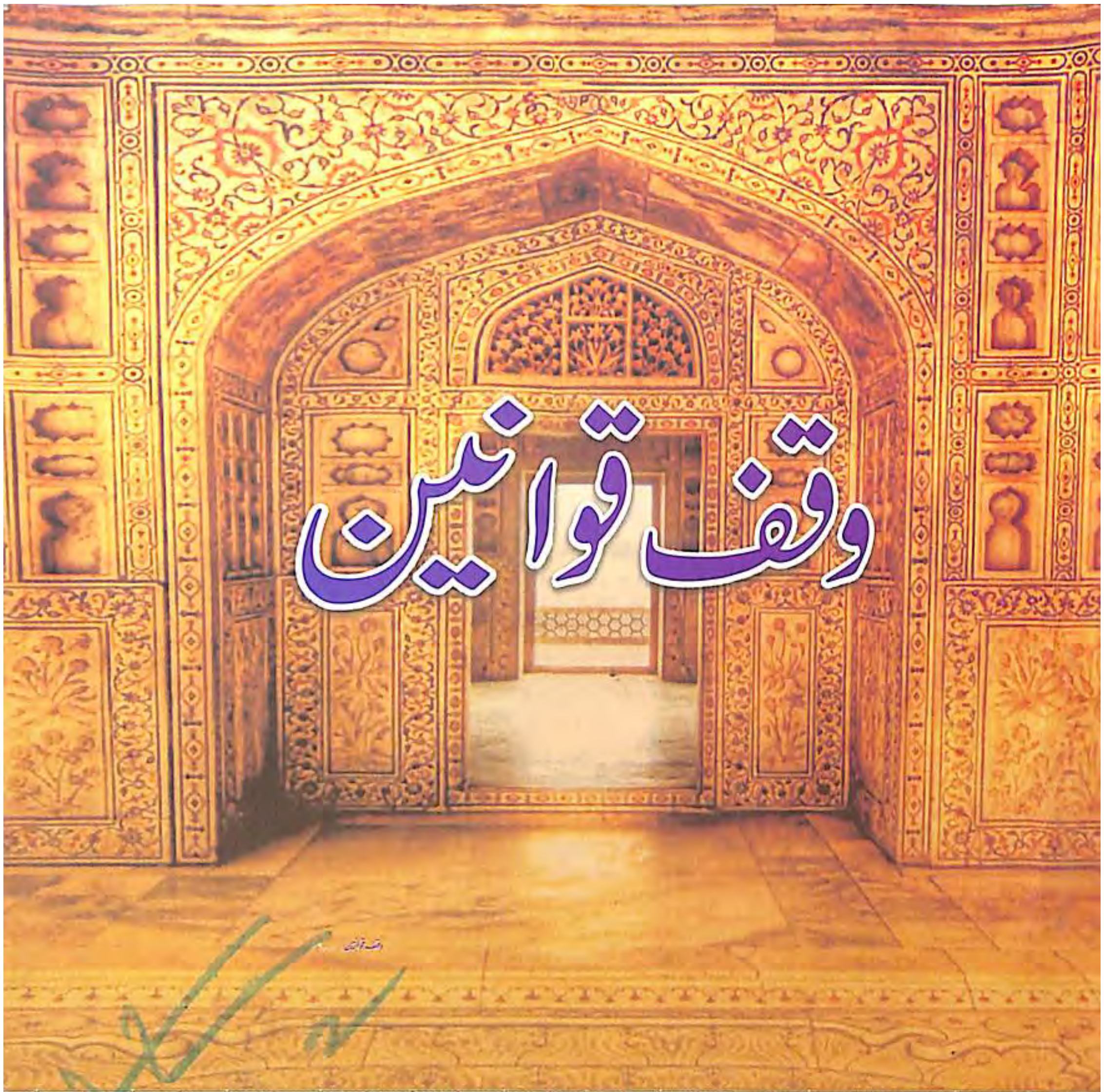

وقف قوانین

خواجہ عبدالمنتقم

وقف قوانین

خواجہ عبدالمنتقم

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔ 110025

©قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت	:	2016
تعداد	:	550
قیمت	:	-/110 روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	1897

Waqf Qawaneen

By: K.A. Muntaquim

ISBN :978-93-5160-136-4

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099

شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای-میل: ncpulsaleunit@gmail.com

ای-میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in

طابع: ہائی ٹیک گرافکس، ڈی 8/2، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز II، نئی دہلی-110020

اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ان دو خداداد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جا سکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تطہیر سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدا رسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقۂ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم وفنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انھیں کم سے کم قیمت پر علم و ادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہردلعزیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدیں اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم وفنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کردی جائے۔

پروفیسر سید علی کریم
(ارتضیٰ کریم)
ڈائرکٹر

حرف آغاز

ہندوستان میں اوقاف کے انتظام وانصرام اور اس سے متعلق دیگر امور کی نسبت وقتاً فوقتاً مختلف قوانین بنائے جاتے رہے ہیں۔ جیسے مسلمان وقف ایکٹ،1923، وقف ایکٹ،1954، وقف ایکٹ،1995 درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ،1955 وغیرہ۔ ان قوانین میں وقتاً فوقتاً ترامیم بھی ہوتی رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف صوبے اور ریاستیں اوقاف کے انتظام وانصرام سے متعلق اپنے اپنے قوانین بناتی رہی ہیں جیسے 1934 میں بنگال میں، بنگال وقف ایکٹ بنایا گیا، تو 1936 میں یوپی میں، جس کا اس وقت نام United Provinces تھا، United Provinces Muslim Wakf Act وضع کیا گیا۔ ہندوستان میں اب تمام صوبائی وقف قوانین، ماسوائے جموں وکشمیر کے مماثل قوانین کے، منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب ہندوستان میں تمام اوقاف پر وقف ایکٹ،1995 کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس ایکٹ کو مزید فعال بنانے کے لیے 2013 میں وقف (ترمیم) ایکٹ،2013 کے ذریعہ بڑے پیمانے پر ترامیم کی گئی ہیں۔ تصنیف ہذا میں شامل 1995 کے ایکٹ کو الی الآن شکل دینے کے لیے اس میں 2013 کے ترمیمی ایکٹ کے ذریعہ کی گئی تمام ترامیم شامل کر لی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں مرکزی وقف کونسل قواعد،1998 (الی الآن ترمیم شدہ) اور وقف جائیداد پٹہ قواعد،2014 کے ساتھ ساتھ اہم نظائر عدالت اور وقف اصطلاحات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

امید ہے کہ ہماری یہ تصنیف قوانین اوقاف میں دلچسپی رکھنے والے تمام افراد اور اداروں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

خواجہ عبدالمنتقم

ابتدائیہ

وقف قانون اسلام کی ایک اہم اصطلاح ہے۔ اس کے لفظی معنی قیام اور ٹھہراؤ کے ہیں جسے انگریزی میں Detention, Stopping یا Tying up کہا جاتا ہے۔ کسی قیمتی شے کو خدا کی ذات میں مقید کر دینا اور اس سے حاصل ہونے والی منفعت کو دوسروں پر مذہبی، خیراتی و خیری اغراض کے لیے نیک نیتی کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صدقہ کر دینے کا نام وقف ہے مگر یاد رہے کہ یہاں صدقے کے ساتھ "ہمیشہ ہمیشہ کے لیے" الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ دریں صورت، محض صدقے کو وقف نہیں کہا جا سکتا۔ صدقے میں نفس جائیداد (Corpus) کو استعمال کرنے کے بعد ختم کیا جا سکتا ہے لیکن وقف کی آمدنی کو محض خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح صدقہ محض عطیہ (Donation) ہے جبکہ وقف Endowment یعنی وقف کرنے کا عمل ہے۔ صدقے کی صورت میں وہ شخص جسے صدقہ دیا جاتا ہے محض منفعت کا ہی حقدار نہیں ہوتا بلکہ اسے ملکیت بھی حاصل ہو جاتی ہے جبکہ وقف کی صورت میں جائیداد یا شے موقوفہ کا انتقال خدا کی ذات کے حق میں ہوتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی ہبہ اور وقف مترادف اصطلاحات نظر آتی ہیں جبکہ دونوں اصطلاحات بہ اعتبار معنی ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں۔ ہبہ کی صورت میں بھی ہبہ دار محض منفعت کا ہی حقدار نہیں ہوتا بلکہ اسے ملکیت بھی حاصل ہو جاتی ہے جبکہ وقف کی صورت میں جائیداد یا شے موقوفہ کا انتقال خدا کی ذات کے حق میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہبہ اور وقف میں فرق یہ ہے کہ ہبہ کسی

انسان کے حق میں کیا جاتا ہے یعنی کسی مرد یا عورت کے حق میں لیکن وقف صرف خدا کی ذات کے حق میں ہی ہوتا ہے۔ ہبہ میں ہبہ کی اغراض کی کوئی حدود نہیں ہوتیں لیکن وقف انسانوں کے فائدوں کے لیے ہی کیا جا سکتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سوال بھی پوچھا جاتا ہے کہ ٹرسٹ اور وقف میں کیا فرق ہے۔ ان دونوں میں فرق کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ٹرسٹ

1- اس کے لیے کسی خاص غرض کا ہونا ضروری نہیں۔

2- ٹرسٹ بنانے والا بھی خود مستحق افادہ ہوتا ہے یعنی وہ اس سے خود فائدہ اٹھانے کا حقدار ہے۔

3- متعلقہ جائیداد ٹرسٹی (امین) کو حق محصلہ کی رو سے حاصل ہو جاتی ہے یعنی اسے خود بخود پہنچ جاتی ہے۔ ٹرسٹی کو اس طرح جائیداد پر اختیار حاصل ہونے کو Vesting کہا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کا استعمال جائیداد کی حقیت یا قبضہ یا کسی اختیار کی نسبت سے کیا جاتا ہے۔

4- ٹرسٹ کا دائمی، نا قابل تنسیخ یا نا قابل انتقال ہونا ضروری نہیں۔

وقف

1- وقف کسی خیری، خیراتی یا مذہبی کام کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے اس طرح کی کسی غرض کا ہونا ضروری ہے۔

2- وقف کی صورت میں جائیداد یا شے موقوفہ کا انتقال خدا کی ذات کے حق میں ہوتا ہے۔

3- متولی جائیداد موقوفہ کا محض منتظم یا نگراں ہوتا ہے، مالک نہیں۔

4- وقف کا دائمی، نا قابل تنسیخ یا نا قابل انتقال ہونا ضروری ہے۔

وقف ایکٹ، 1995 کی دفعہ 3 (ص) میں وقف کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

(ص) ''وقف'' کسی شخص کے ذریعہ مسلم قانون کی رو سے مقدس، مذہبی یا خیراتی طور پر تسلیم شدہ غرض کے لیے کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا مستقل طور پر نذر کر دینا مراد ہے اور اس میں شامل ہے۔

(i) استعمال دہندہ کے ذریعہ کوئی وقف لیکن ایسا وقف، صرف اس وجہ سے وقف کا ختم ہونا نہیں سمجھا جائے گا کہ استعمال دہندہ نہیں رہ گیا ہے بھلے ہی خاتمہ کی میعاد کچھ بھی ہو،

(ii) کوئی شاملات پٹی، شاملات دیہہ، جملہ مالکان یا مالگزاری ریکارڈ میں کسی اور نام سے درج؛

(iii) مسلم قانون کے ذریعہ مقدس، مذہبی یا خیراتی طور پر منظور کسی غرض کے لیے بشمول مشروط الخدمت ''منظوریاں''، اور

(iv) اس حد تک وقف علی الاولاد جہاں تک مقدس، مذہبی یا خیراتی طور پر مسلم قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ کسی غرض کے لیے جائیداد

فہرست

	حرف آغاز	v
	ابتدائیہ ❖	vii
1-	وقف قوانین کی مختصر تاریخ و موجودہ صورت حال	1
2-	وقف ایکٹ، 1995 کا مکمل متن (وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کی بنیاد پر الی الآن ترمیم شدہ)	3
3-	جموں و کشمیر وقف ایکٹ، 2001	95
4-	جموں و کشمیر مصرحہ اوقاف اور مصرحہ وقف جائیداد (انتظام اور ضابطہ بندی) ایکٹ، 2004	143
5-	درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ، 1955 (الی الآن ترمیم شدہ)	157
6-	مرکزی وقف کونسل قواعد، 1998 (مرکزی وقف کونسل (ترمیم) قواعد، 2015 کی بنیاد پر الی الآن ترمیم شدہ)	167
7-	وقف جائیداد پٹہ قواعد، 2014	177
8-	اہم نظائر عدالت	191
ضمیمہ	وقف جائیداد (ناجائز قبضہ کرنے والوں کی بے دخلی) بل، 2014 کے اہم نکات	203
■	اوقاف سے متعلق اصطلاحات	207

1

وقف قوانین کی مختصر تاریخ وموجودہ صورت حال

جیسا کہ ہم تصنیف ہٰذا کے حرف آغاز کے ابتدائی جملہ میں قلم بند کر چکے ہیں ہندوستان میں اوقاف کے انتظام وانصرام اور اس سے متعلق دیگر امور کی نسبت وقتاً فوقتاً مختلف قوانین بنائے جاتے رہے ہیں جیسے مسلمان وقف ایکٹ، 1923، وقف ایکٹ، 1954، وقف ایکٹ، 1995، درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ 1955 وغیرہ۔ ان قوانین میں وقتاً فوقتاً ترامیم بھی ہوتی رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف صوبے اور ریاستیں اوقاف کے انتظام وانصرام سے متعلق اپنے اپنے قوانین بناتی رہی ہیں جیسے 1934 میں بنگال میں، بنگال وقف ایکٹ بنایا گیا، تو 1936 میں یوپی میں، جس کا اس وقت نام UnitedProvinces تھا، United Provinces Muslim Wakf Act وضع کیا گیا۔ ہندوستان میں اب تمام صوبائی وقف قوانین، ماسوائے جموں وکشمیر کے مماثل قوانین کے، منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب ہندوستان میں تمام اوقاف پر وقف ایکٹ، 1995 کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس ایکٹ کو مزید فعال بنانے کے لیے 2013 میں وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے ذریعہ بڑے پیمانے پر ترامیم کی گئی ہیں۔ مثلاً فقرۂ تعریفی میں encroacher کی واضح تعریف کی گئی ہے۔ وقف

بورڈوں کی تشکیل کے معاملے میں کچھ اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں چیئرمین کو بنائے جانے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جائے گا اسے بھی واضح طور پر شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام ریاستوں میں وقف جائیدادوں سے متعلق سروے کرانے اور وقف بورڈ قائم کرنے سے متعلق دفعات بھی شامل کی گئی ہیں۔ ایکٹ میں وقف جائیداد پٹے پر دینے کے طریقۂ کار کی بھی ضابطہ بندی کی گئی ہے۔ ٹریبونلوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ضروری توضیحات شامل کی گئی ہیں۔ ایکٹ میں مستفدین کے مفادات کو بھی پوری پوری اہمیت دی گئی ہے اور اس سلسلے میں بھی کچھ ترامیم کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جن لوگوں نے وقف جائیداد پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ان کی بے دخلی کے بارے میں بھی دفعات کو مزید مؤثر بنایا گیا ہے اور ٹریبونل یا دیگر مجاز حاکموں کے صادر کیے گئے احکامات کی تعمیل نہ کرنے والے افراد کے لیے سزا اور جرمانے کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کی عمل درآمدگی کو یقینی بنانے کے لیے حکومت ہند نے وقف جائیداد پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کی بے دخلی کے لیے قانون وضع کیا ہے مگر یہ ابھی بل کی شکل میں ہے اور قانون بننے سے متعلق تمام مراحل طے کرنے کے بعد ہی اس پر عمل ہو سکے گا۔

2

وقف ایکٹ، 1995 کا مکمل متن

وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کی بنیاد پر الی الآن ترمیم شدہ

اوقاف کے بہتر انتظام اور اس سے منسلک اور اس کے ضمنی امور کی بابت توضیع کرنے کے لیے ایکٹ۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے چھیالیسویں سال میں مندرجہ ذیل قانون وضع کرتی ہے:-

باب-I

ابتدائیہ

1- مختصر نام، وسعت اور نفاذ: (1) اس ایکٹ کا مختصر نام وقف ایکٹ، 1995 ہے۔

(2) یہ ایکٹ، سوائے جموں و کشمیر ریاست کے، پورے بھارت پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) یہ کسی ریاست میں ایسی تاریخ پر نافذ ہوگا جیسا کہ مرکزی حکومت اطلاع نامے کے ذریعہ سرکاری گزٹ میں مقرر کرے: اور کسی ریاست کے اندر مختلف علاقوں کے لیے اور اس ایکٹ کی مختلف توضیعات کے لیے، مختلف تاریخیں مقرر کی جا سکیں گی، اور اس

ایکٹ کے نفاذ کی، کسی ریاست یا اس میں کسی علاقے سے متعلق کسی توضیع کی تعبیر اس ریاست یا علاقے میں اس توضیع کے نفاذ کے حوالے کے طور پر کی جائے گی۔

-2 **ایکٹ کا اطلاق:** جب تک ایکٹ ہذا کے تحت واضح توضیع نہ کی جائے، اس ایکٹ کا اطلاق سبھی اوقاف پر ہوگا خواہ وہ ایکٹ ہذا کے نفاذ سے قبل یا بعد میں وجود میں آئے ہوں؛

لیکن ایکٹ ہذا کے کسی امر کا اطلاق درگاہ خواجہ صاحب، اجمیر پر نہیں ہوگا جس پر درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے۔

-3 **تعریفات:** ایکٹ ہذا میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو:

(الف) ''مستفید'' سے ایسا شخص یا مقصد مراد ہے جس کے مفاد کے لیے وقف قائم کیا گیا ہے اور اس میں مذہبی، مقدس اور خیراتی مقاصد و مسلم قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ مفاد عامہ کے دیگر مقاصد شامل ہیں؛

(ب) ''فائدہ'' میں ایسا دیگر فائدہ شامل نہیں ہے جو متولی، متولی کی حیثیت سے بلا شرکت غیرے دعویٰ کرنے کا حقدار ہے؛

(ج) ''بورڈ'' سے، حسب صورت، دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت قائم کیا گیا وقف بورڈ مراد ہے؛ اور اس میں دفعہ 106 کے تحت قائم کیا گیا عام وقف بورڈ شامل ہے؛

(د) ''چیف ایگزیکٹیو افسر'' سے دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت تقرر کیا گیا چیف ایگزیکٹیو افسر مراد ہے؛

(ہ) ''کونسل'' سے دفعہ 9 کے تحت قائم کی گئی مرکزی وقف کونسل مراد ہے؛

(ہہ) ''مداخلت کنندہ'' (Encroacher) سے کوئی ایسا شخص یا ادارہ، سرکاری یا نجی، مراد ہے جس نے کسی قانونی اختیار کے بغیر کسی وقف جائیداد پر مکمل طور پر یا جزوی طور پر قبضہ کیا ہو اور اس میں ایسا شخص بھی شامل ہے جس کی کرایہ داری، پٹہ یا لائسنس ختم ہو چکا ہے یا اسے متولی یا بورڈ نے ختم کر دیا ہے؛

(و) ''ایگزیکیٹو افسر'' سے دفعہ 38 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت بورڈ کے ذریعہ تقرر کیا گیا ایگزیکیٹو افسر مراد ہے؛

(ز) ''فہرست اوقاف'' سے دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت شائع کی گئی یا دفعہ 37 کے تحت رکھے گئے اوقاف کے رجسٹر میں درج فہرست اوقاف مراد ہے؛

(ح) ''رکن'' سے مراد ہے بورڈ کا کوئی رکن اور اس میں چیئر پرسن شامل ہے؛

(ط) ''متولی'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جس کا کسی وقف کے متولی کے طور پر زبانی یا کسی وقف قائم کرنے والے وثیقے یا دستاویز کے تحت یا کسی مجاز حاکم کے ذریعہ تقرر کیا گیا ہو اور اس میں ایسا شخص شامل ہے جو روایتی طور پر کسی وقف کا متولی ہو یا جو نائب متولی، خادم، مجاور، سجادہ نشین، امین یا کوئی دیگر شخص ہو جس کا متولی کے فرائض انجام دینے کے لیے متولی کے ذریعہ تقرر کیا گیا ہو اور بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، فی الحال کسی وقف یا وقف جائیداد کا انتظام یا انصرام کرنے والا کوئی شخص، کمیٹی یا کارپوریشن ہو:

لیکن کمیٹی یا کارپوریشن کے کسی بھی رکن کو تب تک متولی نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ ایسا رکن ایسی کمیٹی یا کارپوریشن کا عہدے دار نہ ہو؛

مزید شرط یہ ہے کہ متولی بھارت کا شہری ہوگا اور وہ ان اہلیتوں کا حامل ہوگا جن کی صراحت کی جائے:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ اگر وقف نے کسی اہلیت کی صراحت کر دی ہو تو ریاستی حکومت کے ذریعہ بنائے جانے والے قواعد میں ایسی اہلیت کی توضیع کی جائے گی۔

(ی) ''خالص سالانہ آمدنی'' سے، کسی وقف کی نسبت، دفعہ 72 کی ذیلی دفعہ (1) کی تشریحات کی توضیعات کے مطابق متعین خالص سالانہ آمدنی مراد ہے؛

(ک) ''وقف میں مفاد رکھنے والا شخص'' سے ایسا شخص مراد ہے جو وقف سے کسی طرح کا مالی یا دیگر فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہو اور اس میں۔

(i) وہ شخص شامل ہے جسے کسی مسجد، عیدگاہ، امام باڑہ، درگاہ، خانقاہ، پیرخانہ اور کربلا، مقبرہ،

قبرستان یا وقف سے وابستہ کسی دیگر مذہبی ادارے میں عبادت کرنے یا مذہبی رسوم ادا کرنے یا وقف کے تحت کسی مذہبی یا خیراتی ادارے میں شرکت کرنے کا حق حاصل ہو،

(ii) واقف اور واقف کا کوئی وارث اور متولی شامل ہیں؛

(ل) ''مقررہ'' سے، بجز باب III کے، ریاستی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے قواعد کے ذریعہ مقررہ مراد ہے؛

(م) ''ضوابط'' سے اس ایکٹ کے تحت بورڈ کے ذریعہ بنائے گئے ضوابط مراد ہیں؛

(ن) ''شیعہ وقف'' سے ایسا وقف مراد ہے جس پر شیعہ قانون کا اطلاق ہوتا ہو؛

(س) ''سنی وقف'' سے ایسا وقف مراد ہے جس پر سنی قانون کا اطلاق ہوتا ہو؛

(ع) ''سروے کمشنر'' سے دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت تقرر کیا گیا وقف کا سروے کمشنر مراد ہے اور اس میں دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت اوقاف کے ایڈیشنل یا نائب سروے کمشنران شامل ہیں؛

(ف) ''ٹریبونل'' سے، کسی علاقے کی نسبت، دفعہ 83 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت تشکیل دیا گیا اس علاقے پر حدود اختیار رکھنے والا ٹریبونل مراد ہے؛

(ص) ''وقف''، کسی شخص کے ذریعہ مسلم قانون کی رو سے تسلیم شدہ مقدس، مذہبی یا خیراتی غرض کے لیے کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا مستقل طور پر نذر کر دینا مراد ہے اور اس میں شامل ہے۔

(i) استعمال کے باعث وقف، لیکن ایسا وقف صرف اس وجہ سے ختم نہیں سمجھا جائے گا کہ اب اس کا استعمال بند ہو گیا ہے خواہ اس کا استعمال کسی بھی مدت سے نہ ہو رہا ہو،

(ii) کوئی شاملات پٹی، شاملات دیہہ، جملہ مالکان یا مال گزاری ریکارڈ میں کسی اور نام سے درج؛

(iii) مسلم قانون کے ذریعہ مقدس، مذہبی یا خیراتی طور پر تسلیم شدہ کسی غرض کے لیے بشمول مشروط الخدمت ''منظوریاں''، اور

(iv) اس حد تک وقف علی الاولاد جہاں تک مسلم قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ مقدس، مذہبی یا

خیراتی کسی غرض کے لیے جائیداد نذر کی گئی ہو لیکن اگر سلسلۂ وراثت ختم ہو جاتا ہے تو وقف کی آمدنی تعلیم، ترقی، فلاح و بہبود اور ایسی دیگر اغراض کے لیے خرچ کی جائے گی جنھیں مسلم قانون تسلیم کرتا ہو؛

اور ''واقف'' سے ایسا شخص مراد ہے جو ایسا نذرانہ دے؛

(ق) ''وقف نامہ'' سے ایسا وثیقہ یا دستاویز مراد ہے جس سے کوئی وقف قائم کیا گیا ہے اور اس میں ایسا مابعد وثیقہ یا دستاویز شامل ہے جس کے ذریعہ اصل نذرانے کی کسی شرط میں تبدیلی کی گئی ہو؛

(ر) ''وقف فنڈ'' سے دفعہ 77 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت قائم کیا گیا وقف فنڈ مراد ہے۔

باب-II

اوقاف کا سروے

4 اوقاف کا ابتدائی سروے: (1) ریاستی حکومت، ریاست کے اوقاف کا سروے کرنے کی غرض سے، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ، ریاست کے لیے اوقاف کا ایک سروے کمشنر اور اوقاف کے اتنے ایڈیشنل سروے کمشنروں اور نائب سروے کمشنروں کی تقرری کر سکے گی، جتنے وہ ضروری سمجھے۔

(1الف) ہر ریاستی حکومت ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ اوقاف کی فہرست رکھے گی اور ایسے اوقاف کا وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر اندر سروے پورا کر لیا جائے گا، اگر ایسا سروے وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ سے قبل نہ ہوا ہو۔

لیکن جہاں کسی وقف سروے کمشنر کا تقرر نہیں ہوا ہے وہاں اوقاف کے لیے سروے کمشنر کا ایسے نفاذ کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اندر تقرر کیا جائے گا۔

(2) اوقاف کے سبھی ایڈیشنل سروے کمشنر اور نائب سروے کمشنر اس ایکٹ کے تحت اور اوقاف کے سروے کمشنر کی عام نگرانی اور کنٹرول کے تابع اپنے کارِ منصبی انجام دیں گے۔

(3) سروے کمشنر، ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جیسا وہ ضروری سمجھے، ریاست یا اس کے کسی

حصے میں اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ کو موجودہ اوقاف کی بابت اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کرے گا جس میں حسب ذیل تفصیلات درج ہوں گی، یعنی:-

(الف) شیعہ اوقاف اور سنی اوقاف کی تعداد کو الگ الگ ظاہر کرتے ہوئے ریاست میں اوقاف کی تعداد؛

(ب) ہر ایک وقف کی نوعیت اور اغراض؛

(ج) ہر ایک وقف میں شامل جائیداد کی مجموعی آمدنی؛

(د) ہر ایک وقف کی بابت قابل ادا مالگزاری، ابواب، محصول اور ٹیکس کی رقم؛

(ہ) آمدنی وصول کرنے میں ہوئے اخراجات اور ہر ایک وقف کے متولی کی تنخواہ ومشاہرہ؛

(و) ہر ایک وقف سے متعلق ایسی دیگر تفصیلات جیسا کہ صراحت کی جائے۔

(4) سروے کمشنر کو، تحقیقات کرتے وقت وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو کسی دیوانی عدالت کو حسب ذیل معاملات میں مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت حاصل ہوتے ہیں، یعنی:-

(الف) کسی گواہ کو طلب کرنا اور اس کا بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور اسے پیش کرنے کا حکم دینا؛

(ج) کسی عدالت یا دفتر سے سرکاری ریکارڈ طلب کرنا؛

(د) کسی گواہ کا بیان لینے یا حسابات کا معائنہ کرنے کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(ہ) کوئی مقامی معائنہ یا مقامی تفتیش کرنا؛

(و) ایسے دیگر معاملات جن کی صراحت کی جائے۔

(5) اگر تحقیقات کے دوران یہ تنازعہ پیدا ہو جائے کہ کوئی مخصوص وقف شیعہ وقف ہے یا سنی وقف، اور اس کی نوعیت کی بابت وقف سے متعلق وثیقے میں واضح اشارے ہیں، تو تنازعہ کا فیصلہ ایسے وثیقے کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

(6) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ، ریاست میں وقف جائیدادوں کا دوسرا یا مابعد سروے کرنے کی ہدایت سروے کمشنر کو دے سکے گی اور ذیلی

دفعات (2)، (3)، (4) اور (5) کی توضیعات کا اطلاق ایسے سروے کو ویسے ہی ہوگا جیسا کہ وہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہدایت کیے گئے سروے کو ہوتا ہے:

بشرطیکہ ایسا دوسرا یا مابعد سروے نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس تاریخ سے دس سال کا عرصہ نہ گزر چکا ہو جب عین قبل کیے گئے سروے کی رپورٹ ذیلی دفعہ (3) کے تحت پیش کی گئی تھی:

مزید شرط یہ ہے کہ پہلے سے ہی نوٹیفائی ہو چکی وقف جائیدادوں کی بابت بعد میں ہونے والے سروے میں نظر ثانی نہیں کی جائے گی، سوائے اس صورت کے، کہ جب کسی قانون کی توضیعات کے مطابق ایسی جائیداد کی حیثیت بدل نہ گئی ہو۔

5- **اوقاف کی فہرست شائع کرنا:** (1) دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت رپورٹ موصول ہونے پر ریاستی حکومت اس کی ایک نقل بورڈ کو ارسال کرے گی۔

(2) بورڈ، ذیلی دفعہ (1) کے تحت اسے ارسال کی گئی رپورٹ کی جانچ کرے گا اور ریاست میں ایسے سنی اوقاف یا شیعہ اوقاف، جو اس ایکٹ کے نفاذ کے وقت موجود تھے یا بعد میں وجود میں آئے، کی ایک فہرست سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کے لیے چھ ماہ کی مدت کے اندر رپورٹ سے متعلق ریاست کو واپس بھیجے گا اور اس میں ایسی تفصیلات بھی دی جائیں گی جن کی صراحت کی جائے۔

(3) حکام مال گزاری۔

(i) اراضی کے ریکارڈ کو الی الآن شکل دیتے وقت ذیلی دفعہ (2) میں محولہ فہرست اوقاف کو شامل کریں گے؛ اور

(ii) ریکارڈ اراضی میں انتقال (Mutation) کی بابت فیصلہ لیتے وقت ذیلی دفعہ (2) میں محولہ فہرست اوقاف پر بھی غور کریں گے:

(4) ریاستی حکومت ذیلی دفعہ (2) کے تحت وقتاً فوقتاً شائع کی گئی فہرستوں کا ریکارڈ رکھے گی۔

6- **اوقاف سے متعلق تنازعات:** (1) اگر کوئی سوال پیدا ہو جائے کہ آیا اوقاف کی فہرست میں وقف جائیداد کے طور پر صراحت کی گئی کوئی مخصوص جائیداد وقف جائیداد ہے یا نہیں یا اس فہرست میں صراحت کیا گیا وقف، سنی وقف ہے یا شیعہ وقف ہے، تو

وقف کا بورڈ یا متولی یا متاثر شخص اس سوال کے فیصلے کے لیے ٹریبونل میں دعویٰ دائر کر سکے گا اور اس معاملے کی بابت ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا:

مگر ایسے کسی دعوے پر ٹریبونل کے ذریعہ، اوقاف کی فہرست شائع ہونے کی تاریخ سے ایک سال گزر جانے کے بعد غور نہیں کیا جائے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (6) کی توضیحات کے مطابق دوسرے یا مابعد کیے گئے سروے میں ایسی نوٹیفائی کی گئی جائیدادوں کی بابت ٹریبونل کے روبرو کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں درج کسی امر کے باوجود کسی بھی وقف کی بابت ایکٹ کے تحت کوئی کارروائی محض اس وجہ سے التوا میں نہیں رکھی جائے گی کہ ایسا کوئی دعویٰ یا کوئی اپیل یا ایسے دعویٰ کے باعث وجود میں آنے والی کوئی دیگر کارروائی زیر سماعت ہے۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت سروے کمشنر کو کسی دعوے میں فریق نہیں بنایا جائے گا اور ایکٹ ہذا یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت اس کے ذریعہ نیک نیتی سے کی گئی یا کیے جانے کے لیے مقصود کسی کارروائی میں اس کے خلاف کوئی دعویٰ، مقدمہ یا قانونی کارروائی دائر نہیں کی جائے گی۔

(4) اوقاف کی فہرست، جب تک اس میں ذیلی دفعہ (1) کے تحت ٹریبونل کے فیصلے کی مطابقت میں ردوبدل نہ کی جائے، حتمی اور فیصلہ کن ہوگی۔

(5) کسی ریاست میں ایکٹ ہذا کے نفاذ کی تاریخ سے ہی ذیلی دفعہ (1) میں محولہ کسی سوال کی نسبت اس ریاست میں کسی عدالت میں کوئی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی دائر یا شروع نہیں کی جائے گی۔

7- اوقاف کی بابت تنازعات کا فیصلہ کرنے کا ٹریبونل کو اختیار (1) اگر ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی سوال یا تنازعہ پیدا ہو جائے کہ آیا اوقاف کی فہرست میں وقف جائیداد کے طور پر صراحت کی گئی کوئی مخصوص جائیداد وقف جائیداد ہے یا نہیں یا اس فہرست میں مصرحہ وقف، سنی وقف ہے یا شیعہ وقف ہے، تو وقف کا بورڈ یا متولی یا دفعہ

5 کے تحت فہرست اوقاف کی اشاعت سے متاثر کوئی شخص، اس جائیداد کی نسبت اختیار سماعت رکھنے والے ٹریبونل میں اس سوال کے فیصلے کے لیے درخواست دے سکے گا اور اس پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا:

بشرطیکہ۔

(الف) ریاست کے کسی حصے سے متعلق اوقاف کی فہرست کے معاملے میں جسے اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد شائع کیا گیا ہو، ایسی کسی درخواست پر اوقاف کی فہرست شائع ہونے کی تاریخ سے ایک سال گزر جانے کے بعد غور نہیں کیا جائے گا؛ اور

(ب) ریاست کے کسی حصے سے متعلق اوقاف کی فہرست کے معاملے میں جسے ایکٹ ہذا کے نفاذ سے عین قبل ایک سال کے عرصہ کے اندر کسی وقت شائع کیا گیا ہو، ایسی کسی درخواست پر ایسے نفاذ سے ایک سال کے عرصہ کے اندر ٹریبونل کے ذریعہ غور کیا جا سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں ایسے کسی سوال کی، ایسے نفاذ سے قبل دائر کسی دعوے میں کسی دیوانی عدالت کے ذریعہ سماعت کی گئی ہو اور اس کا حتمی فیصلہ کر دیا گیا ہو، تو ٹریبونل ایسے سوال کی دوبارہ سماعت نہیں کرے گا۔

(2) بجز اس کے جہاں ذیلی دفعہ (5) کی توضیعات کی رو سے ٹریبونل کو اختیار سماعت حاصل نہ ہو، کسی وقف کی بابت کارروائیوں کو اس دفعہ کے تحت کسی کارروائی کو کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر اتھارٹی کے ذریعہ محض اس لیے التوا میں نہیں رکھا جائے گا کہ کوئی دعویٰ، درخواست یا اپیل یا ایسے دعوے، درخواست، اپیل یا دیگر کارروائیوں سے پیدا شدہ دیگر کارروائیاں زیر سماعت ہیں۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی درخواست میں چیف ایگزیکٹیو افسر کو فریق نہیں بنایا جائے گا۔

(4) اوقاف کی فہرست اور جہاں ایسی فہرست میں ذیلی دفعہ (1) کے تحت ٹریبونل کے فیصلے کی مطابقت میں کوئی ردوبدل کی گئی ہو، ایسی ردوبدل کی ہوئی فہرست حتمی ہوگی۔

(5) ٹریبونل کو ایسے کسی معاملے کا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نفاذ سے قبل دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی دیوانی عدالت میں دائر کیے گئے یا شروع کیے گئے

کسی دعوے یا کارروائی کی شے متنازعہ ہو یا جو ایسے نفاذ سے قبل ایسے کسی دعوے یا کارروائی یا ایسے دعوے، کارروائی یا اپیل، جیسی کہ صورت ہو، سے پیدا شدہ نگرانی یا تجویز ثانی کے لیے کسی درخواست میں صادر کسی ڈگری کے خلاف کی جانے والی اپیل کی شے متنازعہ ہو۔

(6) ٹریبونل کو وقف جائیداد پر ناجائز قبضے کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کا تعین کرنے کا اختیار ہوگا اور ساتھ ہی ایسے ناجائز طور پر قابض افراد کو وقف جائیداد کے ناجائز قبضے کے لیے سزا دینے اور نقصان کی رقم کو مالگزاری کی بقایا کی شکل میں کلکٹر کے توسط سے وصول کرنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

-8 **سروے کا خرچ ریاستی حکومت کے ذریعہ برداشت کیا جانا:** اس باب کے تحت سروے کرنے کا کل خرچہ جس میں اوقاف کی فہرست یا فہرستوں کو شائع کرنے کا خرچ بھی شامل ہے، ریاستی حکومت برداشت کرے گی۔

باب-III
مرکزی وقف کونسل

-9 **مرکزی وقف کونسل کی قائمی اور تشکیل:** (1) مرکزی حکومت، ریاستی حکومتوں اور بورڈوں کی کارکردگی اور اوقاف کے باضابطہ انصرام کے لیے، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ ایک کونسل قائم کر سکے گی جو مرکزی وقف کونسل کے نام سے موسوم ہوگی۔

(1الف) ذیلی دفعہ (1) میں محولہ کونسل بورڈوں کو ایسے مدعوں کی بابت اور ایسے معاملات میں ہدایات جاری کرے گی جیسی کہ ذیلی دفعات (4) اور (5) میں توضیح کی گئی ہے۔

(2) کونسل مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگی:۔

(الف) وقف کا انچارج مرکزی وزیر چیئرپرسن بہ اعتبار عہدہ؛

(ب) مندرجہ ذیل اراکین کی، مرکزی حکومت کے ذریعہ مسلمانوں میں سے تقرری کی جائے گی، یعنی:

(i) تین اشخاص جو ملکی حیثیت والی اور قومی اہمیت کی حامل مسلم تنظیموں کی نمائندگی کرتے ہوں؛

(ii) قومی شہرت والے چار اشخاص جن میں سے ایک ایک انتظام یا انصرام، مالی انتظام وانصرام، انجینئرنگ یا فن تعمیر اور میڈیسن کے شعبہ میں سے ہوگا؛

(iii) تین پارلیمنٹ کے ارکان جن میں سے دو لوک سبھا کے اور ایک راجیہ سبھا کے رکن ہوں گے؛

(iv) تین بورڈوں کے چیئر پرسن باری باری سے؛

(v) دو اشخاص جو سپریم کورٹ یا کسی ہائی کورٹ کے جج رہے ہوں؛

(vi) قومی شہرت یافتہ ایک ایڈووکیٹ؛

(vii) ایک شخص جو ایسے اوقاف کے، جن کی کل سالانہ آمدنی پانچ لاکھ روپے یا اس سے زائد ہو، متولیوں کی نمائندگی کرے گا؛

(viii) تین اشخاص جو مسلم قانون کے شہرت یافتہ عالم ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعات (i) تا (viii) کے تحت مقرر کیے جانے والے اراکین میں کم سے کم دو خاتون ہوں گی۔

(3) کونسل کے اراکین کی میعاد عہدہ، ان کے ذریعہ اپنے کار ہائے منصبی کی انجام دہی میں اپنایا جانے والا ضابطہ اور اتفاقی اسامیوں کو پُر کرنے کا طریقہ ایسا ہوگا جس کی صراحت مرکزی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے قواعد میں کی جائے۔

(4) حسب صورت، ریاستی حکومت یا بورڈ کونسل کو ریاست میں وقف بورڈوں کی کارکردگی کی بابت، خاص طور پر ان کی مالی صورت حال، سروے، وقف سے متعلق وثیقوں، مالگزاری ریکارڈ، وقف جائیدادوں پر ناجائز قبضے، سالانہ رپورٹ اور آڈٹ رپورٹ کی بابت ایسے طریقے سے اور ایسے وقت پر معلومات فراہم کریں گے جس کی کونسل صراحت کرے اور کونسل بورڈ سے مخصوص مدعوں کی بابت خود بھی معلومات حاصل کر سکتی ہے اگر اسے اس بات کا اطمینان ہو جاتا ہے کہ اس بات کی بادی النظر میں شہادت موجود ہے کہ کوئی بے قاعدگی ہوئی ہے یا اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور اگر کونسل اس

بات سے مطمئن ہو جاتی ہے کہ ایسی بے قاعدگی یا ایکٹ کی خلاف ورزی ثابت ہو گئی ہے تو وہ ایسی ہدایات جاری کر سکے گی جو وہ مناسب سمجھے اور متعلقہ بورڈ اس ہدایت کے مطابق کام کرے گا اور اس کی اطلاع متعلقہ ریاستی حکومت کو دے گا۔

(5) ذیلی دفعہ (4) کے تحت کونسل کے ذریعہ جاری کی گئی کسی ہدایت سے پیدا ہونے والا ہر تنازعہ مرکزی حکومت کے ذریعہ تشکیل کیے جانے والے فیصلی بورڈ (Board of Adjudication) جس کے سربراہ سپریم کورٹ کے کوئی سبکدوش جج یا ہائی کورٹ کے سبکدوش چیف جسٹس ہوں گے، کے پاس بھیجا جائے گا اور افسر جلیس کو واجب الادا فیس اور سفر خرچ و دیگر بھتے وہ ہوں گے جن کی متعلقہ حکومت صراحت کرے۔

10- کونسل کی مالیات: (1) ہر ایک بورڈ، اپنے وقف فنڈ میں سے ہر سال کونسل کو اتنا چندہ دے گا جو ایسے اوقاف کی، جن کی بابت دفعہ 72 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت چندہ واجب الادا ہے، مجموعی خالص سالانہ آمدنی کے ایک فیصد کے برابر ہو:

بشرطیکہ جہاں بورڈ نے کسی مخصوص وقف کے معاملے میں دفعہ 72 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اسے (بورڈ کو) واجب الادا کل چندے کو اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت چھوٹ دے دی ہے، وہاں اس دفعہ کے تحت کونسل کو دیے جانے والے چندے کا تخمینہ لگانے کے لیے اس وقف کو جس کی بابت ایسی چھوٹ دی گئی ہے، خالص سالانہ آمدنی حساب میں نہیں لی جائے گی۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کونسل کے ذریعہ موصول سبھی رقوم اور اس کے ذریعہ عطیہ، خیرات اور رقمی امداد کی شکل میں موصول سبھی دیگر رقوم سے ایک فنڈ تشکیل دیا جائے گا جو مرکزی قومی فنڈ کے نام سے موسوم ہوگا۔

(3) کنھیں ایسے قواعد کے تابع، جو مرکزی حکومت کے ذریعہ اس نسبت بنائے جائیں، مرکزی وقف فنڈ، کونسل کے زیر کنٹرول ہوگا اور اس کا استعمال ایسی اغراض کے لیے کیا جا سکے گا جنھیں کونسل مناسب سمجھے۔

11- حسابات اور آڈٹ: (1) کونسل، اپنے حسابات کی نسبت حسابات کی بہیاں اور دیگر بہیاں اس طرح اور ایسے طریقے سے تیار کرائے گی جس کی صراحت مرکزی حکومت کے

ذریعہ بنائے گئے قواعد کے ذریعہ کی جائے۔

(2) کونسل کے حسابات کا آڈٹ اور جانچ ہر سال ایسے آڈیٹر کے ذریعہ کی جائے گی جس کی تقرری مرکزی حکومت کے ذریعہ کی جائے۔

(3) آڈٹ کا خرچہ مرکزی وقف فنڈ میں سے دیا جائے گا۔

12- **مرکزی حکومت کا قواعد بنانے کا اختیار:** (1) مرکزی حکومت اس باب کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ قواعد بنا سکے گی۔

(2) بالخصوص اور مندرجہ بالا اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد حسب ذیل امور میں سے کسی یا سب کی بابت توضیع کر سکیں گے، یعنی:-

(الف) کونسل کے اراکین کی میعاد عہدہ، ان کے ذریعہ اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں اپنایا جانے والا ضابطہ اور اس میں اتفاقی اسامیاں پُر کرنے کا طریقہ؛

(ب) مرکزی وقف فنڈ کا کنٹرول اور اس کا استعمال؛

(ج) وہ فارم اور طریقہ جس میں کونسل کے حسابات رکھے جا سکیں گے۔

(3) اس باب کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعہ بنایا گیا ہر ایک قاعدہ، بنائے جانے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے، جب اس کا اجلاس جاری ہو، تیس دن کی کل مجموعی مدت کے لیے رکھا جائے گا، یہ میعاد ایک اجلاس یا دو یا یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے دوران ہو سکتی ہے، اگر اس اجلاس کے یا مندرجہ بالا یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے بعد کے اجلاس کے منقضی ہونے کے قبل دونوں ایوان اس قاعدے میں کوئی ردوبدل کرنے کے لیے راضی ہوں یا اس بات کے لیے راضی ہوں کہ قاعدہ نہیں بنایا جانا چاہیے تو بعد ازاں وہ قاعدہ ایسی ردوبدل کی ہوئی صورت میں لاگو ہوگا یا کوئی اثر نہیں رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، لیکن قاعدے میں کی گئی ایسی ردوبدل یا اس کے مؤثر نہ رہنے سے اس کے تحت قبل میں کی گئی کسی بات کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

باب-IV
بورڈوں کا قائم کیا جانا اوران کے کار منصبی

13- **تشکیل:** (1) اس تاریخ سے جسے ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ، اس بابت طے کرے، اوقاف کا ایک بورڈ قائم کیا جائے گا جو ایسے نام سے موسوم ہوگا جیسا کہ اطلاع نامے میں صراحت کی جائے۔

لیکن اگر اس ذیلی دفعہ کے تحت مطلوب وقف بورڈ کا قیام نہیں ہوا ہے تو اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون کی توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر، وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر وقف بورڈ قائم کیا جائے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں درج کسی امر کے باوجود، اگر کسی ریاست میں شیعہ اوقاف کی تعداد اس ریاست میں سبھی اوقاف کی تعداد کی پندرہ فیصد سے زائد ہے یا اگر اس ریاست میں شیعہ اوقاف کی جائیدادوں کی آمدنی اس ریاست میں سبھی اوقاف کی جائیدادوں کی آمدنی کی پندرہ فیصد سے زائد ہے، تو ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع کے ذریعہ ایسے ناموں سے موسوم، جن کی صراحت اطلاع نامے میں کی جائے، سنی اوقاف اور شیعہ اوقاف کے لیے الگ الگ اوقاف کے بورڈ قائم کر سکے گی۔

(2الف) جہاں دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت وقف بورڈ قائم کیا جاتا ہے وہاں شیعہ وقف کی صورت میں اراکین شیعہ مسلمان ہوں گے اور بصورت سنی وقف اراکین سنی مسلمان ہوں گے۔

(3) بورڈ دائمی تسلسل اور مشترکہ مہر والی ایک سند یافتہ جماعت ہوگا جسے جائیداد کے حصول اور رکھنے کا اور کسی ایسی جائیداد کو ایسی شرائط و قیود کے تابع، جن کی صراحت کی جائے، منتقل کرنے کا اختیار ہوگا اور مذکورہ نام سے دعویٰ کر سکے گا یا اس پر دعویٰ کیا جا سکے گا۔

14- **بورڈ کی بناوٹ:** (1) کسی ریاست اور علاقہ قومی خطہ راجدھانی دہلی کا بورڈ حسب ذیل سے مل کر بنے گا، یعنی:

(الف) ایک چیئر پرسن؛

(ب) ایک اور زیادہ سے زیادہ دو ارا کین، جیسا کہ ریاستی حکومت مناسب سمجھے، جن کا انتخاب ایسی ہر ایک انتخابی جماعت سے کیا جائے گا، جس میں۔

(i) ریاست یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقہ قومی خطہ راجدھانی دہلی کے مسلمان ارا کین پارلیمنٹ؛

(ii) ریاستی قانون سازیہ کے مسلمان ارا کین؛

(iii) متعلقہ ریاست یا یونین علاقے کی بار کونسل کے مسلمان ارا کین؛
لیکن اگر کسی ریاست یا یونین علاقے کی بار کونسل میں کوئی مسلمان رکن نہیں ہے تو حسب صورت ریاستی حکومت یا یونین علاقے کی انتظامیہ، اس ریاست یا یونین علاقے کے کسی سینئر مسلمان ایڈووکیٹ کو نامزد کر سکے گی، اور؛

(iv) ایسے اوقاف کے، جن کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد ہو، متولیان؛

تشریح-1: شکوک رفع کرنے کے لیے یہاں یہ قرار دیا جاتا ہے کہ ذیلی فقرہ جات (i) تا (iv) میں درج زمروں میں سے ہر ایک کا انتخاب ہر زمرے کے لیے تشکیل کی گئی انتخابی جماعت (Electoral college) کے ذریعہ کیا جائے گا۔

تشریح-2: شکوک رفع کرنے کے لیے یہاں یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان رکن کی فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ (i) میں محولہ ریاست یا علاقہ قومی خطہ راجدھانی دہلی سے پارلیمنٹ کی رکنیت ختم ہو جاتی ہے یا فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ (ii) کے تحت مطلوب کسی ریاستی قانون ساز اسمبلی کی رکنیت ختم ہو جاتی ہے تو ایسے رکن کی بابت یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے، حسب صورت، متعلقہ ریاست یا علاقہ قومی خطہ راجدھانی دہلی کے رکن کا عہدہ اس تاریخ سے خالی کر دیا جس تاریخ سے وہ، حسب صورت، اس ریاست یا علاقہ قومی خطہ راجدھانی دہلی سے پارلیمنٹ کا یا ریاستی قانون ساز اسمبلی کا رکن نہیں رہا۔

(ج) مسلمانوں میں سے ایک ایسا شخص جسے شہری منصوبہ بندی یا کاروبار کا انتظام و انصرام، سماجی خدمت، مالیات یا مالی امور، زراعت اور ترقیاتی سرگرمیوں کا پیشہ ورانہ تجربہ ہو،

جسے ریاستی حکومت نامزد کرے گی؛

(د) مسلمانوں میں سے شیعہ و سنی دینیات اسلام کے تسلیم شدہ علماء میں سے ایک ایک، جنھیں ریاستی حکومت نامزد کرے گی؛

(ہ) مسلمانوں میں سے ایک ایسا شخص جسے ریاستی حکومت، ریاستی حکومت کے ایسے افسران میں سے نامزد کرے گی، جو ریاستی حکومت کے جوائنٹ سکریٹری سے کم عہدے پر فائز نہ ہو۔

(1الف) حسب صورت، مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کے کسی بھی وزیر کو بورڈ کا رکن نہ تو منتخب کیا جائے گا اور نہ ہی نامزد کیا جائے گا؛

لیکن یونین علاقے کی صورت میں بورڈ کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات اراکین سے مل کر بنے گا جن کی تقرری مرکزی حکومت فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ جات (i) تا (iv) یا ذیلی دفعہ (1) میں فقرہ جات (ج) تا (ہ) کے تحت مصرحہ زمروں میں سے کرے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ بورڈ میں تقرر پانے والے اراکین میں کم از کم دو خواتین ہوں گی۔

مگر مزید شرط یہ بھی ہے کہ ہر ایسے معاملے میں جہاں نظام متولیاں موجود ہو وہاں ایک متولی کو بورڈ کا رکن بنایا جائے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (ب) میں مصرحہ اراکین کا انتخاب تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے ایسے طریقے سے ہوگا جس کی صراحت کی جائے:

بشرطیکہ جہاں پارلیمنٹ، ریاستی قانون سازیہ یا ریاستی بار کونسل میں، جیسی کہ صورت ہو، صرف ایک مسلم رکن ہو، وہاں ایسے مسلم رکن کے بورڈ میں منتخب ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ جات (i) سے (iii) میں درج کسی بھی زمرے میں کوئی مسلم رکن نہیں ہے، وہاں انتخابی جماعت کی تشکیل، پارلیمنٹ، ریاستی قانون سازیہ یا ریاستی بار کونسل کے سابق مسلم اراکین میں سے کی جائے گی۔

(3) اس دفعہ میں درج کسی امر کے باوجود، جہاں ریاستی حکومت کا، ایسی وجوبات کے باعث جو ریکارڈ کی جائیں، اطمینان ہو جاتا ہے کہ ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ جات (i) سے (iii) میں درج کسی بھی زمرے کے لیے انتخابی جماعت کی صحیح طور پر تشکیل کرنا ممکن نہیں ہے، وہاں ریاستی حکومت ایسے اشخاص کو جنھیں وہ مناسب سمجھے، بورڈ کے اراکین کے طور پر نامزد کرے گی۔

(4) بورڈ کے منتخب اراکین کی تعداد سبھی اوقاف میں، ذیلی دفعہ (3) کے تحت کی گئی توضیع کے سوائے، بورڈ کے نامزد اراکین سے زائد رہے گی۔

(5) ترک کیا گیا۔

(6) بورڈ کے شیعہ اراکین یا سنی اراکین کی تعداد کا تعین کرنے میں، ریاستی حکومت، بورڈ کے ذریعہ چلائے جانے والے شیعہ اوقاف اور سنی اوقاف کی تعداد اور اہمیت کو دھیان میں رکھے گی اور اراکین کی تقرری، جہاں تک ہو سکے، ایسے تعین کی مطابقت میں کی جائے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ بورڈ میں ایک متولی رکن (ضرور) ہوگا۔

(7) ترک کیا گیا۔

(8) جب بھی بورڈ کی تشکیل یا از سر نو تشکیل کی جائے، تو اس غرض کے لیے بلائے گئے اجلاس میں موجود بورڈ کے اراکین اپنے میں سے ایک کو بورڈ کا چیئر پرسن منتخب کریں گے۔

(9) بورڈ کے اراکین کی تقرری ریاستی حکومت کے ذریعہ، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ کی جائے گی۔

15- میعاد عہدہ: بورڈ کے اراکین دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (9) میں محولہ اطلاع نامے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر فائز رہیں گے۔

16- بورڈ کا رکن مقرر کیے جانے یا رکن بنے رہنے کے لیے نااہلیتیں: کوئی شخص بورڈ کا رکن مقرر کیے جانے یا رکن بنے رہنے کے لیے نااہل ہوگا، اگر—

(الف) وہ مسلمان نہیں ہے اور اس کی عمر اکیس سال سے کم ہے؛

(ب) اس شخص کے بارے میں یہ پایا جاتا ہے کہ وہ فاتر العقل ہے؛

(ج) وہ بے ادا دیوالیہ ہے؛

(د) وہ کسی ایسے جرم کے لیے مجرم قرار دیا گیا ہے جس میں اخلاقی گراوٹ شامل ہے اور ایسی سزا یابی کو الٹا نہیں گیا ہے یا اسے ایسے جرم کے لیے کلی طور پر معاف نہیں کیا گیا ہے؛

(دالف) اسے کسی وقف جائیداد پر ناجائز قبضہ کرنے کے لیے مجرم قرار دیا گیا ہے؛

(ہ) اسے پہلے کبھی،۔

(i) رکن یا متولی کے طور پر اپنے عہدے سے ہٹایا گیا ہو؛ یا

(ii) بدانصرامی یا بدعنوانی کی وجہ سے کسی امانتی عہدے سے کسی مجاز عدالت یا ٹریبونل کے ذریعہ ہٹایا گیا ہو۔

17- بورڈ کے اجلاس: (1) بورڈ کا کام کاج چلانے کے لیے اس کا اجلاس ایسے وقت اور مقام پر ہوگا جس کی ضوابط کے ذریعہ توضیع کی جائے۔

(2) چیئرپرسن یا اس کی غیر حاضری میں اراکین کے ذریعہ اپنوں میں سے منتخب رکن بورڈ کے اجلاس کی صدارت کرے گا۔

(3) ایکٹ ہذا کی توضیعات کے تابع ایسے سبھی سوالوں کا فیصلہ جو بورڈ کے کسی اجلاس کے روبرو آئیں، حاضر اراکین کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا اور ووٹ برابر ہونے کی صورت میں چیئرپرسن یا اس کی غیر حاضری کی صورت میں اجلاس کی صدارت کرنے والے کسی دیگر شخص کو دوسرا یا فیصلہ کن ووٹ حاصل ہوگا۔

18- بورڈ کی کمیٹیاں: (1) بورڈ، جب کبھی ضروری سمجھے، عام طور پر یا کسی مخصوص غرض کے لیے یا کسی خصوصی علاقہ یا علاقوں کے لیے اوقاف کی نگرانی کے واسطے کمیٹیاں قائم کر سکے گا۔

(2) ایسی کمیٹیوں کی تشکیل، ان کے کار ہائے منصبی اور ان کے فرائض اور ان کے عہدے کی میعاد کا تعین بورڈ کے ذریعہ وقت بہ وقت کیا جائے گا:

بشرطیکہ ایسی کمیٹیوں کے اراکین کے لیے بورڈ کا رکن ہونا لازمی نہیں ہوگا۔

19- چیئرپرسن اور اراکین کا استعفیٰ: چیئرپرسن یا دیگر کوئی رکن ریاستی حکومت کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا:

بشرطیکہ چیئرپرسن یا رکن تب تک عہدے پر بنا رہے گا جب تک اس کے جانشین کی تقرری سرکاری گزٹ میں شائع نہیں کردی جائے۔

20- چیئرپرسن اور اراکین کا ہٹایا جانا: (1) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ، بورڈ کے چیئرپرسن یا اس کے کسی رکن کو ہٹا سکے گی اگر وہ،-

(الف) دفعہ 16 میں مصرحہ کسی نااہلیت کے تحت ہے یا آجاتا ہے؛ یا

(ب) کام کرنے سے انکار کردیتا ہے یا کام کرنے کے قابل نہیں ہے یا ایسے طریقے سے کام کرتا ہے جس کے بارے میں ریاستی حکومت، کسی وضاحت کی سماعت کرنے کے بعد جو وہ پیش کرے، یہ سمجھتی ہے کہ اس سے اوقاف کے مفاد پر مضر اثر پڑنے والا ہے؛ یا

(ج) بورڈ کی رائے میں معقول عذر کے بنا بورڈ کے مسلسل تین اجلاسوں میں غیر حاضر رہتا ہے۔

(2) جہاں بورڈ کے چیئرپرسن کو ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہٹایا جاتا ہے، وہاں وہ بورڈ کا رکن بھی نہیں رہے گا۔

دفعہ 20 الف۔ چیئرپرسن کو عدم اعتماد ووٹ کے ذریعہ ہٹایا جانا: دفعہ 20 کی توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر بورڈ کے چیئرمین کو عدم اعتماد ووٹ کے ذریعہ مندرجہ ذیل طریقے سے ہٹایا جاسکے گا، یعنی:-

(الف) بورڈ کے منتخب چیئرپرسن کے خلاف اعتماد یا عدم اعتماد کی کوئی بھی تجویز مصرحہ طریقے کے سوائے تب تک نہیں لائی جائے گی جب تک اس کے انتخاب کی تاریخ سے بارہ ماہ نہ گزر چکے ہوں اور اسے ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری کے سوائے ہٹایا نہیں جائے گا؛

(ب) عدم اعتماد کا نوٹس ان وجوہات کو واضح طور پر درج کرتے ہوئے جن کی بنیاد پر تحریک لانے کی تجویز ہے ریاستی حکومت کو بھیجا جائے گا اور اس پر بورڈ کے کل اراکین میں سے کم از کم نصف کے دستخط ہوں گے؛

(ج) عدم اعتماد کے نوٹس پر دستخط کرنے والے بورڈ کے کم از کم تین اراکین ذاتی طور پر حاضر ہوکر ریاستی حکومت کو اپنے دستخط شدہ اس امر کی بابت حلف نامے کے ساتھ نوٹس پیش کریں گے کہ عدم اعتماد کی تحریک پر دستخط اصلی ہیں اور دستخط کنندگان نے یہ دستخط نوٹس کا

مضمون سننے یا پڑھنے کے بعد کیے ہیں؛

(د) مذکورہ بالا عدم اعتماد کا نوٹس ملنے پر، ریاستی حکومت مجوزہ عدم اعتماد کی تحریک پر غور کرنے کی غرض سے اجلاس بلانے کے لیے مناسب وقت، تاریخ اور مقام مقرر کرے گی:
لیکن ایسے اجلاس کے لیے کم از کم پندرہ دن کا نوٹس دیا جائے گا۔

(ہ) فقرہ (د) کے تحت اجلاس کے لیے نوٹس میں یہ بھی توضیح ہوگی کہ، حسب صورت، عدم اعتماد کی تحریک منظور کرنے یا نئے چیئرپرسن کا انتخاب کرنے سے متعلق دونوں کارروائیاں اسی اجلاس میں کی جائیں گی؛

(و) ریاستی حکومت کسی گزیٹڈ افسر کو (جو اس محکمہ کا افسر نہ ہو جس کا تعلق بورڈ کی نگرانی اور انتظام سے ہو) اس اجلاس میں افسر جلیس کے طور پر خدمات انجام دینے کے لیے جس میں عدم اعتماد کی تجویز پر غور کیا جائے گا، نامزد کرے گی؛

(ز) بورڈ کے ایسے اجلاس کا کورم بورڈ کے اراکین کی کل تعداد کا نصف ہوگا؛

(ح) اگر موجود اراکین کی معمولی اکثریت بھی عدم اعتماد کی تجویز کو منظور کر لیتی ہے تو یہ سمجھا جائے کہ تحریک کو منظوری حاصل ہوگئی؛

(ط) اگر عدم اعتماد کی تجویز منظور ہو جاتی ہے تو چیئرپرسن فی الفور اپنے عہدے سے ہٹ جائیں گے اور ان کی جگہ اسی اجلاس میں کسی دوسری تجویز کے ذریعہ منتخب ان کے جانشین ان کی جگہ لے لیں گے:

(ی) نئے چیئرپرسن کا انتخاب فقرہ (و) میں محولہ مذکورہ افسر جلیس کی سربراہی میں فقرہ (ز) کے تحت ہونے والے اجلاس میں مندرجہ ذیل طریقے سے کیا جائے گا، یعنی:-

(الف) چیئرپرسن کا انتخاب بورڈ کے منتخب اراکین میں سے کیا جائے گا؛

(ب) امیدواروں کی نامزدگی اور تائید کی کارروائی ایک ہی اجلاس میں کی جائے گی اور نام واپس لیے جانے کے بعد انتخاب، اگر کوئی ہو، خفیہ رائے دہی کے ذریعہ ہوگا؛

(ج) انتخاب اجلاس میں موجود اراکین کی معمولی اکثریت کے ذریعہ کیا جائے گا اور اگر ووٹ برابر ملتے ہیں تو فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعہ کیا جائے گا؛ اور

(د) میٹنگ کی کارروائی پر افسر جلیس اپنے دستخط ثبت کریں گے۔

(ک) فقرہ (ح) کے تحت منتخب نئے چیئرمین اپنے عہدے پر اس بقایا مدت تک قائم رہیں گے جس مدت تک عدم اعتماد کی تحریک کے ذریعہ ہٹائے گئے چیئرپرسن قائم رہتے؛ اور

(ل) اگر عدم اعتماد کی تحریک اجلاس میں کورم نہ ہونے یا مطلوبہ اکثریت نہ ہونے کے باعث ناکام ہوجاتی ہے تو عدم تحریک کی تحریک پر غور کرنے کے لیے بعد میں دوسرا اجلاس گزشتہ اجلاس کی تاریخ سے چھ ماہ سے قبل نہیں بلایا جائے گا۔

-21 خالی اسامی کا پر کیا جانا: جب کسی رکن کی نشست اس کے ہٹائے جانے، استعفیٰ، موت یا کسی دیگر وجہ سے خالی ہوجائے تب اس کی جگہ پر کسی نئے رکن کا تقرر کیا جائے گا اور ایسا رکن تب تک عہدے پر قائم رہے گا جب تک کہ وہ رکن جس کی جگہ کو وہ پر کرتا ہے، عہدے پر قائم رہنے کا حقدار ہوتا اگر ایسی اسامی خالی نہ ہوئی ہوتی۔

-22 خالی اسامیوں وغیرہ سے بورڈ کی کارروائیوں کا قانونی طور پر بے اثر نہ ہونا: بورڈ کا کوئی عمل یا کارروائی محض اس وجہ سے قانونی طور پر بے اثر نہ ہوگی کہ اس کے اراکین کی کوئی نشست خالی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی خامی ہے۔

-23 چیف ایگزیکیٹو افسر کی تقرری اور اس کی میعاد عہدہ اور ملازمت کی دیگر شرائط: (1) بورڈ کا ایک چیف ایگزیکیٹو افسر ہوگا جو مسلمان ہوگا اور وہ ریاستی حکومت کے ڈپٹی سکریٹری کے عہدے سے کم درجے کا نہ ہوگا اور اس کی تقرری ریاستی حکومت کے ذریعہ، بورڈ کے ذریعہ بھجائے گئے دو ناموں کے پینل سے، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ کی جائے گی اور اگر اس درجے کا کوئی مسلم افسر نہ ہو تو اسی درجے کے کسی مسلم افسر کی ڈیپوٹیشن پر تقرری کی جاسکے گی۔

(2) چیف ایگزیکیٹو افسر کی میعاد عہدہ اور ملازمت کی دیگر شرائط ایسی ہوں گی جیسا کہ صراحت کی جائے۔

(3) چیف ایگزیکیٹو افسر، بورڈ کا بہ اعتبار عہدہ سکریٹری ہوگا اور وہ بورڈ کے انتظامی کنٹرول کے تحت ہوگا۔

24- **بورڈ کے افسران اور دیگر ملازمین:** (1) بورڈ کو اتنی تعداد میں افسران اور ملازمین کی امداد مہیا کرائی جائے گی جو ایکٹ ہذا کے تحت اس کے کار منصبی کی موثر انجام دہی کے لیے ضروری ہو جس کی تفصیلات بورڈ کے ذریعہ ریاستی حکومت کے ساتھ صلاح ومشورے سے متعین کی جائیں گی۔

(2) افسران اور دیگر ملازمین کی تقرری، ان کی میعاد عہدہ اور ملازمت کی دیگر شرائط ایسی ہوں گی جن کی توضیح ضوابط کے ذریعہ کی جائے۔

25- **چیف ایگزیکیٹو افسر کے فرائض اور اختیارات:** (1) ایکٹ ہذا کی توضیعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد اور بورڈ کی ہدایات کے تابع چیف ایگزیکیٹو افسر کے کار منصبی میں شامل ہیں۔

(الف) اوقاف اور وقف جائیدادوں کی نوعیت اور وسعت کی تفتیش کرنا، اور جہاں ضروری ہو وہاں وقف جائیداد کی فہرست طلب کرنا اور متولیوں سے حسابات، گوشوارے اور اطلاعات وقت بوقت طلب کرنا؛

(ب) وقف جائیدادوں اور ان سے متعلق حسابات وریکارڈ، وثیقوں اور دستاویزوں کا معائنہ کرنا یا کروانا؛

(ج) عام طور پر وہ کام کرنا جو اوقاف کے کنٹرول، رکھ رکھاؤ اور نگرانی کے لیے ضروری ہوں۔

(2) کسی وقف کی بابت ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہدایات دینے کے اختیارات کے استعمال میں، بورڈ، وقف وثیقے میں واقف کے ذریعہ دی گئی ہدایتوں، وقف کی اغراض اور وقف کی ایسی روایتوں اور رواجوں کی مطابقت میں عمل کرے گا جنھیں مسلم قانون کی ایسی مسلک کے ذریعہ تسلیم کیا گیا ہو جس سے وقف متعلق ہے۔

(3) ایکٹ ہذا میں واضح طور پر کی گئی توضیع کے سوائے، چیف ایگزیکیٹو افسر ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے فرائض انجام دے گا جو اسے اس ایکٹ کے تحت سونپے جائیں یا تفویض کیے جائیں۔

26- **بورڈ کے احکام یا قرار دادوں کی بابت چیف ایگزیکیٹو افسر کے اختیارات:**

جہاں چیف ایگزیکٹیو افسر یہ سمجھتا ہے کہ بورڈ کے ذریعہ صادر کوئی حکم یا قرارداد۔

(الف) قانون کے مطابق صادر یا منظور نہیں کیا گیا ہے؛ یا

(ب) ایکٹ ہذا کے ذریعہ یا اس کے تحت یا کسی دیگر قانون کے ذریعہ عطا کیے گئے اختیارات سے تجاوز کرتا ہے یا ان کا استعمال بے جا ہے؛ یا

(ج) اگر اس پر عمل کیا جاتا ہے، تو اس سے

(i) بورڈ یا متعلق اوقاف کو یا عام طور پر اوقاف کو مالی نقصان پہنچ سکتا ہے؛ یا

(ii) وہ کسی بلوہ یا نقض امن کا باعث بن سکتا ہے؛ یا

(iii) انسانی زندگی، صحت یا سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتا ہے؛ یا

(د) بورڈ یا کسی وقف یا عام طور پر اوقاف کے لیے فائدہ مند نہیں ہے، تو وہ ایسے حکم یا قرارداد کو روبہ عمل لانے سے قبل معاملے کو بورڈ کے روبرو از سر نو غور کرنے کے لیے رکھے گا اور اگر ایسے حکم یا قرارداد کی از سر نو غور کیے جانے کے بعد حاضر اور ووٹ دینے والے اراکین کی اکثریت کے ذریعہ توثیق نہیں کی جاتی ہے تو وہ معاملے کو حکم یا قرارداد پر اپنے اعتراضات کے ساتھ ریاستی حکومت کو بھیجے گا اور اس پر ریاستی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

27- **بورڈ کے ذریعہ اختیارات تفویض کرنا:** بورڈ، عام یا خاص تحریری حکم کے ذریعہ اس ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات اور فرائض میں سے ان کی تفویض، جنھیں تفویض کرنا وہ ضروری خیال کرے، سوائے دفعہ 32 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ جات (ج)، (د)، (ز) اور (ی) اور دفعہ 110 میں درج بورڈ کے اختیارات اور کارہائے منصبی، بورڈ کے چیئر پرسن، کسی دیگر رکن، چیف ایگزیکٹیو افسر یا کسی دیگر افسر یا ملازم کو یا کسی علاقہ کمیٹی کو ایسی شرائط اور حدود کے تابع کر سکے گا جو اس حکم میں مصرحہ کی جائیں۔

28- **ضلع مجسٹریٹ، اضافی ضلع مجسٹریٹ یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے بورڈ کی ہدایات کو روبہ عمل لانے کے اختیارات:** ایکٹ ہذا اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تابع ریاست میں کسی ضلع کا ضلع مجسٹریٹ یا اس کی عدم موجودگی میں اضافی ضلع مجسٹریٹ یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ بورڈ کے ان فیصلوں کو روبہ عمل لانے کا ذمہ دار

ہوگا جن کی اسے بورڈ کے چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ اطلاع دی جائے اور بورڈ، جہاں بھی ضروری سمجھے، ایسے فیصلوں کی عمل درآمدگی کے لیے ٹریبونل سے ہدایات حاصل کر سکے گا۔

29- **ریکارڈ، رجسٹروں وغیرہ کا معائنہ کرنے کے چیف ایگزیکٹیو افسر کے اختیارات:** (1) چیف ایگزیکٹیو افسر یا اس کے ذریعہ اس نسبت باضابطہ طور پر مجاز بورڈ کا کوئی دیگر افسر ایسی شرائط اور قیود کے تحت، جن کی صراحت کی جائے، سبھی معقول اوقات میں کسی بھی سرکاری دفتر میں کسی وقف سے یا منقولہ یا غیر منقولہ جائیدادوں سے، جو وقف جائیداد ہیں یا جن کے بارے میں وقف جائیداد ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے، متعلق کسی ریکارڈ، رجسٹر یا دیگر دستاویز کا معائنہ کرنے کا حقدار ہوگا۔

(2) متولی یا کوئی دیگر شخص جس کے پاس وقف جائیداد سے متعلق کوئی دستاویز ہو تحریری طور پر مانگے جانے پر مصرحہ مدت کے دوران چیف ایگزیکٹیو افسر کے روبرو پیش کرے گا۔

(3) ایسی شرائط کے تابع جن کی صراحت کی جائے، سرکار کی کوئی بھی ایجنسی یا کوئی دیگر تنظیم تحریری طور پر مانگے جانے پر وقف جائیدادوں یا ایسی جائیدادوں کے بارے میں جن کی بابت یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ وقف جائیدادیں ہیں، ریکارڈ، جائیداد کے رجسٹر یا دیگر دستاویزات 10 ایام کار کے اندر چیف ایگزیکٹیو افسر کے روبرو پیش کرے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعہ (2) اور ذیلی دفعہ (3) میں درج کارروائی کرنے سے قبل چیف ایگزیکٹیو افسر بورڈ کی منظوری حاصل کرے گا۔

30- **ریکارڈوں کا معائنہ:** (1) بورڈ اپنی کارروائیوں یا اپنی تحویل میں دیگر ریکارڈوں کے معائنے کی اجازت دے سکے گا اور ایسی فیس کی ادائیگی پر اور ایسی شرائط کے تابع جن کی صراحت کی جائے ان کی نقول دے سکے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت دی گئی سبھی نقول کی بورڈ کے چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ ایسے طریقہ میں تصدیق کی جائے گی جس کی توضیح بھارتی شہادت ایکٹ، 1872 کی دفعہ 76 میں کی گئی ہے۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے ذریعہ چیف ایگزیکٹیو افسر کو عطا اختیارات کا استعمال، بورڈ کے ایسے دیگر افسر یا افسران کے ذریعہ بھی کیا جا سکے گا جنھیں بورڈ کے ذریعہ اس کے تئیں عمومی یا خصوصی طور پر مجاز کیا جائے۔

31- **پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے نااہلیت کا انسداد:** یہاں یہ قرار دیا جاتا ہے کہ بورڈ کے چیئرپرسن اور اراکین کے عہدے، پارلیمنٹ، یونین علاقے کی مقننہ یا کسی ریاستی مقننہ کا رکن منتخب ہونے کے لیے نااہل قرار نہیں دیے جائیں گے اور نہ ہی کبھی بھی نااہل قرار دیے گئے سمجھے جائیں گے، اگر متعلقہ ریاستی مقننہ نے قانون کے تحت ایسا قرار دیا ہو۔

32- **بورڈ کے اختیارات اور کارہائے منصبی:** (1) ایسے کنھیں قواعد کے تحت جو ایکٹ ہذا کے تحت بنائے جائیں، ریاست میں سبھی اوقاف کی عام نگرانی ریاست کے لیے قائم بورڈ میں مرکوز ہوگی؛ اور بورڈ کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ایکٹ ہذا کے تحت اپنے اختیارات کا اس طرح استعمال کرے کہ یہ یقینی ہو جائے کہ اس کے زیر نگرانی اوقاف کا رکھ رکھاؤ، کنٹرول اور انصرام معقول طور پر کیا جاتا ہے اور اس کی آمدنی کا استعمال باضابطہ طور پر ایسے مقاصد اور اغراض کے لیے کیا جاتا ہے جن کے لیے وہ قائم کیے گئے تھے یا مقصود تھے:

بشرطیکہ کسی وقف کی بابت ایکٹ ہذا کے تحت اپنے اختیارات کا اس طرح استعمال کرنے میں بورڈ، واقف کی ہدایتوں، وقف کی اغراض اور وقف کی کسی ایسی روایت اور رواج کی مطابقت میں عمل کرے گا جسے مسلم قانون کی ایسی مسلک تسلیم کرتی ہو جس سے وقف کا تعلق ہو۔

تشریح: شکوک رفع کرنے کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس ضمن میں "وقف" میں ایسا وقف شامل ہے جس کے متعلق اصل ایکٹ کے نفاذ سے قبل یا مابعد کسی عدالت کے ذریعہ کوئی اسکیم بنائی گئی ہو۔

(2) متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر بورڈ کے حسب ذیل کارہائے منصبی ہوں گے، یعنی:-

(الف) ایسا ریکارڈ رکھنا جس میں ہر ایک وقف کی شروعات، اس کی آمدنی، اس کے مقاصد اور مستفید لوگوں کے بارے میں جانکاری ہو؛

(ب) یہ یقینی بنانا کہ اوقاف کی آمدنی اور جائیداد کا استعمال ان مقاصد اور اغراض کے لیے کیا جارہا ہے جن کے لیے ایسے اوقاف مقصود تھے یا قائم کیے گئے تھے؛

(ج) اوقاف کے انصرام کے لیے ہدایات دینا؛

(د) کسی وقف کے انصرام کے لیے اسکیمیں متعین کرنا:

لیکن ایسا تعین متاثر فریقین کو سماعت کا موقع دیے بغیر نہیں کیا جائے گا؛

(ہ) یہ ہدایت دینا کہ—

(i) کسی وقف کی فاضل آمدنی کا استعمال اس وقف کی اغراض کی مطابقت میں کیا جائے؛

(ii) ایسے کسی وقف کی، جسکی اغراض کسی وثیقے سے واضح نہیں ہیں، آمدنی کا استعمال کیسے کیا جائے؛

(iii) کسی ایسی صورت میں جس میں کسی وقف کی کوئی غرض ہی وجود میں نہیں رہی ہے یا نا قابل حصول ہے، وقف کی آمدنی کے اتنے حصہ کا جتنے کا استعمال پہلے اس غرض کے لیے کیا جاتا تھا، کسی دیگر مشابہ غرض کے لیے یا غریبوں کے فائدے کے لیے یا مسلمانوں کی تعلیم یا علم کے فروغ کے لیے کیا جائے:

بشرطیکہ اس فقرے کے تحت کوئی ہدایت متاثر فریقین کو سماعت کا موقع دیے بنا نہیں دی جائے گی۔

تشریح: اس فقرے کی اغراض کے لیے بورڈ کے اختیارات کا استعمال—

(i) سنی وقف کی صورت میں، بورڈ کے سنی اراکین کے ذریعہ ہی کیا جائے گا؛

(ii) شیعہ وقف کی صورت میں، بورڈ کے شیعہ اراکین کے ذریعہ ہی کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں بورڈ میں سنی یا شیعہ اراکین کی تعداد کو اور دیگر حالات کو دھیان میں رکھتے ہوئے بورڈ کو ایسا ظاہر ہو کہ اس کے اختیار کا استعمال صرف ایسے اراکین کے ذریعہ ہی نہیں کیا جانا چاہیے، وہاں وہ ایسے دیگر سنی یا، جیسی کہ صورت ہو، شیعہ مسلمانوں کو، جنھیں وہ درست سمجھے، اس فقرے کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے کے لیے بورڈ کے عارضی اراکین کے طور پر شریک کر سکے گا؛

(و) متولیوں کے ذریعہ پیش کیے گئے بجٹوں کی جانچ کرنا اور تصدیق کرنا اور حسابات کے آڈٹ کے لیے انتظامات کرنا؛

(ز) ایکٹ ہذا کی توضیعات کے مطابق متولیوں کی تقرری کرنا اور انھیں ہٹانا؛

(ح) وقف کی کھوئی ہوئی (قبضہ سے نکلی ہوئی) جائیدادوں کو پھر سے حاصل کرنے کے لیے قدم اٹھانا؛

(ط) اوقاف کی بابت عدالتوں میں دعوے اور کارروائیاں دائر کرنا اور ان کا دفاع کرنا؛

(ی) کسی وقف کی غیر منقولہ جائیداد کے پٹے کو اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی توضیعات کے مطابق منظوری دینا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی کوئی منظوری تب تک نہیں دی جائے گی جب تک کہ بورڈ کے حاضر اراکین میں سے کم سے کم دوتہائی اراکین ایسے عمل کی انجام دہی کی حمایت میں ووٹ نہیں دیتے؛

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں بورڈ ایسی منظوری نہیں دیتا ہے وہاں ایسا کرنے کی وجوہات قلم بند کی جائیں گی۔

(ک) وقف فنڈ کا انصرام کرنا؛

(ل) متولیوں سے وقف جائیداد کی بابت ایسے گوشوارے، اعداد وشمار، حسابات اور دیگر اطلاعات طلب کرنا جو بورڈ کو وقتاً بوقتاً مطلوب ہوں؛

(م) وقف جائیدادوں، حسابات، ریکارڈ یا ان سے متعلق وثیقوں اور دستاویزوں کا معائنہ کرنا یا کروانا؛

(ن) اوقاف اور وقف جائیداد کی نوعیت اور وسعت کی تفتیش کرنا اور ان کا تعین کرنا اور جب بھی ضروری ہو، وقف جائیدادوں کا سروے کرنا؛

(ن الف) وقف اراضی یا عمارت کے بازار کرایہ کا ایسے طریقے سے تعین کرنا یا کروانا جیسا بورڈ صراحت کرے؛

(س) عام طور پر ایسے سبھی کام کرنا جو اوقاف کے باضابطہ کنٹرول، رکھ رکھاؤ اور انصرام کے لیے

ضروری ہوں۔

(3) جہاں بورڈ نے ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ (د) کے تحت انصرام کی کوئی اسکیم متعین کی ہو یا اس کے فقرہ (ہ) کے تحت کوئی ہدایت دی ہو، وہاں وقف میں مفاد رکھنے والا یا ایسے تعین یا ہدایت سے متاثر کوئی شخص، تعین یا ہدایت کی منسوخی کے لیے ٹریبونل میں دعویٰ دائر کر سکے گا اور اس پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) جہاں بورڈ کا یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ کسی وقف اراضی پر جو وقف جائیداد ہے، اس کا تعلیمی ادارہ، شاپنگ سینٹر، بازار، ہاؤسنگ یا رہائشی فلیٹوں یا اس طرح کی کسی دیگر غرض کے لیے ترقی کا امکان ہے، وہاں وہ متعلقہ وقف کے متولی سے، اس پر نوٹس کی تعمیل کر کے یہ توقع کر سکے گا کہ وہ ایسے وقت کے اندر جو ساٹھ دن سے کم نہ ہو، جسے نوٹس میں مصرحہ کیا جائے گا، اپنے فیصلے سے مطلع کرے کہ وہ نوٹس میں مصرحہ ترقی کے کاموں کو روبہ عمل لانے کا خواہشمند ہے یا نہیں۔

(5) ذیلی دفعہ (4) کے تحت جاری کیے گئے نوٹس کے بارے میں وصول جواب پر، اگر کوئی ہو، غور کرنے کے بعد، اگر بورڈ کا یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ متولی نوٹس میں دیے گئے کاموں کو روبہ عمل لانے کا خواہشمند نہیں ہے یا قابل نہیں ہے، تو وہ جائیداد کو اپنے قبضے میں لے سکے گا، اس پر سے کسی ایسی عمارت یا تعمیر کو ہٹا سکے گا، جو بورڈ کی رائے میں کام کی عمل آوری کے لیے ضروری ہو اور ایسے کام کو وقف فنڈ سے یا متعلقہ وقف جائیداد کی ضمانت پر مالیات حاصل کر کے انجام دے سکے گا اور جائیداد کو اپنے زیر کنٹرول اور انصرام اس وقت تک رکھے گا جب تک اس دفعہ کے تحت بورڈ کے ذریعہ برداشت کیے گئے سبھی اخراجات اور اس پر سود، ایسے کام کے رکھ رکھاؤ پر خرچ اور جائیداد پر ہوئے دیگر موزوں اخراجات، جائیداد سے حاصل آمدنی سے چکتا نہیں ہو جاتے:

بشرطیکہ بورڈ، متعلقہ وقف کے متولی کو بورڈ کے ذریعہ جائیداد کو اپنے قبضے میں لینے سے عین قبل پچھلے تین سالوں کے دوران جائیداد سے حاصل اوسطاً خالص سالانہ آمدنی کی حد تک ہر سال ہرجانہ ادا کرے گا۔

33- معائنہ کرنے کے چیف ایگزیکٹیو افسر یا اس کے ذریعہ مجاز اشخاص کے اختیارات:(1) ایسی جانچ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کیا متولی کی جانب سے اپنے عاملانہ یا انتظامی فرائض کی انجام دہی میں کسی ناکامی کی وجہ سے یا اس میں کسی لاپروائی کی وجہ سے کسی وقف یا وقف جائیداد کو کوئی نقصان یا ضرر پہنچا ہے، بورڈ کی ماقبل منظوری سے چیف ایگزیکٹیو افسر یا اس کے ذریعہ اس ضمن میں تحریری طور پر مجاز کوئی دیگر شخص، ایسی سبھی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں کا، جو وقف جائیدادیں ہیں اور ان سے متعلق سبھی ریکارڈوں، مراسلت، پلان، حسابات اور دیگر دستاویزوں کا معائنہ کر سکے گا۔

(2) جب کبھی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی معائنہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ متولی اور اس کے تحت کام کرنے والے سبھی افسران اور ملازمین اور وقف انتظامیہ سے متعلق ہر ایک شخص ایسا معائنہ کرنے والے شخص کو ایسی سبھی امداد اور سہولتیں مہیا کرائیں گے جو ضروری ہوں اور جو معائنہ کرنے کے لیے اس کے ذریعہ معقول طور پر درکار ہوں اور معائنے کے لیے وقف سے متعلق کوئی بھی منقولہ جائیداد یا دستاویزیں جو معائنہ کرنے والے شخص کے ذریعہ طلب کی جائیں، پیش کریں گے (یا سامنے لائیں گے) اور اسے وقف سے متعلق ایسی اطلاع فراہم کریں گے جو اس کے ذریعہ مطلوب ہو۔

(3) جہاں کسی ایسے معائنے کے بعد ایسا معلوم ہو کہ متعلقہ متولی نے یا ایسے کسی افسر یا دیگر ملازم نے جو اس کے تحت کام کر رہا ہے یا کر رہا تھا، کسی رقم یا دیگر جائیداد کا استعمال بے جا یا تصرف بے جا کیا تھا یا دھوکے سے اپنے پاس رکھی تھی یا وقف کے فنڈ میں سے بے ضابطہ، غیر مجاز یا غیر موزوں خرچہ کیا تھا، تو چیف ایگزیکٹیو افسر، متولی یا متعلقہ شخص کو وجہ ظاہر کرنے کا معقول موقع فراہم کیے جانے کے بعد مندرجہ بالا جائیداد کی واپسی یا رقم کی وصولی کا حکم اس کے خلاف صادر کیوں نہ کیا جائے اور ایسی وضاحت پر، اگر کوئی ہو، جسے ایسا شخص دے، غور کرنے کے بعد، اس رقم یا جائیداد کا جس کا استعمال بے جا یا تصرف بے جا کیا گیا تھا یا جسے دھوکے سے اپنے پاس رکھا گیا تھا یا ایسے شخص کے ذریعہ کیے گئے بے ضابطہ، غیر مجاز یا غیر موزوں اخراجات کی رقم کا تعین کرے گا اور ایسے شخص کو ہدایت

دیتے ہوئے یہ حکم صادر کرے گا کہ وہ ایسے وقت کے اندر جس کی حکم میں صراحت کی جائے، اس طرح متعین کی گئی رقم کی ادائیگی کرے اور متذکرہ جائیداد وقف کو واپس لوٹا دے۔

(4) ایسے حکم سے ناراض متولی یا دیگر شخص، حکم موصول ہونے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر ٹریبونل میں اپیل کر سکے گا:

بشرطیکہ ایسی کوئی اپیل ٹریبونل کے ذریعہ تبھی داخل کی جائے گی جب اپیلانٹ نے چیف ایگزیکٹیو افسر کے پاس وہ رقم جو ذیلی دفعہ (3) کے تحت اپیلانٹ کے ذریعہ قابل ادا رقم کے طور پر متعین کی گئی ہو، جمع کرا دی ہو اور ٹریبونل کو، اپیل کا نمٹارہ زیر سماعت رہنے تک ذیلی دفعہ (3) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ کیے گئے حکم کے نفاذ کو التوا میں رکھنے والا کوئی حکم صادر کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

(5) ٹریبونل، ایسی شہادت لینے کے بعد، جو وہ مناسب سمجھے، ذیلی دفعہ (3) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ کیے گئے حکم کی توثیق کر سکے گا، الٹ سکے گا یا اس میں ردو بدل کر سکے گا یا ایسے حکم میں مصرحہ رقم کو کلی یا جزوی طور پر معاف کر سکے گا اور خرچے کے بارے میں ایسا حکم صادر کر سکے گا جو وہ معاملے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب سمجھے۔

(6) ذیلی دفعہ (5) کے تحت ٹریبونل کے ذریعہ صادر کیا گیا حکم حتمی ہوگا۔

-34 **دفعہ 33 کے تحت متعین رقم کی وصولی:** جہاں کوئی متولی یا دیگر شخص، جسے دفعہ 33 کی ذیلی دفعہ (3) یا ذیلی دفعہ (5) کے تحت ادائیگی کرنے کے لیے یا کسی جائیداد کا قبضہ واپس لوٹانے کے لیے حکم دیا گیا ہے، ایسے حکم میں مصرحہ وقت کے اندر ایسی ادائیگی یا جائیداد واپس نہیں کرتا ہے یا اس میں ناکام رہتا ہے، وہاں چیف ایگزیکٹیو افسر بورڈ کی ماقبل منظوری سے مندرجہ بالا جائیداد کا قبضہ لینے کے لیے ایسی کارروائی کرے گا جو وہ مناسب سمجھے اور وہ اس ضلع کے، جس میں ایسے متولی یا دیگر شخص کی جائیداد واقع ہے، کلکٹر کو ایک سرٹیفکیٹ بھی بھیجے گا جس میں وہ رقم درج کی جائے گی، جو دفعہ 33 کے

تحت، حسب صورت، اس کے ذریعہ یا ٹریبونل کے ذریعہ ایسے متولی یا دیگر شخص کے ذریعہ قابل ادا رقم کے طور پر متعین کی گئی ہے اور تب کلکٹر ایسے سرٹیفکیٹ میں مصرحہ رقم کی وصولی اس طرح کرے گا گویا کہ وہ مال گزاری اراضی کی بقایا ہو اور ایسی رقم کی وصولی کیے جانے پر اسے چیف ایگزیکٹیو افسر کو ادا کرے گا، جو اس کی موصولی پر اس رقم کو متعلقہ وقف کے فنڈ میں جمع کرے گا۔

35- **ٹریبونل کے ذریعہ مشروط قرقی:** (1) جہاں چیف ایگزیکٹیو افسر کو یہ اطمینان ہو جائے کہ متولی یا دیگر شخص، جسے دفعہ 33 کی ذیلی دفعہ (3) یا ذیلی دفعہ (5) کے تحت کوئی ادائیگی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، متذکرہ حکم کی عمل آوری کو ناکام بنانے یا اس میں تاخیر کرنے کے ارادے سے:—

(الف) اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصے کا تصرف (بذریعہ انتقال یا دیگر طور پر) کرنے والا ہے؛

(ب) اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصے کو چیف ایگزیکٹیو افسر کے حدود اختیار میں سے ہٹانے والا ہے،

وہاں وہ بورڈ کی ماقبل منظوری سے، متذکرہ جائیداد یا اس کے کسی حصے کی، جو وہ ضروری سمجھے، مشروط قرقی کے لیے ٹریبونل میں عرضی پیش کر سکے گا۔

(2) چیف ایگزیکٹیو افسر، بجز اس کے کہ ٹریبونل کوئی دیگر ہدایت دے، قرق کی جانے کے لیے درکار جائیداد اور اس کی تخمینہ قیمت کی صراحت عرضی میں کرے گا۔

(3) ٹریبونل، متولی یا، جیسی کہ صورت ہو، متعلقہ شخص کو یہ ہدایت دے سکے گا کہ وہ اس کے ذریعہ طے کیے جانے والے وقت کے اندر اس جائیداد یا اس کی قیمت کو یا اس کے ایسے حصے کو جو دفعہ 34 میں بحوالہ سرٹیفکیٹ میں مصرحہ رقم کو چکانے کے لیے کافی ہو، ٹریبونل کے روبرو پیش کرنے اور اس کے زیر تصرف رکھنے کے لیے، جب بھی درکار ہو، یا تو اتنی رقم کی جس کی حکم میں صراحت کی جائے، ضمانت دے یا حاضر ہو اور یہ وجہ ظاہر کرے کہ اسے ایسی ضمانت کیوں نہیں دینی چاہیے۔

(4) ٹریبونل، اس طرح مصرحہ کل جائیداد یا اس کے کسی حصے کی مشروط قرقی کے لیے بھی حکم

میں ہدایت دے سکے گا۔

(5) اس دفعہ کے تحت کی گئی ہر ایک قرقی مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (1908 کا 5) کی توضیعات کے مطابق ایسے کی جائے گی گویا کہ وہ متذکرہ مجموعے کی توضیعات کے تحت کیا گیا قرقی کا حکم ہو۔

باب-V
اوقاف کا رجسٹریشن

36- رجسٹریشن :(1) ہر ایک وقف، خواہ وہ اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل قائم کیا گیا ہو یا بعد میں، بورڈ کے دفتر میں رجسٹر کیا جائے گا۔

(2) رجسٹریشن کے لیے درخواست متولی کے ذریعہ دی جائے گی؛

بشرطیکہ ایسی درخواست واقف یا اس کے وارثان کے ذریعہ یا وقف کے کسی مستفید یا اس مسلک کے جس کا وقف ہے کسی بھی مسلمان کے ذریعہ دی جا سکے گی۔

(3) رجسٹریشن کے لیے درخواست ایسے فارم اور طریقے سے اور ایسے مقام پر دی جائے گی جس کی توضیع بورڈ ضوابط کے ذریعہ کرے اور اس میں مندرجہ ذیل تفصیلات ہوں گی، یعنی:

(الف) وقف جائیدادوں کی تفصیل، جو ان کی شناخت کے لیے کافی ہو؛

(ب) ایسی جائیدادوں کی کل سالانہ آمدنی؛

(ج) وقف جائیدادوں کی بابت سالانہ قابل ادا مال گزاری، لگان، محصول اور ٹیکسوں کی رقم؛

(د) وقف جائیدادوں کی آمدنی کی وصولی میں ہوئے سالانہ اخراجات کا تخمینہ؛

(ہ) وقف کے تحت مندرجہ ذیل کے لیے علاحدہ رکھی گئی رقم۔

(i) متولی کی تنخواہ اور دیگر اشخاص کے بھتے؛

(ii) خالصاً مذہبی اغراض؛

(iii) خیراتی اغراض؛ اور

(iv) کوئی دیگر غرض؛

(و) دیگر تفصیلات، جن کی بورڈ، ضوابط کے ذریعہ توضیع کرے۔

(4) ہر ایسی درخواست کے ساتھ وقف نامے کی ایک نقل لگائی ہوگی یا اگر ایسے کسی وثیقے کی تکمیل نہیں کی گئی ہو، یا اس کی نقل حاصل نہ کی جا سکتی ہو، تو اس میں وقف کے قائم کیے جانے، اس کی نوعیت اور اس کی اغراض کی پوری تفصیلات، جہاں تک وہ درخواست دہندہ کے علم میں ہوں، دی جائیں گی۔

(5) ذیلی دفعہ (2) کے تحت دی گئی ہر ایک درخواست، درخواست دہندہ کے ذریعہ اس طرح دستخط شدہ اور تصدیق شدہ ہوگی جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 میں پلیڈنگز (عرضی دعوی، جواب دعوی) پر دستخط اور تصدیق کرنے کی بابت توضیع کی گئی ہے۔

(6) بورڈ، درخواست دہندہ سے ایسی دیگر تفصیلات یا اطلاعات دینے کے لیے کہہ سکے گا جو وہ ضروری سمجھے۔

(7) رجسٹریشن کے لیے درخواست موصول ہونے پر، وقف کے رجسٹریشن سے قبل، بورڈ درخواست کے اصل ہونے اور اس کے جواز اور اس میں دی گئی تفصیلات کے صحیح ہونے کے بارے میں ایسی تحقیقات کر سکے گا جو وہ ٹھیک سمجھے اور جب درخواست، وقف جائیداد کا انصرام کرنے والے شخص سے مختلف کسی دیگر شخص نے دی ہو تب بورڈ، وقف کو رجسٹر کرنے سے پہلے درخواست کی اطلاع وقف جائیداد کا انصرام کرنے والے شخص کو دے گا اور اگر وہ سماعت چاہتا ہے تو اس کی سماعت کی جائے گی۔

(8) ایکٹ ہذا کے نفاذ کے قبل قائم ہوئے اوقاف کی صورت میں رجسٹریشن کے لیے ہر ایک درخواست اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے تین ماہ کے اندر اور ایسے نفاذ کے بعد قائم ہوئے اوقاف کی صورت میں، وقف قائم کیے جانے کے تین ماہ کے اندر دی جائے گی۔ بشرطیکہ جہاں وقف قائم کیے جانے کے وقت کوئی بورڈ نہیں ہے وہاں ایسی درخواست بورڈ قائم ہو جانے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر دی جائے گی۔

37- اوقاف کا رجسٹر: (1) بورڈ اوقاف کا ایک رجسٹر رکھے گا جس میں ہر وقف کی بابت

وقف وثیقوں کی نقول، جب دستیاب ہوں، اور مندرجہ ذیل تفصیلات درج ہوں گی، یعنی:

(الف) وقف کی نوعیت؛

(ب) متولی کا نام؛

(ج) وقف نامے کے تحت یا روایت یا رواج کے ذریعہ متولی کے عہدہ پر جانشینی کا قاعدہ؛

(د) سبھی وقف جائیدادوں کی تفصیلات اور ان سے متعلق سبھی استحقاق نامے اور دستاویزات؛

(ہ) رجسٹریشن کے وقت انصرام کی اسکیم اور اخراجات کی اسکیم کی تفصیلات؛

(و) ایسی دیگر تفصیلات جن کی ضوابط کے ذریعہ توضیع کی جائے۔

(2) بورڈ اوقاف رجسٹر میں درج جائیدادوں کی تفصیل اس متعلقہ اراضی ریکارڈ دفتر کو بھیجے گا جس کے دائرۂ اختیار میں یہ جائیدادیں آتی ہیں۔

(3) ذیلی دفعہ (2) میں درج تفاصیل موصول ہونے پر، اراضی ریکارڈ دفتر مروجہ طریقہ کار کے مطابق اراضی کے ریکارڈ میں ضروری اندراج کرے گا یا وقف جائیداد کی رجسٹری کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر دفعہ 36 کے تحت اپنے اعتراضات بورڈ کو بھیجے گا۔

38- **ایگزیکٹو افسران کی تقرری کرنے کے بورڈ کے اختیارات:** (1) ایکٹ ہذا میں درج کسی امر کے باوجود، بورڈ، اگر اس کی یہ رائے ہو کہ وقف کے مفاد میں ایسا کرنا ضروری ہے، تو وہ ایسی شرائط کے تابع جن کی ضوابط کے ذریعہ توضیع کی جائے، ایسے کسی وقف کے لیے جس کی کل سالانہ آمدنی پانچ لاکھ روپے سے کم نہیں ہے، کل وقتی یا جز وقتی بنیاد پر یا اعزازی طور پر ایگزیکٹو افسر اور ساتھ ہی اتنے اسٹاف کی، جتنا وہ ضروری سمجھے، تقرری کر سکے گا:

مگر تقرری کے لیے منتخب شخص مذہب اسلام کو ماننے والا ہونا چاہیے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت مقررہ ہر ایک ایگزیکٹو افسر ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے فرائض انجام دے گا جو صرف ایسی وقف جائیداد کے انصرام سے متعلق ہوں جس کے لیے اس کا تقرر کیا گیا ہے، اور وہ ان اختیارات کا استعمال اور فرائض کی انجام دہی

بورڈ کی ہدایت، کنٹرول اور نگرانی کے تحت کرے گا:

بشرطیکہ ایگزیکٹیو افسر جسے ایسے وقف کے لیے تقرر کیا گیا ہے، جس کی کل سالانہ آمدنی پانچ لاکھ روپے سے کم نہیں ہے، یہ یقینی بنائے گا کہ وقف کا بجٹ پیش کیا جائے، وقف کے حسابات باضابطہ طور پر لکھے جائیں اور حسابات کا گوشوارہ ایسے اوقات کے اندر پیش کیا جائے جس کی صراحت بورڈ کرے۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال اور فرائض کی انجام دہی کے وقت ایگزیکٹیو افسر مسلم قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ کسی مذہبی فرائض یا کسی روایت یا رواج میں دخل اندازی نہیں کرے گا۔

(4) ایگزیکٹیو افسر اور اس کے اسٹاف کی تنخواہ اور بھتے بورڈ کے ذریعہ طے کیے جائیں گے اور ایسی تنخواہ کی حد مقرر کرنے میں بورڈ، وقف کی آمدنی، ایگزیکٹیو افسر کے فرائض کی حدود اور اس کی نوعیت کا باضابطہ دھیان رکھے گا اور یہ بھی یقینی بنائے گا کہ ایسے بھتے اور تنخواہ کی رقم بہ قدر تناسب آمدنی وقف ہو اور وقف پر غیر ضروری مالی بار نہ پڑے۔

(5) ایگزیکٹیو افسر اور اس کے اسٹاف کی تنخواہ اور بھتے بورڈ کے ذریعہ وقف فنڈ میں سے ادا کیے جائیں گے اور اگر وقف کو ایگزیکٹیو افسر کی تقرری کے نتیجے میں کوئی فاضل آمدنی حاصل ہوتی ہے، تو بورڈ متعلقہ وقف فنڈ میں سے تنخواہ اور بھتوں پر خرچ کی گئی رقم کی ادائیگی کا دعویٰ کر سکے گا۔

(6) بورڈ، معقول وجوہات کی بنا پر ایگزیکٹیو افسر کو یا اس کے اسٹاف کے کسی رکن کو سماعت کا معقول موقع دینے کے بعد اسے یا اس کے اسٹاف کے کسی رکن کو اس کے عہدے سے معطل کر سکے گا، ہٹا سکے گا یا برخاست کر سکے گا۔

(7) ایسا کوئی ایگزیکٹیو افسر یا اس کے اسٹاف کا ایسا کوئی رکن جو ذیلی دفعہ (6) کے تحت عہدے سے ہٹائے جانے یا برخاست کیے جانے کے کسی حکم سے ناراض ہو، حکم کی اطلاع ملنے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر حکم کے خلاف ٹریبونل کو اپیل کر سکے گا اور ٹریبونل ایسی عرضداشت پر جو بورڈ ایسے معاملے میں کرے، غور کرنے کے بعد اور

ایگزیکٹیو افسر کو یا اس کے اسٹاف کے کسی رکن کو سماعت کا معقول موقع دینے کے بعد ایسے حکم کی توثیق کر سکے گا، اس میں ردوبدل کر سکے گا یا اسے الٹ سکے گا۔

39- ایسے اوقاف کی بابت جو وجود میں نہیں رہے ہیں، بورڈ کے اختیارات:

(1) بورڈ، اگر اسے یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ کسی وقف کی اغراض یا اس کے کسی حصے کا وجود ہی ختم ہو گیا ہے خواہ ایسا خاتمہ اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل ہوا ہو یا مابعد، تو وہ مصرحہ طریقے سے ایسے وقف سے متعلقہ جائیداد اور فنڈ کا پتہ لگانے کے لیے چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ تحقیقات کرائے گا۔

(2) چیف ایگزیکٹیو افسر سے تحقیقات کی رپورٹ وصول ہونے پر، بورڈ—

(الف) ایسے وقف کی جائیداد اور فنڈ کی صراحت کرتے ہوئے حکم صادر کرے گا؛

(ب) یہ ہدایت دیتے ہوئے حکم صادر کرے گا کہ ایسے وقف سے متعلقہ جائیداد یا فنڈ جو وصول کیے گئے ہیں کسی وقف جائیداد کی جدید کاری کے لیے استعمال کیے جائیں گے یا تصرف میں لائے جائیں گے اور جہاں ایسی جدید کاری کی ضرورت نہیں ہے یا جہاں ایسی جدید کاری کے لیے فنڈ کا استعمال ممکن نہیں ہے وہاں دفعہ 32 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ (و) کے ذیلی فقرہ (iii) میں مصرحہ اغراض میں سے کسی کے لیے تصرف میں لائے جائیں گے۔

(3) اگر بورڈ کے پاس یہ اطمینان کرنے کی وجوہات ہیں کہ کسی ایسی عمارت یا دیگر مقام کا جس کا تصرف کسی مذہبی فرض یا تعلیم کے لیے یا خیراتی عمل کے لیے کیا جا رہا تھا، چاہے ایکٹ ہذا کے نفاذ سے قبل یا بعد میں اس غرض کے لیے استعمال کیا جانا بند ہو گیا ہے، تو وہ ٹربیونل کو ایسی عمارت یا دیگر مقام کے قبضے کو واپس لینے کی ہدایت دینے والے حکم کے لیے درخواست کر سکے گا۔

(4) اگر ٹربیونل کا ایسی تحقیقات کے بعد، جو وہ ٹھیک سمجھے، یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ ایسی عمارت یا دیگر مقام—

(الف) وقف جائیداد ہے؛

(ب) اراضی کے حصول سے متعلق اس وقت نافذ کسی قانون کے تابع حاصل نہیں کیا گیا ہے یا

وہ کسی ایسے قانون کے تابع حصول کے ضابطے کے تحت نہیں ہے یا اصلاحات اراضی سے متعلق اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت ریاستی حکومت کو حاصل نہیں ہوا ہے؛ اور

(ج) کسی ایسے شخص کے دخل میں نہیں ہے جسے ایسی عمارت یا دیگر مقام پر دخل میں رکھنے کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت مجاز کیا گیا ہو، تو وہ—

(i) ایسے کسی شخص سے جس کا اس پر ناجائز قبضہ ہے، ایسی عمارت یا مقام کو واپس لینے کی ہدایت دیتے ہوئے، حکم صادر کر سکے گا؛ اور

(ii) یہ ہدایت دیتے ہوئے حکم صادر کر سکے گا کہ ایسی جائیداد، عمارت یا مقام کا پہلے کی طرح مذہبی غرض یا تعلیم کے لیے استعمال کیا جائے یا اگر ایسا استعمال ممکن نہ ہو تو اس کا استعمال دفعہ 32 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ (ہ) کے ذیلی فقرہ (iii) میں مصرحہ کسی غرض کے لیے کیا جائے۔

40- یہ فیصلہ کہ کیا کوئی جائیداد وقف جائیداد ہے: (1) بورڈ کسی ایسی جائیداد کے بارے میں جس کے متعلق اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہات ہیں کہ وہ وقف جائیداد ہے، از خود معلومات حاصل کر سکے گا اور اگر اس بابت کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی مخصوص جائیداد وقف جائیداد ہے یا نہیں یا کوئی وقف سنی وقف ہے یا شیعہ وقف ہے، تو وہ ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب سمجھے، اس سوال کا فیصلہ کر سکے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی سوال پر بورڈ کا فیصلہ جب تک کہ اس کو ٹریبونل کے ذریعہ منسوخ یا تبدیل نہ کر دیا جائے، حتمی ہوگا۔

(3) جہاں بورڈ کے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہات ہیں کہ بھارتی ٹرسٹ ایکٹ 1882 کی مطابقت میں یا سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ، 1860 کے تحت یا کسی دیگر ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کسی ٹرسٹ یا سوسائٹی کی کوئی جائیداد، وقف جائیداد ہے، وہاں بورڈ ایسے ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود ایسی جائیداد کے بارے میں تحقیقات کر سکے گا اور اگر ایسی تحقیقات کے بعد بورڈ کو یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ ایسی جائیداد وقف جائیداد ہے، تو وہ، حسب صورت، ٹرسٹ یا سوسائٹی سے مانگ کر سکے گا کہ وہ ایسی جائیداد کو ایکٹ ہذا کے

تحت وقف جائیداد کے طور پر رجسٹرڈ کرائے یا اس بات کی وجہ ظاہر کرے کہ ایسی جائیداد کو اس طرح رجسٹرڈ کیوں نہ کیا جائے:

بشرطیکہ ایسے سبھی معاملوں میں، اس ضمن کے تحت کی جانے کے لیے مجوزہ کارروائی کی اطلاع، اس حاکم کو دی جائے گی جس کے ذریعہ ٹرسٹ یا سوسائٹی رجسٹر کی گئی ہے۔

(4) بورڈ ایسی وجوہ کی بنا پر باضابطہ غور کرنے کے بعد جو ذیلی دفعہ (3) کے تحت جاری کیے گئے نوٹس کی مطابقت میں ظاہر کیا جائے، ایسے احکام صادر کرے گا جو وہ ٹھیک سمجھے، اور بورڈ کے ذریعہ اس طرح کیا گیا حکم حتمی ہوگا جب تک کہ کسی ٹربیونل کے ذریعہ اس کو منسوخ یا تبدیل نہیں کر دیا جاتا ہے۔

41- **وقف کا رجسٹریشن کروانے اور رجسٹر کی ترمیم کرنے کا اختیار:** بورڈ، کسی وقف کے رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے کے لیے یا وقف کے بارے میں کوئی جانکاری مہیا کرنے کے لیے متولی کو ہدایت دے سکے گا یا وقف کو از خود رجسٹر کرا سکے گا یا کسی وقت اوقاف کے رجسٹر میں ترمیم کرا سکے گا۔

42- **وقف کے انتظام میں کی گئی تبدیلی کی اطلاع دینا:** (1) متولی کی موت یا سبکدوشی یا ہٹائے جانے کی وجہ سے کسی رجسٹرڈ وقف کے انتظام میں کسی تبدیلی کی صورت میں، نیا متولی اور کوئی دیگر شخص بورڈ کو اس تبدیلی کے بارے میں فوراً مطلع کرے گا۔

(2) دفعہ 36 میں درج تفصیلات میں سے کسی میں کسی دیگر تبدیلی کی صورت میں، متولی تبدیلی ہونے کے تین ماہ کے اندر بورڈ کو ایسی تبدیلی کے بارے میں مطلع کرے گا۔

43- **اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل رجسٹرڈ اوقاف کا رجسٹرڈ سمجھا جانا:** اس باب میں درج کسی امر کے باوجود، اگر کوئی وقف ایکٹ ہذا کے نفاذ سے قبل اس وقت کسی دیگر قانون کے تحت رجسٹر کیا گیا ہے تو اس وقف کو اس ایکٹ کی توضیحات کے تحت رجسٹر کرانا ضروری نہیں ہوگا اور ایسے نفاذ سے قبل کیا گیا کوئی ایسا رجسٹریشن اس ایکٹ کے تحت کیا گیا رجسٹریشن سمجھا جائے گا۔

باب-VI
اوقاف کے حسابات کا رکھا جانا

44- **بجٹ:** (1) وقف کا ہر ایک متولی، ہر سال ایسی شکل میں اور ایسے وقت پر جس کی صراحت کی جائے، آئندہ مالی سال کے لیے ایک بجٹ تیار کرے گا جس میں اس مالی سال کے دوران ہونے والی وصولیابیوں اور خرچوں کا تخمینہ ظاہر کیا جائے گا۔

(2) ایسا ہر ایک بجٹ مالی سال شروع ہونے کے کم از کم 30 دن قبل متولی کے ذریعہ بورڈ کو پیش کیا جائے گا اور اس میں مندرجہ ذیل کے لیے معقول توضیع کی جائے گی، یعنی:

(i) وقف کی اغراض کو پورا کرنا؛

(ii) وقف جائیداد کا رکھ رکھاؤ اور تحفظ؛

(iii) ایسی سبھی ذمہ داریوں اور موجودہ وعدوں کو پورا کرنا جو اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون کے تحت وقف کے لیے قابل پابندی ہیں۔

(3) اگر بورڈ یہ سمجھتا ہے کہ بجٹ میں شامل کوئی بھی مد وقف کی اغراض اور اس ایکٹ کی توضیعات کے خلاف ہے تو وہ ایسی مد کو، حسب صورت، نکالنے یا شامل کرنے کی بابت ایسی ہدایت دے سکے گا جو وہ مناسب سمجھے۔

(4) اگر مالی سال کے دوران متولی اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ وصولیابیوں یا مختلف مدوں پر خرچ کی جانے والی رقموں کی تقسیم سے متعلق بجٹ میں کی گئی توضیعات کو تبدیل کرنا ضروری ہے تو وہ بورڈ کو تکمیلی یا نظرثانی شدہ بجٹ پیش کر سکے گا اور ذیلی دفعہ (3) کی توضیعات جہاں تک قابل عمل ہوں تکمیلی یا نظرثانی شدہ بجٹ کو لاگو ہوں گی۔

45- **بورڈ کے بلاواسطہ زیر انتظام اوقاف کے لیے بجٹ کا تیار کیا جانا:** (1) چیف ایگزیکیٹو افسر، ہر سال ایسی شکل میں اور ایسے وقت پر، جس کی صراحت کی جائے، بورڈ کے بلاواسطہ زیر انتظام ہر ایک وقف کے لیے آئندہ مالی سال کے لیے ایک بجٹ تیار کرے گا جس میں وصولیابیوں اور خرچوں کا تخمینہ ظاہر کیا جائے گا اور اسے بورڈ کی تصدیق کے لیے پیش کیا جائے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت بجٹ پیش کرتے وقت، چیف ایگزیکٹیو افسر، ایک ایسا گوشوارہ بھی تیار کرے گا جس میں بورڈ کے بلاواسطہ زیرانتظام والے ہر ایک وقف میں آمدنی کے اضافے کی، اگر کوئی ہو تفصیلات اور وہ طریقے جو اس کے بہتر انتظام کے لیے کیے گئے ہیں اور سال کے دوران ان سے حاصل ہونے والے نتائج درج ہوں گے۔

(3) چیف ایگزیکٹیو افسر باضابطہ حسابات رکھے گا اور بورڈ بلاواسطہ زیرانتظام والے ہر ایک وقف کے مناسب انتظام کے لیے ذمہ دار ہوگا۔

(4) چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت پیش کیا گیا ہر ایک بجٹ دفعہ 46 کی شرائط کے مطابق ہوگا اور اس غرض کے لیے اس میں وقف کے متولی کی بابت حوالہ جات کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ چیف ایگزیکٹیو افسر کے تئیں حوالے ہیں۔

(5) بورڈ کے بلاواسطہ زیرانتظام والے ہر وقف کے حسابات کا آڈٹ، ریاستی مقامی فنڈ معائنہ کار یا کسی دیگر افسر کے ذریعہ، جو ریاستی حکومت کے ذریعہ اس غرض کے لیے تقرر کیا گیا ہو، وقف کی آمدنی کو حساب میں لیے بنا، کیا جائے گا۔

(6) دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (2) اور ذیلی دفعہ (3) کی توضیعات اور دفعات 48 اور 49 کی توضیعات، جہاں تک وہ اس دفعہ کی توضیعات کے نقیض نہیں ہیں، اس دفعہ میں مصرحہ حسابات کے آڈٹ کو لاگو ہوں گی۔

(7) جہاں کوئی وقف، بورڈ کے بلاواسطہ زیرانتظام ہے، وہاں وقف کے ذریعہ بورڈ کو ایسے انتظامی اخراجات قابل ادا ہوں گے جن کی چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ صراحت کی جائے:

بشرطیکہ چیف ایگزیکٹیو افسر، بورڈ کے بلاواسطہ زیرانتظام والے وقف کی کل سالانہ آمدنی سے 10 فیصد سے زائد انتظامی اخراجات کی شکل میں وصول نہیں کرے گا۔

46- اوقاف کے حسابات کا پیش کیا جانا: (1) ہر ایک متولی باضابطہ حسابات رکھے گا؛

(2) جس تاریخ کو دفعہ 36 میں مصرحہ درخواست دی گئی ہے اس کے فوراً بعد والی یکم جولائی سے قبل اور اس کے بعد ہر سال یکم جولائی سے قبل، ہر ایک وقف کا متولی مارچ کے

31ویں دن کوختم ہونے والی 12 ماہ کی مدت کے دوران یا متذکرہ مدت کے اس حصے کے دوران جب اس ایکٹ کی توضیعات کا اطلاق وقف پر ہوا تھا، وقف کی جانب سے متولی کے ذریعہ حاصل یا خرچ کی گئی سبھی رقوم کا، ایسی شکل اور ایسی تفصیلات کی صراحت کرنے والا، جن کی بورڈ کے ذریعہ ضوابط کے ذریعہ توضیع کی جائے، ایک پورا اور صحیح حسابات کا گوشوارہ تیار کرے گا اور بورڈ کو دے گا:

بشرطیکہ اس تاریخ میں جس کو سالانہ حسابات بند کیے جاتے ہیں، بورڈ کے اختیار تمیزی کے مطابق تبدیلی کی جا سکے گی۔

47- **اوقاف کے حسابات کا آڈٹ:** (1) دفعہ 46 کے تحت بورڈ کو پیش کیے گئے اوقاف کے حسابات کا آڈٹ اور جانچ مندرجہ ذیل طریقے سے کی جائے گی، یعنی:

(الف) ایسے وقف کی صورت میں جس کی کوئی آمدنی نہیں ہے، یا جس کی خالص سالانہ آمدنی 50 ہزار روپے سے زائد نہیں ہے، حسابات کے گوشواروں کا پیش کیا جانا دفعہ 46 کی توضیعات کی معقول تعمیل ہوگی اور ایسے دو فیصد اوقاف کے حسابات کا آڈٹ بورڈ کے ذریعہ مقرر آڈیٹر کے ذریعہ ہر سال کیا جائے گا؛

(ب) ایسے وقف کے، جس کی خالص سالانہ آمدنی 50 ہزار روپے سے زائد ہے، کے حسابات کا آڈٹ ہر سال ایسے وقفوں پر، جن کی صراحت کی جائے، ایسے آڈیٹر کے ذریعہ کیا جائے گا جو ریاستی حکومت کے ذریعہ تیار کیے گئے آڈیٹروں کے پینل میں سے بورڈ کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہو اور آڈیٹروں کا ایسا پینل تیار کرتے وقت ریاستی حکومت آڈیٹروں کے محنتانے کے اسکیل کی صراحت کرے گی۔

(ج) ریاستی حکومت کسی بھی وقت کسی وقف کے حسابات کا آڈٹ بورڈ کو اطلاع دے کر ریاستی مقامی فنڈ معائنہ کار کے ذریعہ یا اس غرض کے لیے ریاستی حکومت کے ذریعہ نامزد کسی دیگر افسر کے ذریعہ کرا سکے گی۔

(2) آڈیٹر اپنی رپورٹ بورڈ کو پیش کرے گا اور آڈیٹر کی رپورٹ میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ بے ضابطہ، ناجائز یا غیر مناسب اخراجات یا رقوم یا دیگر جائیداد کو واپس لینے میں

ناکامی، جولاپرواہی یا بداطواری کے سبب ہوئی ہو، تبھی معاملوں کو اور کسی دیگر معاملے کو، جس کی رپورٹ کرنا آڈیٹر ضروری سمجھے، صراحت کی جائے گی، اور رپورٹ میں کسی ایسے شخص کا نام بھی ہوگا جو آڈیٹر کی رائے میں ایسے خرچے یا ناکامی کے لیے ذمہ دار ہے اور ایسے ہر ایک معاملے میں آڈیٹر اس خرچ یا نقصان کی رقم کی بھی تصدیق کرے گا جو ایسے شخص کے ذریعہ واجب الادا ہو۔

(3) وقف کے حسابات کے آڈٹ کا خرچ اس وقف کے فنڈ میں سے دیا جائے گا:

بشرطیکہ ایسے اوقاف کی بابت جن کی خالص سالانہ آمدنی 50 ہزار روپے سے زیادہ ہے، ریاستی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے پینل میں سے تقرر آڈیٹروں کا محنتانہ، ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (ج) کے تحت ریاستی حکومت کے ذریعہ مصرحہ محنتانے کے اسکیل کے مطابق دیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کسی وقف کے حسابات کا آڈٹ ریاستی مقامی فنڈ معائنہ کار یا کسی ایسے دیگر افسر کے ذریعہ، جس کی ریاستی حکومت نے اس بابت صراحت کی ہے، کیا جاتا ہے، وہاں ایسے آڈٹ کا خرچ ایسے وقف کی خالص سالانہ آمدنی کے ڈیڑھ فیصد سے زائد نہیں ہوگا اور ایسا خرچ متعلقہ وقف کے فنڈ میں سے پورا کیا جائے گا۔

-48 آڈیٹر کی رپورٹ پر بورڈ کے ذریعہ حکم صادر کیا جانا: (1) بورڈ آڈیٹر کی رپورٹ کی جانچ کرے گا اور اس میں درج کسی معاملے کے بارے میں کسی شخص سے وضاحت طلب کر سکے گا اور رپورٹ کے بارے میں ایسے احکام صادر کرے گا جو وہ ٹھیک سمجھے اور ان میں ایسی رقم کی وصولی کے احکام بھی شامل ہوں گے جن کی آڈیٹر کے ذریعہ دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت تصدیق کی گئی ہے۔

(2) متولی یا کوئی دیگر ایسا شخص جو بورڈ کے ذریعہ صادر کسی حکم سے ناراض ہے، حکم موصول ہونے کے 30 دن کے اندر حکم میں رد و بدل کرانے یا اسے منسوخ کرانے کے لیے ٹربیونل کو درخواست پیش کر سکے گا اور ٹربیونل ایسی شہادت لینے کے بعد، جو وہ ضروری سمجھے، حکم کی توثیق یا اس میں رد و بدل کر سکے گا یا اس طرح مصدقہ رقم کو کلی یا جزوی طور پر

معاف کر سکے گا اور خرچ کے بارے میں ایسا حکم بھی صادر کر سکے گا جو وہ معاملے کے حالات میں مناسب خیال کرے۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت دی گئی کوئی درخواست ٹریبونل کے ذریعہ تبھی داخل کی جائے گی جب دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت آڈیٹر کے ذریعہ مصدقہ رقم پہلے ٹریبونل میں جمع کرادی گئی ہو اور ٹریبونل کو ذیلی دفعہ (1) کے تحت بورڈ کے ذریعہ صادر حکم کی تعمیل روکنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

(4) ذیلی دفعہ (2) کے تحت ٹریبونل کے ذریعہ کیا گیا حکم حتمی ہوگا۔

(5) ایسی ہر ایک رقم جس کی وصولی کے لیے ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت کوئی حکم صادر کیا گیا ہے، جہاں ایسی رقم غیر ادا شدہ رہتی ہے، وہاں دفعہ 34 یا دفعہ 35 میں مصرحہ طریقے میں اسی طرح وصول کی جائے گی گویا متذکرہ حکم دفعہ 35 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت متعین کی گئی کسی رقم کی وصولی کے لیے ہو۔

-49 واجب الادا مصدقہ رقوم کی مال گزاری اراضی کی بقایا کے طور پر وصولیابی:
(1) آڈیٹر کے ذریعہ دفعہ 47 کے تحت اپنی رپورٹ میں کسی شخص کے ذریعہ واجب الادا مصدقہ ہر ایک رقم جب تک کہ ایسا سرٹیفکیٹ دفعہ 18 کے تحت بورڈ یا ٹریبونل کے ذریعہ صادر کسی حکم سے تبدیل یا منسوخ نہیں کر دیا جاتا اور تبدیل شدہ سرٹیفکیٹ پر قابل ادا ہر ایک رقم، بورڈ کے ذریعہ اس کے لیے جاری کی گئی مانگ کی تعمیل کے بعد 60 دن کے اندر اس شخص کے ذریعہ ادا کی جائے گی۔

(2) اگر ایسی ادائیگی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کے مطابق نہیں کی جاتی ہے تو ایسی واجب الادا رقم، متعلقہ شخص کو سماعت کا موقع دینے کے بعد، بورڈ کے ذریعہ جاری سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر اسی طریقہ سے وصول کی جا سکے گی جس طریقے سے مال گزاری کی بقایا وصول کی جاتی ہے۔

-50 متولیوں کے فرائض: ہر ایک متولی کا فرض ہوگا۔

درآمد کرنا؛

(ب) ایسے گوشوارے دینا اور ایسی جانکاری اور تفصیلات بہم پہنچانا جو بورڈ کے ذریعہ ایکٹ ہذا یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے یا حکم کی توضیعات کے مطابق وقت بوقت مطلوب ہوں؛

(ج) وقف جائیدادوں، حسابات، ریکارڈوں اور وثیقوں اور ان سے متعلقہ دستاویزوں کے معائنے کی اجازت دینا؛

(د) سبھی سرکاری قابل ادا رقوم کی ادائیگی کرنا؛ اور

(ہ) ایسا دیگر کوئی کام کرنا جو اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس ایکٹ کے تحت جائز طور پر کرنا مطلوب ہو۔

51- بورڈ کی منظوری کے بغیر وقف جائیداد کا انتقال حقیت باطل ہونا: (1) وقف نامے میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کا پٹہ، جو وقف جائیداد ہے، باطل ہوگا جب تک کہ ایسا پٹہ بورڈ کی ماقبل منظوری سے نہ کیا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی مسجد، درگاہ، خانقاہ، قبرستان یا امام باڑہ کو سوائے پنجاب، ہریانہ اور ہماچل پردیش کی ریاستوں کے ایسے غیر مستعملہ قبرستانوں کے جنھیں وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ سے قبل پٹے پر دے دیا گیا تھا، پٹے پر نہیں دیا جائے گا۔

(1 الف) وقف جائیداد کی بیع، ہبہ، تبادلہ، رہن یا انتقال ابتدا سے ہی باطل ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر بورڈ اس بات سے مطمئن ہو جاتا ہے کہ کوئی جائیداد اس ایکٹ کی اغراض کے لیے قابل ترقی ہے تو وہ وجوہات قلم بند کرتے ہوئے ایسی جائیداد کی ترقی کا کام ایسی کسی ایجنسی اور کسی ایسے ڈھنگ سے کرا سکتا ہے جو بورڈ طے کرے اور وہ ایسی وقف جائیداد کی ترقی کی سفارش سے متعلق تجویز لا سکتا ہے جسے بورڈ کے اراکین کی کل تعداد کے دو تہائی اراکین کی اکثریت سے منظوری دی جائے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی دفعہ کی کوئی بھی بات حصول اراضی ایکٹ، 1894 یا حصول اراضی سے متعلق کسی قانون کے تحت غرض عامہ کے لیے وقف جائیداد کے کسی حصول کو

متاثر نہیں کرے گی اگر ایسا حصول بورڈ سے مشورہ کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔

مزید شرط یہ بھی ہے کہ—

(الف) حصول، عام عبادت گاہ (خصوصی توضیعات) ایکٹ، 1991 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہیں کیا جائے گا؛

(ب) وہ غرض جس کے لیے اراضی حاصل کی گئی ہو وہ یقینی طور پر عام غرض ہوگی؛

(ج) ایسی کوئی متبادل اراضی دستیاب نہیں ہے جسے اس غرض کے لیے لگ بھگ مناسب سمجھا جائے؛ اور

(د) وقف کے مفادات اور اغراض کی مکمل حفاظت کرنے کے لیے، معاوضہ بازار قیمت پر دیا جائے گا یا حاصل کی گئی جائیداد کے بدلے میں مناسب زمین مع معقول زرتلافی (Solatium) دی جائے گی۔

52- دفعہ 51 کی خلاف ورزی میں منتقل وقف جائیداد کا واپس لیا جانا: (1) اگر بورڈ کا، ایسے طریقے سے جانچ کرنے کے بعد، جس کی صراحت کی جائے، یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ کسی وقف کی کوئی غیر منقولہ جائیداد جو دفعہ 36 کے تحت رکھے گئے اوقاف کے رجسٹر میں اس طور پر درج ہے، دفعہ 56 کی توضیعات کی خلاف ورزی میں بورڈ کی ماقبل منظوری کے بغیر منتقل کی گئی ہے، تو وہ اس کلکٹر کو جس کی حدود اختیار میں وہ جائیداد واقع ہے، اس جائیداد کا قبضہ حاصل کرنے اور اسے اس کے حوالے کرنے کی عرضداشت بھیج سکے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت عرضداشت کی موصولی پر کلکٹر اس شخص کو جس کے قبضے میں جائیداد ہے، یہ ہدایت دینے والا حکم دے سکے گا کہ وہ حکم کی تعمیل کی تاریخ سے 30 دن کی مدت کے اندر بورڈ کی جائیداد حوالے کر دے۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت صادر ہر ایک حکم کی تعمیل مندرجہ ذیل طریقہ سے کی جائے گی، یعنی:

(الف) وہ حکم اس شخص کو، جس کے لیے وہ مقصود ہے، دے کر یا پیش کر کے یا ڈاک کے ذریعہ

درآمد کرنا؛

(ب) ایسے گوشوارے دینا اور ایسی جانکاری اور تفصیلات بہم پہنچانا جو بورڈ کے ذریعہ ایکٹ ہذا یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے یا حکم کی توضیحات کے مطابق وقت بوقت مطلوب ہوں؛

(ج) وقف جائیدادوں، حسابات، ریکارڈوں اور وثیقوں اور ان سے متعلقہ دستاویزوں کے معائنے کی اجازت دینا؛

(د) سبھی سرکاری قابل ادا رقوم کی ادائیگی کرنا؛ اور

(ہ) ایسا دیگر کوئی کام کرنا جو اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس ایکٹ کے تحت جائز طور پر کرنا مطلوب ہو۔

51- **بورڈ کی منظوری کے بغیر وقف جائیداد کا انتقال حقیت باطل ہونا:** (1) وقف نامے میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کا پٹہ، جو وقف جائیداد ہے، باطل ہوگا جب تک کہ ایسا پٹہ بورڈ کی ماقبل منظوری سے نہ کیا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی مسجد، درگاہ، خانقاہ، قبرستان یا امام باڑہ کو سوائے پنجاب، ہریانہ اور ہماچل پردیش کی ریاستوں کے ایسے غیر مستعملہ قبرستانوں کے جنھیں وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ سے قبل پٹے پر دے دیا گیا تھا، پٹے پر نہیں دیا جائے گا۔

(1الف) وقف جائیداد کی بیع، ہبہ، تبادلہ، رہن یا انتقال ابتدا سے ہی باطل ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر بورڈ اس بات سے مطمئن ہو جاتا ہے کہ کوئی جائیداد اس ایکٹ کی اغراض کے لیے قابل ترقی ہے تو وہ وجوہات قلم بند کرتے ہوئے ایسی جائیداد کی ترقی کا کام ایسی کسی ایجنسی اور کسی ایسے ڈھنگ سے کرا سکتا ہے جو بورڈ طے کرے اور وہ ایسی وقف جائیداد کی ترقی کی سفارش سے متعلق تجویز لا سکتا ہے جسے بورڈ کے اراکین کی کل تعداد کے دو تہائی اراکین کی اکثریت سے منظوری دی جائے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی دفعہ کی کوئی بھی بات حصول اراضی ایکٹ، 1894 یا حصول اراضی سے متعلق کسی قانون کے تحت غرض عامہ کے لیے وقف جائیداد کے کسی حصول کو

متاثر نہیں کرے گی اگر ایسا حصول بورڈ سے مشورہ کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔

مزید شرط یہ بھی ہے کہ—

(الف) حصول، عام عبادت گاہ (خصوصی توضیعات) ایکٹ، 1991 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہیں کیا جائے گا؛

(ب) وہ غرض جس کے لیے اراضی حاصل کی گئی ہو وہ یقینی طور پر عام غرض ہوگی؛

(ج) ایسی کوئی متبادل اراضی دستیاب نہیں ہے جسے اس غرض کے لیے لگ بھگ مناسب سمجھا جائے؛ اور

(د) وقف کے مفادات اور اغراض کی مکمل حفاظت کرنے کے لیے، معاوضہ بازار قیمت پر دیا جائے گا یا حاصل کی گئی جائیداد کے بدلے میں مناسب زمین مع معقول زرتلافی (Solatium) دی جائے گی۔

52- دفعہ 51 کی خلاف ورزی میں منتقل وقف جائیداد کا واپس لیا جانا:(1) اگر بورڈ کا، ایسے طریقے سے جانچ کرنے کے بعد، جس کی صراحت کی جائے، یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ کسی وقف کی کوئی غیر منقولہ جائیداد جو دفعہ 36 کے تحت رکھے گئے اوقاف کے رجسٹر میں اس طور پر درج ہے، دفعہ 56 کی توضیعات کی خلاف ورزی میں بورڈ کی ماقبل منظوری کے بغیر منتقل کی گئی ہے، تو وہ اس کلکٹر کو جس کی حدود اختیار میں وہ جائیداد واقع ہے، اس جائیداد کا قبضہ حاصل کرنے اور اسے اس کے حوالے کرنے کی عرضداشت بھیج سکے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت عرضداشت کی موصولی پر کلکٹر اس شخص کو جس کے قبضے میں جائیداد ہے، یہ ہدایت دینے والا حکم دے سکے گا کہ وہ حکم کی تعمیل کی تاریخ سے 30 دن کی مدت کے اندر بورڈ کی جائیداد حوالے کر دے۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت صادر ہر ایک حکم کی تعمیل مندرجہ ذیل طریقہ سے کی جائے گی، یعنی:

(الف) وہ حکم اس شخص کو، جس کے لیے وہ مقصود ہے، دے کر یا پیش کر کے یا ڈاک کے ذریعہ

اسے بھیج کر؛ یا

(ب) اگر ایسا شخص نہیں مل پاتا ہے تو حکم کو اس کے آخری معلوم رہائشی پتے یا برابر کے مقام کے کسی نمایاں حصے پر لگا کر یا حکم کو اس کے خاندان کے کسی بالغ مرد یا ملازم کو دے کر یا وہ اسے پیش کر کے یا اسے اس جائیداد کے، جس سے وہ متعلق ہے، کسی نمایاں حصے پر لگا کر:
بشرطیکہ اگر وہ شخص جس پر حکم کی تعمیل کی جانی ہے، نابالغ ہے تو اس کے ولی پر یا اس کے خاندان کے کسی بالغ مرد رکن یا ملازم پر کی گئی تعمیل اس نابالغ پر تعمیل سمجھی جائے گی۔

(4) ذیلی دفعہ (2) کے تحت کلکٹر کے حکم سے ناراض کوئی شخص، حکم کی تعمیل کی تاریخ سے 30 دنوں کی مدت کے اندر ایسے ٹریبونل میں اپیل کر سکے گا جس کے اختیار سماعت کے اندر وہ جائیداد واقع ہے اور ایسی اپیل پر اس ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(5) جہاں ذیلی دفعہ (2) کے تحت صادر کسی حکم کی تعمیل نہیں کی گئی ہے اور ایسے حکم کے خلاف اپیل کرنے کا وقت اپیل کیے بنا منقضی ہو گیا ہے یا اس وقت کے اندر کی گئی اپیل، اگر کوئی ہو، خارج کر دی گئی ہے، وہاں کلکٹر اس جائیداد کا قبضہ، جس کے بارے میں حکم صادر کیا گیا ہے، ایسی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے، اگر کوئی ہو، حاصل کرے گا، جو اس غرض کے لیے ضروری ہو، اور اسے بورڈ کے حوالے کرے گا۔

(6) اس دفعہ کے تحت اپنے کارہائے منصبی انجام دینے میں کلکٹر کی رہنمائی ایسے قواعد سے ہوگی جن کی توضیع ضوابط کے ذریعہ کی جائے۔

52الف۔ بورڈ کی منظوری کے بغیر وقف جائیداد کی منتقلی کے لیے تاوان: (1) جو کوئی بورڈ کی منظوری کے بغیر وقف کی کسی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو کسی بھی طریقے سے مستقل طور پر یا عارضی طور پر منتقل کرتا ہے یا خریدتا ہے یا قبضے میں لیتا ہے، اسے دو سال تک کی قید بامشقت دی جائے گی۔

لیکن اس طرح منتقل کی گئی جائیداد فی الوقت نافذ کسی بھی قانون کی توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر بلا کوئی معاوضہ دیے بورڈ کے اختیار میں آجائے گی۔

(2) مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کے تحت

قابل سزا کوئی بھی جرم قابل دست اندازی اور غیر ضمانتی ہوگا۔

(3) کوئی بھی عدالت اس دفعہ کے تحت کسی بھی جرم کو تب تک اپنے اختیار سماعت میں نہیں لے گی جب تک کہ بورڈ یا اس ضمن میں ریاستی حکومت کے ذریعہ باقاعدہ طور پر مجاز کوئی افسر اس کی شکایت نہیں کرتا ہے۔

(4) میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ یا عدالتی مجسٹریٹ درجہ اول سے کم درجے کی کوئی عدالت اس دفعہ کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

53- **وقف کی جانب سے جائیداد کی خرید پر پابندی:** وقف نامے میں درج کسی امر کے باوجود، کسی وقف کے لیے یا اس کی جانب سے کسی وقف کے فنڈ میں سے کوئی غیر منقولہ جائیداد بورڈ کی ماقبل منظوری سے ہی خریدی جائے گی، ورنہ نہیں، اور بورڈ ایسی منظوری تب تک نہیں دے گا جب تک کہ اس کی یہ رائے نہ ہو کہ ایسی جائیداد کا حصول وقف کے لیے ضروری یا فائدہ مند ہے اور اس کے لیے دی جانے والی مجوزہ قیمت موزوں اور معقول ہے:

بشرطیکہ ایسی منظوری دیے جانے سے پہلے مجوزہ کارروائی سے متعلق تفصیلات سرکاری گزٹ میں شائع کی جائیں گی جس میں اس کی بابت عذرات اور تجاویز مانگے جائیں گے اور بورڈ ان عذرات اور تجاویز پر غور کرنے کے بعد، جو اسے متولیوں یا وقف میں مفاد رکھنے والے دیگر اشخاص سے حاصل ہوں، ایسے احکام صادر کرے گا جو وہ ٹھیک سمجھے۔

54- **وقف جائیداد سے ناجائز تعمیرات کا ہٹانا:** (1) جب بھی چیف ایگزیکیٹو افسر کی، کوئی شکایت ملنے پر یا از خود یہ رائے ہو کہ کسی ایسی اراضی، عمارت، مقام یا دیگر جائیداد پر، جو کہ وقف جائیداد ہے، اور جو اس ایکٹ کے تحت اس حیثیت سے رجسٹر کی گئی ہے، ناجائز تعمیر ہوئی ہے تو وہ ناجائز تعمیر کرنے والے پر ایسے نوٹس کی تعمیل کرائے گا جس میں ناجائز تعمیر کی تفصیلات کی صراحت کی جائے گی اور اس سے ایسی تاریخ سے قبل جس کی صراحت نوٹس میں کی جائے، یہ وجہ بتانے کی مانگ کی جائے گی کہ اس سے اس طرح

مصرحہ تاریخ سے پہلے ناجائز تعمیر کو ہٹانے والا حکم کیوں نہ صادر کیا جائے اور ایسے نوٹس کی ایک نقل متعلقہ متولی کو بھی بھیجے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ نوٹس کی تعمیل ایسے طریقہ سے کی جائے گی جس کی صراحت کی جائے۔

(3) اگر نوٹس میں مصرحہ مدت کے دوران موصول عذرات پر غور کرنے کے بعد اور ایسے طریقے سے جانچ کرنے کے بعد، جس کی صراحت کی جائے، چیف ایگزیکٹیو افسر کا یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ متنازعہ جائیداد، وقف جائیداد ہے اور ایسی کسی وقف جائیداد پر ناجائز قبضہ ہوا ہے، تو وہ ناجائز قبضے کو ہٹانے کے لیے بے دخلی کا حکم دینے کے لیے ٹریبونل کو درخواست دے سکے گا اور اس اراضی، عمارت، مقام یا دیگر جائیداد کا، جس پر ناجائز قبضہ کیا گیا تھا، قبضہ وقف کے متولی کے حوالے کرے گا۔

(4) ٹریبونل، چیف ایگزیکٹیو افسر سے اس قسم کی درخواست موصول ہونے پر، حکم میں قلم بند کی جانے والی وجوہات کی بناپر، یہ ہدایت دیتے ہوئے بے دخلی کا حکم صادر کر سکے گا کہ وہ تمام لوگ جن کا وقف جائیداد پر مکمل طور پر یا اس کے کسی حصے پر قبضہ ہے اسے خالی کردیں گے اور ایسے حکم کی نقل وقف جائیداد کے باہر دروازے پر یا اس کے کسی نمایاں حصے پر چسپاں کروائے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ٹریبونل بے دخلی کا حکم صادر کرتے ہوئے اس شخص کو سنوائی کا موقع دے گا جس کے خلاف چیف ایگزیکٹیو افسر نے بے دخلی کے لیے درخواست دی ہے۔

(5) اگر کوئی شخص ذیلی دفعہ (2) کے تحت حکم کے چسپاں کیے جانے کی تاریخ سے 45 دن کے اندر بے دخلی کے حکم پر عمل کرنے سے انکار کر دیتا ہے یا ایسے کرنے میں ناکام رہتا ہے تو چیف ایگزیکٹیو افسر یا اس ضمن میں اس کے ذریعہ مجاز کوئی دیگر شخص اس شخص کو وقف جائیداد سے بے دخل کر سکے گا اور قبضہ لے سکے گا۔

55- دفعہ 54 کے تحت کیے گئے احکام کا نفاذ: جہاں وہ شخص جسے دفعہ 54 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت کسی ناجائز قبضے کو ہٹانے کا حکم دیا گیا ہے اس حکم میں مصرحہ وقت کے اندر

ایسے ناجائز قبضے کو نہیں ہٹاتا ہے یا، جیسی کہ صورت ہو، اس میں ناکام رہتا ہے یا اس اراضی، عمارت، مقام یا دیگر جائیداد کو، جس سے متعلق حکم ہو، مندرجہ بالا وقت کے اندر خالی کرنے میں ناکام رہتا ہے، وہاں چیف ایگزیکٹو افسر، سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر وہ اراضی، عمارت، مقام یا دیگر جائیداد واقع ہو، ناجائز قبضہ کرنے والے کو بے دخل کرنے کے لیے درخواست دے سکے گا اور تب ایسا مجسٹریٹ ناجائز قبضہ کرنے والے کو یہ ہدایت دیتے ہوئے حکم دے گا کہ وہ ناجائز قبضہ کو ہٹالے یا، جیسی کہ صورت ہو، اس اراضی، عمارت، مقام یا دیگر جائیداد کو خالی کردے اور اس کا قبضہ متعلقہ متولی کے حوالے کردے اور اس حکم کی تعمیل میں خلاف ورزی کی صورت میں مجسٹریٹ ناجائز قبضہ کو ہٹا سکے گا یا، جیسی کہ صورت ہو، ناجائز قبضہ کرنے والے کو اس اراضی، عمارت، مقام یا دیگر جائیداد سے بے دخل کر سکے گا اور اس غرض کے لیے ایسی پولیس امداد لے سکے گا، جو ضروری ہو۔

55الف۔ ناجائز قابض کے ذریعہ وقف جائیداد پر چھوڑی گئی جائیداد کا نمٹارا:

(1) جہاں کسی شخص کو دفعہ 54 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت کسی وقف جائیداد سے بے دخل کیا گیا ہو، وہاں چیف ایگزیکٹو افسر اس شخص کو 45 دن کا نوٹس دے کر جس کے قبضے سے وقف جائیداد لی گئی ہے اور اس علاقے میں پڑھے جانے والے کم از کم ایک اخبار میں نوٹس شائع کرنے کے بعد اور اس نوٹس کا مضمون وقف جائیداد کے کسی نمایاں حصے پر لگا کر، ایسے احاطے میں باقی کسی جائیداد کو ہٹا سکے گا یا ہٹوا سکے گا یا بذریعہ عام نیلام فروخت کر سکے گا۔

(2) جہاں ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی جائیداد کو فروخت کیا جائے تو وہاں فروخت سے حاصل ہونے والی رقم، ہٹائے جانے و فروخت کیے جانے سے متعلق اور اسی طرح کے دیگر اخراجات، اور اگر کوئی رقم جو ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی یا کسی کارپوریٹ اتھارٹی کو کرایہ، نقصان یا خرچے کی بقایا کے طور پر واجب الادا ہو، اس میں سے کم کر کے باقی رقم ایسے شخص کو ادا کی جائے گی جس کے متعلق چیف ایگزیکٹو افسر یہ سمجھے کہ وہ اس کا حقدار ہے۔

لیکن جہاں چیف ایگزیکیٹوافسر اس بات کا فیصلہ نہ کر سکے کہ یہ بقایا رقم کس شخص کو واجب الادا ہے یا یہ کہ اس کا تعین نہ کر سکے تو وہ ایسا تنازعہ ٹریبیونل کے حوالے کر سکتا ہے اور اس پر ٹریبیونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

56- **وقف جائیداد کا پٹہ دینے کے اختیار پر پابندی:** (1) کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کا، جو وقف جائیداد ہے، 30 سال سے زیادہ کی کسی مدت کے لیے پٹہ، وقف نامے یا وثیقے یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون میں کسی امر کے باوجود، باطل اور غیر مؤثر ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ 30 سال سے زیادہ مدت کا پٹہ ریاستی حکومت کی منظوری سے ایسی مدت کے لیے اور ایسی اغراض کے لیے جن کی مرکزی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے قواعد میں صراحت کی جائے، تجارتی سرگرمیوں، تعلیم یا صحت کی اغراض کے لیے کیا جا سکے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کا، جو زرعی زمین ہو، کا 3 سال سے زیادہ کی کسی مدت کے لیے پٹہ، وقف نامے یا وثیقے یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون میں کسی امر کے باوجود، باطل اور غیر مؤثر ہوگا۔

مزید شرط یہ بھی ہے کہ کسی وقف جائیداد کا پٹہ کرنے سے قبل بورڈ ایسے پٹے کی تفصیل شائع کرے گا اور کم از کم کسی ایک معروف قومی اور ایک علاقائی اخبار میں بولی لگانے کی دعوت دے گا۔

(2) کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کا، جو وقف جائیداد ہے، ایک سال لیکن 30 سال سے زیادہ نہیں، کی کسی مدت کے لیے پٹہ، وقف نامے یا وثیقے یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون میں کسی امر کے باوجود باطل اور غیر مؤثر ہوگا جب تک وہ بورڈ کی ماقبل منظوری سے نہیں کیا جائے۔

(3) بورڈ، اس دفعہ کے تحت پٹہ دیے جانے یا اس کی تجدید کیے جانے کے لیے منظوری دینے میں ان شرائط اور قیود پر نظر ثانی کرے گا جن پر ایسے پٹے کا دیا جانا یا اس کی تجدید کیا جانا مجوزہ ہے اور ایسی قیود اور شرائط کی نظر ثانی کے تابع، ایسے طریقے سے، جس کی وہ صراحت کرے، اس کی منظوری دے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ بورڈ کسی بھی وقف جائیداد کی 3 سال سے زیادہ مدت کے لیے کسی پٹے کی بابت ریاستی حکومت کو فوری طور پر اطلاع دے گا اور اس کے بعد ہی وہ اس تاریخ سے جس تاریخ کو بورڈ نے ریاستی حکومت کو اطلاع دی ہے، 45 دن گزر جانے کے بعد مؤثر ہوگا۔

(4) اس ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعہ بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ، بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے 30 دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد کیے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے دوران ہو سکتی ہے اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا اجلاسوں کے فوری بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی کا ردوبدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ قاعدہ نہیں بنانا چاہیے تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی ردوبدل کی ہوئی صورت میں مؤثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

57- **وقف جائیداد کی آمدنی میں سے بعض اخراجات کی ادائیگی کرنے کے لیے متولی کا حقدار ہونا:** وقف نامے میں درج کسی امر کے باوجود ہر ایک متولی وقف جائیداد کی آمدنی میں سے ایسے کسی باضابطہ اخراجات کی ادائیگی کر سکے گا جو اس نے دفعہ 36 کے تحت کوئی تفصیلات، دستاویزات یا نقول یا دفعہ 46 کے تحت کوئی حسابات دینے یا بورڈ کے ذریعہ مطلوب کوئی جانکاری یا دستاویزات حاصل کرنے کے لیے یا بورڈ کی ہدایات کو روبہ عمل لانے کے لیے کیے ہوں۔

58- **متولی کے ذریعہ نادہندگی کی صورت میں بورڈ کا واجب الادا رقم کی ادائیگی کا اختیار:** (1) جہاں متولی ایسے کسی لگان، محصول، مالگزاری یا ٹیکس ادا کرنے سے انکار کرتا ہے یا ادا نہیں کرتا ہے جو حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو واجب الادا ہو، وہاں بورڈ ان واجب الادا رقوم کی وقف فنڈ میں سے ادائیگی کر سکے گا اور اس طرح ادا کی گئی رقم کو وقف جائیداد میں سے وصول کر سکے گا اور اس طرح ادا کی گئی رقم پر ہرجانہ بھی وصول

کر سکے گا جو اس رقم کے ساڑھے بارہ فیصد سے زائد نہ ہو۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت واجب الادا کوئی رقم، متعلقہ متولی کو سماعت کا موقع دینے کے بعد بورڈ کے ذریعہ جاری کیے گئے سرٹیفکیٹ کی بنا پر اسی طریقے سے وصول کی جاسکے گی جس طریقے سے مال گزاری اراضی کا بقایا وصول کیا جاتا ہے۔

59- ریزرو فنڈ کا قائم کیا جانا: ایسے کرایے اور لگان کے محصول، مال گزاری اور ٹیکسوں کی ادائیگی کرنے کے لیے جو حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو واجب الادا ہوں، وقف جائیداد کی مرمت کے خرچ کی ادائیگی کرنے اور وقف جائیداد کے تحفظ کے لیے توضیع کرنے کی غرض کے لیے بورڈ، وقف کی آمدنی میں سے ایک ریزرو فنڈ ایسے طریقے سے قائم کرنے اور رکھنے کی ہدایت دے سکے گا جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

60- وقت میں توسیع کرنا: اگر بورڈ کا یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ ایسا کرنا ضروری ہے تو وہ اس مدت میں، جس کے اندر اس ایکٹ کے تحت متولی کے ذریعہ کوئی عمل کیا جانا درکار ہو، توسیع کر سکے گا۔

61- تاوان: (1) اگر کوئی متولی۔

(الف) وقف کے رجسٹریشن کے لیے درخواست کرنے میں؛

(ب) اس ایکٹ کے تحت درکار تفصیلات یا حسابات یا گوشوارے دینے میں؛

(ج) بورڈ کے ذریعہ درکار جانکاری یا تفصیلات حوالے کرنے میں؛

(د) وقف جائیدادوں، حسابات یا ریکارڈوں اور ان سے متعلقہ دستاویزوں کے معائنہ کی اجازت دینے میں؛

(ہ) بورڈ یا ٹریبونل کے ذریعہ حکم دیے جانے پر کسی وقف جائیداد کا قبضہ حوالے کرنے میں؛

(و) بورڈ کی ہدایات کو روبہ عمل لانے میں؛

(ز) سرکاری واجب الادا رقوم کی ادائیگی میں؛ یا

(ح) ایسا کوئی عمل کرنے میں جسے کرنے کے لیے وہ اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت قانونی طور پر پابند ہے، ناکام رہتا ہے،

تو وہ جب تک عدالت یا ٹریبونل کو یہ یقین نہیں دلادے کہ اس کی ناکامی کے لیے موزوں وجہ تھی، وہ فقرہ جات (الف) تا (د) کی عدم تعمیل کی صورت میں 10 ہزار روپے تک کے جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا اور فقرہ جات (ہ) تا (ح) کی عدم تعمیل کی صورت میں چھ ماہ تک کی سزائے قید اور اس کے ساتھ ساتھ 10 ہزار روپے تک کے جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں درج کسی امر کے باوجود، اگر—

(الف) متولی کسی وقف کے وجود کو چھپانے کے ارادے سے—

(i) ایسے وقف کی صورت میں جو اس ایکٹ کے نفاذ کے قبل قائم کیا گیا تھا، دفعہ 36 کی ذیلی دفعہ (8) میں اس کے لیے مصرحہ مدت کے اندر؛ یا

(ii) کسی ایسے وقف کی صورت میں جو ایسے نفاذ کے بعد قائم کیا گیا تھا، وقف قائم ہونے کی تاریخ سے 3 ماہ کے اندر، ایکٹ ہٰذا کے تحت اس کے رجسٹریشن کے لیے درخواست نہیں دیتا ہے یا اس میں ناکام رہتا ہے؛ یا

(ب) کوئی متولی، بورڈ کو کوئی ایسا بیان، گوشوارہ یا جانکاری دیتا ہے، جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو یا اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ ان میں درج کوئی اہم جانکاری جھوٹی، گمراہ کن یا غلط ہے،

تو وہ ایسی سزائے قید کا، جس کی میعاد 6 ماہ تک کی ہوسکے گی اور جرمانے کا بھی، جو 15 ہزار روپے تک کا ہوسکے گا، مستوجب ہوگا۔

(3) کوئی بھی عدالت، اس ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت بورڈ یا بورڈ کے ذریعہ اس بابت باضابطہ طور پر مجاز کسی افسر کے ذریعہ کی گئی شکایت پر ہی کرے گی، ورنہ نہیں۔

(4) میٹروپولٹن مجسٹریٹ یا جوڈیشل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے نچلی کوئی بھی عدالت ایکٹ ہٰذا کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

(5) مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 میں درج کسی امر کے باوجود ذیلی دفعہ (1) کے تحت عائد جرمانہ وصول کر لیے جانے پر وقف فنڈ میں جمع کیا جائے گا۔

(6) ہر ایک ایسے معاملے میں جس میں ملزم ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد ایسے جرم کے لیے مجرم قرار دیا جاتا ہے، جو ذیلی دفعہ (1) کے تحت مستوجب سزا ہے اور جس میں جرمانے کی سزا بھی ہو سکتی ہے تو عدالت جرمانہ ادا نہ کیے جانے کی صورت میں ایسی سزائے قید بھی عائد کرے گی جو ایسی نادہندگی کی صورت میں قانون کے ذریعہ مجاز ہو۔

-62 **متولی کے ذریعہ اپنے دفاع میں وقف کی کسی رقم کو خرچ نہ کرنا:** کوئی متولی کسی ایسے خرچ، اخراجات یا خرچوں کو پورا کرنے کے لیے جو اسے عہدے سے ہٹائے جانے کے لیے یا اس سے متعلق کسی دعوے، اپیل یا کسی دیگر کارروائی کی بابت یا اس کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کیے جانے کے لیے اس کے ذریعہ کیے جاتے ہیں یا کیے جائیں، اس وقف کے فنڈ میں سے، جس کا وہ متولی ہے، کوئی رقم خرچ نہیں کرے گا۔

-63 **بعض صورتوں میں متولی کی تقرری کرنے کا اختیار:** جب کسی وقف کے متولی کا عہدہ خالی ہو جائے اور ایسا کوئی شخص نہ ہو جسے وقف نامے کی توضیعات کے تحت مقرر کیا جائے، یا جہاں متولی کے طور پر کام کرنے کے لیے کسی شخص کے حق پر تنازعہ ہو، وہاں بورڈ متولی کے طور پر کام کرنے کے لیے کسی شخص کو ایسی مدت کے لیے اور ایسی شرائط پر تقرر کر سکے گا جو وہ ٹھیک سمجھے۔

-64 **متولی کا ہٹایا جانا:** (1) کسی دیگر قانون یا وقف نامے میں درج کسی امر کے باوجود، بورڈ کسی متولی کو اس کے عہدے سے ہٹا سکے گا، اگر ایسا متولی—

(الف) دفعہ 61 کے تحت قابل سزا جرم کے لیے ایک سے زیادہ بار سزایاب قرار دیا گیا ہے؛ یا

(ب) خیانت مجرمانہ کے کسی جرم کے لیے یا ایسے کسی دیگر جرم کے لیے سزایاب قرار دیا گیا ہے جس میں اخلاقی گراوٹ شامل ہے اور ایسی سزایابی کو الٹ نہیں دیا گیا ہے اور اس جرم کی بابت اسے پوری طرح معافی نہیں دی گئی ہے؛ یا

(ج) فاترالعقل ہے یا ایسی کسی دیگر دماغی یا جسمانی کمزوری میں مبتلا ہے جس کے باعث وہ متولی کے کارہائے منصبی و فرائض انجام دینے کے قابل نہیں رہا ہے؛ یا

(د) بے ادادیوالیہ ہے؛ یا

(ہ) شراب یا دیگر اسپرٹ سے بنے مشروب پینے کا عادی ثابت ہوجاتا ہے یا منشیات (Narcotic Drugs) لینے کا عادی ہے؛ یا

(و) وقف کی جانب سے یا وقف کے خلاف وکیل کے طور پر تنخواہ پر مامور ہے؛ یا

(ز) دوسالوں تک لگاتار باضابطہ حسابات رکھنے میں بغیر کسی معقول وجہ کے ناکام رہا ہے یا دوسالوں تک لگاتار سالانہ حسابات کا گوشوارہ دینے میں ناکام رہا ہے جیسا کہ دفعہ 46 کی ذیلی دفعہ (2) میں مطلوب ہے؛ یا

(ح) کسی وقف جائیداد کی بابت کسی موجودہ پٹے میں یا وقف کے ساتھ کیے گئے کسی معاہدے یا اس کے لیے کیے جانے والے کسی کام میں بلاواسطہ یا بالواسطہ مفاد رکھتا ہے یا اس کے ذریعہ ایسے وقف کو واجب الادا کوئی رقم اس پر بقایا ہے؛ یا

(ط) مرکزی حکومت، ریاستی حکومت یا بورڈ کے ذریعہ اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے یا حکم کی کسی توضیع کے تحت دیے گئے جائز احکام کی جان بوجھ کر حکم عدولی کرتا ہے؛ یا

(ی) وقف جائیداد کا تصرف بے جا کرتا ہے یا اس کی بابت دھوکہ دھڑی سے کارروائی کرتا ہے۔

(2) متولی کے عہدے سے کسی شخص کا ہٹایا جانا، مستفید کے طور پر یا کسی دیگر حیثیت میں وقف جائیداد کی بابت اس کے نجی حقوق کو، اگر کوئی ہوں، یا سجادہ نشین کے طور پر اس کے حقوق کو، اگر کوئی ہوں، متاثر نہیں کرے گا۔

(3) بورڈ کے ذریعہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی کارروائی تب تک نہیں کی جائے گی جب تک کہ اس نے اس معاملے میں مصرحہ طریقہ سے جانچ نہ کرلی ہو، اور ایسا فیصلہ، بورڈ کے اراکین کی کم سے کم دوتہائی اکثریت سے نہ کیا گیا ہو۔

(4) کوئی متولی جو ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (ج) سے فقرہ (ط) تک میں سے کسی فقرے کے تحت صادر کسی حکم سے ناراض ہے، اس تاریخ سے جس کو اسے حکم وصول ہوتا ہے، ایک ماہ کے اندر حکم کے خلاف ٹریبونل میں اپیل کرسکے گا اور ایسی اپیل پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(5) جہاں کسی متولی کے خلاف ذیلی دفعہ (3) کے تحت کوئی جانچ کی جانے کی تجویز ہو یا شروع کی گئی ہو، وہاں بورڈ، اگر اس کی یہ رائے ہے کہ وقف کے مفاد میں ایسا کرنا ضروری ہے، تو جانچ کے ختم ہونے تک ایسے متولی کو حکم کے ذریعہ معطل کر سکے گا:

بشرطیکہ 10 دن سے زیادہ کی مدت کے لیے ایسی معطلی، متولی کو مجوزہ کارروائی کے خلاف سماعت کا معقول موقع دیے جانے کے بعد ہی کی جائے گی، ورنہ نہیں۔

(6) جہاں متولی کے ذریعہ ذیلی دفعہ (4) کے تحت ٹریبونل میں کوئی اپیل فائل کی جاتی ہے وہاں بورڈ، ٹریبونل میں یہ درخواست دے سکے گا کہ وہ اپیل کا فیصلہ ہونے تک وقف کے انتظام کے لیے ایک رسیور کی تقرری کرے اور جہاں ایسی درخواست دی جاتی ہے، وہاں ٹریبونل، مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 میں درج کسی امر کے باوجود وقف کا انتظام کرنے کے لیے موزوں شخص کو رسیور تقرر کر سکے گا اور اس طرح تقرر کیے گئے رسیور کو یہ یقینی بنانے کا حکم دے سکے گا کہ متولی اور وقف کے رواجی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کی جائے۔

(7) جہاں کوئی متولی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اس کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے وہاں بورڈ، متولی کو ہدایت دے سکے گا کہ وہ وقف جائیداد کا قبضہ بورڈ کے یا اس بابت باضابطہ طور پر مجاز کیے گئے کسی افسر کے یا وقف جائیداد کے متولی کے طور پر کام کرنے کے لیے مقرر کسی شخص یا کمیٹی کے حوالے کرے۔

(8) اس دفعہ کے تحت اپنے عہدے سے ہٹایا گیا کسی وقف کا متولی، ایسے ہٹائے جانے کی تاریخ سے 5 سال کی مدت تک اس وقف کے متولی کے طور پر دوبارہ تقرری کا اہل نہیں ہوگا۔

65- **بورڈ کا بعض اوقاف کا انتظام براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لینا:** (1) جہاں کسی وقف کے متولی کے طور پر تقرری کے لیے کوئی موزوں شخص موجود نہ ہو یا بورڈ کا ایسی وجوہات سے جنھیں ریکارڈ کیا جائے، یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ کسی متولی کے خالی عہدے کو بھرنے سے وقف کے مفاد کو مضرت پہنچے گی، وہاں بورڈ، سرکاری گزٹ میں اطلاع

نامے کے ذریعہ ایسی مدت یا مدتوں کے لیے جو کل ملا کر 5 سال سے تجاوز نہ کرے، جس کی اطلاع نامے میں صراحت کی جائے، وقف کا انتظام براہ راست اپنے ہاتھ میں لے سکے گا۔

(2) ہر ایک مالی سال کے منقضی ہونے کے بعد جتنا جلد ہو سکے، بورڈ ایسے ہر ایک وقف کی بابت جو اس کے بلا واسطہ زیر انتظام ہو، ایک تفصیلی رپورٹ ریاستی حکومت کو ارسال کرے گا جس میں مندرجہ ذیل جانکاری دی جائے گی، یعنی:

(الف) اس سال کے، جس کی رپورٹ دی جا رہی ہے، عین پہلے سال کی وقف کی آمدنی کی تفصیل؛

(ب) وقف کے انتظام میں بہتری لانے اور آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے اٹھائے گئے قدم؛

(ج) وہ مدت جس کے دوران وقف، بورڈ کے بلا واسطہ زیر انتظام رہا ہے اور ساتھ ہی ان وجوہات کی وضاحت کہ وقف کے انتظام کو سال کے دوران متولی یا کسی منتظمہ کمیٹی کو سونپا جانا کیوں ممکن نہیں ہوا؛ اور

(د) ایسے دیگر امور جن کی صراحت کی جائے۔

(4) ریاستی حکومت ذیلی دفعہ (4) کے تحت اسے پیش کی گئی رپورٹ کی جانچ کرے گی اور ایسی جانچ کے بعد بورڈ کو ایسی ہدایات یا احکام جاری کرے گی جو وہ مناسب خیال کرے اور بورڈ ایسے احکام اور ہدایات موصول ہونے پر ان کی تعمیل کرے گا۔

(5) ذیلی دفعہ (1) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، بورڈ کسی بھی ایسے وقف کا انتظام وانصرام اپنے ہاتھ میں لے لے گا جس کے بارے میں اس کے پاس یہ ثابت کرنے کے لیے شہادت موجود ہو کہ وقف کے انتظامی عملے نے اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کی ہے۔

66- متولی کی تقرری اور اسے ہٹائے جانے کے اختیارات کا ریاستی حکومت کے ذریعہ کب استعمال کیا جائے گا: جب کبھی کسی وقف نامے میں یا عدالت کی کسی ڈگری یا حکم میں یا کسی وقف کے انتظام کی کسی اسکیم میں یہ توضیع ہو کہ کوئی عدالت یا بورڈ

سے مختلف کوئی حاکم کسی متولی کی تقرری کر سکے گا یا اسے ہٹا سکے گا یا انتظام کی ایسی اسکیم طے کر سکے گا یا اس میں تبدیلی کر سکے گا یا وقف پر دیگر طرح سے نگرانی کر سکے گا تو ایسے وقف نامے، ڈگری، حکم یا اسکیم میں درج کسی امر کے باوجود ایسے مندرجہ بالا اختیارات ریاستی حکومت کے ذریعہ قابل استعمال ہوں گے۔

بشرطیکہ جہاں کوئی بورڈ قائم کیا گیا ہے وہاں ریاستی حکومت ایسے اختیارات کا استعمال کرنے سے پہلے بورڈ سے صلاح ومشورہ کرے گی۔

67- منتظمہ کمیٹی کی نگرانی اور اس کی منسوخی: (1) جب کبھی کسی وقف کی نگرانی یا انتظام وقف کے ذریعہ مقررہ کسی کمیٹی کو سونپ دیا جاتا ہے تب اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود ایسی کمیٹی تب تک کام کرتی رہے گی جب تک کہ اسے بورڈ کے ذریعہ منسوخ نہ کر دیا جائے یا جب تک اس کی میعاد، جس کی صراحت وقف کے ذریعہ کی جاتی ہے، ان میں سے جو بھی پہلے ہو، منقضی نہ ہو جائے:

بشرطیکہ ایسی کمیٹی بورڈ کی ہدایت، کنٹرول اور نگرانی کے تحت کام کرے گی اور ایسی ہدایات کی تعمیل کرے گی جو بورڈ وقتاً بہ وقتاً جاری کرے:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر بورڈ کو یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ کسی کمیٹی کے ذریعہ کسی وقف کے انتظام کے لیے کوئی اسکیم اس ایکٹ کے یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے کی کسی توضیع کے یا وقف کی ہدایات کے متناقض ہیں تو وہ کسی بھی وقت اسکیم میں ایسے طریقے سے ردوبدل کر سکے گا جو وقف کی ہدایات یا اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی توضیعات کے مطابق بنانے کے لیے ضروری ہوں۔

(2) اس ایکٹ میں اور وقف نامے میں درج کسی امر کے باوجود، اگر بورڈ کا ایسی وجوہات سے جو ریکارڈ کی جائیں، اطمینان ہو جاتا ہے کہ ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ کوئی کمیٹی مناسب اور اطمینان بخش طریقے سے کام نہیں کر رہی ہے یا وقف کا انتظام ٹھیک سے نہیں چل رہا ہے اور اس کے مناسب انتظام کے مفاد میں ایسا کرنا ضروری ہے تو وہ حکم کے ذریعہ ایسی کمیٹی کو منسوخ کر سکے گا اور ایسے منسوخ کیے جانے پر وقف کی کسی ہدایت کا،

جہاں تک وہ اس کمیٹی کی تشکیل سے متعلق ہے، کوئی اثر نہیں رہ جائے گا:

بشرطیکہ بورڈ کسی کمیٹی کو منسوخ کرنے کا کوئی حکم صادر کرنے سے پہلے ایسا نوٹس جاری کرے گا جس میں مجوزہ کارروائی کی وجوہات بیان کی جائیں گی اور کمیٹی سے ایسی مدت کے اندر جو ایک ماہ سے کم نہ ہو اور جس کی صراحت نوٹس میں کی جائے، یہ وجہ ظاہر کرنے کی مانگ کی جائے گی کہ ایسی کارروائی کیوں نہ کی جائے۔

(3) بورڈ کے ذریعہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت کیا گیا ہر حکم باضابطہ طور پر شائع کیا جائے گا اور اس طرح شائع کیے جانے پر وہ متولی پر اور وقف میں مفاد رکھنے والے بھی اشخاص کے لیے قابل پابندی ہوگا۔

(4) بورڈ کے ذریعہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت صادر کیا گیا حکم حتمی ہوگا:

بشرطیکہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت حکم سے ناراض کوئی شخص حکم کی تاریخ سے 60 دن کے اندر ٹریبونل میں اپیل کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ٹریبونل کو ایسی اپیل زیر سماعت رہنے تک بورڈ کے ذریعہ کیے گئے حکم کے نفاذ کو معطل رکھنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

(5) جب کبھی بورڈ ذیلی دفعہ (2) کے تحت کسی کمیٹی کو منسوخ کرتا ہے تب وہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت کیے گئے اپنے حکم کے ساتھ ہی نئی منتظمہ کمیٹی تشکیل دے گا۔

(6) پیشتر ذیلی دفعات میں درج کسی امر کے باوجود بورڈ ذیلی دفعہ (2) کے تحت کسی کمیٹی کو منسوخ کرنے کے بجائے اس کے کسی رکن کو، اگر اس کا یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ ایسے کسی رکن نے اس طور پر اپنی حیثیت کا استعمال بے جا کیا ہے یا جان بوجھ کر ایسے طریقے سے کام کیا ہے کہ جو وقف کے مفاد پر مضر اثر ڈالنے والا ہے، ہٹا سکے گا اور کسی رکن کے ہٹائے جانے کے ہر ایک ایسے حکم کی اس پر تعمیل رجسٹرڈ ڈاک سے کی جائے گی:

بشرطیکہ رکن کو ہٹائے جانے کے لیے کوئی حکم تب تک صادر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے مجوزہ کارروائی کے خلاف وجوہات ظاہر کرنے کا معقول موقع نہیں دے دیا گیا ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی رکن جو کمیٹی کی رکنیت سے اپنے ہٹائے جانے کے کسی حکم سے

ناراض ہے، ایسے حکم کی اس پر تعمیل کیے جانے کی تاریخ سے 30 دن کی مدت کے اندر ایسے حکم کے خلاف ٹریبونل میں اپیل کر سکے گا اور ٹریبونل اپیلانٹ اور بورڈ کو سماعت کا معقول موقع دینے کے بعد، بورڈ کے ذریعہ کیے گئے حکم کی توثیق کر سکے گا، اس میں ردوبدل کر سکے گا یا اسے الٹ سکے گا اور ایسی اپیل میں ٹریبونل کے ذریعہ کیا گیا حکم حتمی ہوگا۔

68- **ریکارڈ وغیرہ حوالے کرنا متولی یا کمیٹی کا فرض:** (1) جہاں کسی متولی یا منتظمہ کمیٹی کو اس ایکٹ کے یا بورڈ کے ذریعہ بنائی گئی کسی اسکیم کی توضیعات کے مطابق ہٹایا گیا ہو، وہاں وہ متولی یا وہ کمیٹی جسے اس طرح عہدے سے ہٹایا گیا ہو (جسے اس دفعہ میں اس کے بعد ہٹایا گیا متولی یا ہٹائی گئی کمیٹی کہا گیا ہے) اس حکم میں مصرحہ تاریخ سے ایک ماہ کے اندر جانشین متولی یا جانشین کمیٹی کو چارج سونپے گی اور وقف کے ریکارڈوں، حسابات اور سبھی جائیدادوں کے (جس میں نقدی شامل ہے) قبضے حوالے کرے گی۔

(2) جہاں کوئی ہٹایا گیا متولی یا ہٹائی گئی کمیٹی جانشین متولی یا جانشین کمیٹی کو ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ وقت کے اندر چارج سونپنے یا ریکارڈوں، حسابات اور جائیداد (جس میں زرنقد شامل ہے) کا قبضہ حوالے کرنے میں ناکام رہتی ہے یا ایسے متولی یا کمیٹی کو مندرجہ بالا مدت کے منقضی ہونے کے بعد ان کا قبضہ حاصل کرنے سے روکتی ہے یا اس میں رکاوٹ ڈالتی ہے، وہاں جانشین متولی یا جانشین کمیٹی کا کوئی رکن کسی ایسے ضلع مجسٹریٹ، اضافی ضلع مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا ان کے مساوی عہدے دار کو جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر وقف جائیداد کا کوئی حصہ واقع ہے، ایک عرضی دے سکے گا جس کے ساتھ ایسے جانشین متولی یا کمیٹی کی تقرری کرنے والے حکم کی مصدقہ نقل ہوگی، اور تب ایسا ضلع مجسٹریٹ، اضافی ضلع مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا ان کا مساوی عہدے دار ہٹائے گئے متولی یا ہٹائی گئی کمیٹی کے اراکین کو نوٹس دینے کے بعد ایسا حکم صادر کر سکے گا جس میں، حسب صورت، جانشین متولی یا جانشین کمیٹی اتنے وقت کے اندر جس کی حکم میں صراحت کی جائے، چارج سونپنے اور وقف کے ایسے ریکارڈوں، حسابات اور جائیداد کا (جس میں زرنقد شامل ہے) قبضہ دینے کی ہدایت دی گئی ہو۔

(3) جہاں ہٹایا گیا متولی یا ہٹائی گئی کمیٹی کا کوئی رکن چارج سونپنے یا ریکارڈ، حسابات اور جائیداد کا (جس میں زر نقد شامل ہے) قبضہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت کسی مجسٹریٹ کے ذریعہ مصرحہ مدت کے اندر حوالے نہیں کرتا ہے یا اس میں ناکام رہتا ہے، وہاں، حسب صورت، ہٹایا گیا متولی یا، ہٹائی گئی کمیٹی کا ہر ایک رکن، سزائے قید کا، جس کی میعاد 6 ماہ تک کی ہو سکے گی یا جرمانے کا، جو 8 ہزار روپے تک کا ہو سکے گا، یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔

(4) جب کبھی کوئی ہٹایا گیا متولی یا ہٹائی گئی کمیٹی کا کوئی رکن کسی مجسٹریٹ کے ذریعہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت کیے گئے احکام کی تعمیل نہیں کرتا ہے یا ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو کوئی مجسٹریٹ، جانشین متولی یا کمیٹی کو چارج سنبھالنے اور ایسے ریکارڈ، حسابات یا جائیداد کا (جس میں زر نقد شامل ہے) قبضہ لینے کے لیے مجاز کر سکے گا اور ایسے شخص کو ایسی پولیس امداد، جو اس غرض کے لیے ضروری ہو، لینے کے لیے مجاز کر سکے گا۔

(5) جانشین متولی یا کمیٹی کی تقرری کے کسی حکم پر اس دفعہ کے تحت کسی مجسٹریٹ کے روبرو کارروائیوں میں سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

(6) اس دفعہ کی کوئی بات کسی ایسے شخص کے ذریعہ جو اس دفعہ کے تحت کیے گئے کسی حکم سے ناراض ہے، کسی مجاز دیوانی عدالت میں یہ ثابت کرنے کے لیے دعویٰ کرنے سے نہیں روکے گی کہ اسے مجسٹریٹ کے ذریعہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت کیے گئے حکم میں مصرحہ جائیداد میں استحقاق، حق اور مفاد حاصل ہے۔

69- **وقف کے انتظام کے لیے اسکیم بنانے کا بورڈ کا اختیار:** (1) جہاں بورڈ کا جانچ کے بعد، از خود یا کسی وقف میں مفاد رکھنے والے کم سے کم پانچ اشخاص کی درخواست پر یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ وقف کے مناسب انتظام کے لیے اسکیم بنانا ضروری یا بہتر ہے، وہاں وہ مصرحہ طریقہ سے وقف کے متولی یا دیگر افراد کو معقول موقعہ دینے اور ان سے مشورہ کے بعد بذریعہ حکم وقف کے انتظام کے لیے ایسی اسکیم بنا سکے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت بنائی گئی اسکیم میں وقف کے ایسے متولی کو جو اس تاریخ کے عین قبل

جس کو اسکیم نافذ ہوتی ہے، اس حیثیت میں عہدے پر قابض ہے، بنائے جانے کے لیے توضیع کی جاسکے گی:

بشرطیکہ جہاں ایسی کسی اسکیم میں کسی وراثتی متولی کے بنائے جانے کے لیے توضیع کی جاتی ہے، وہاں وہ اسکیم اس شخص کو، جو اس طرح ہٹائے گئے متولی سے وراثتی جانشینی میں ٹھیک بعد کا شخص ہے، وقف کے مناسب انتظام کے لیے مقررہ کمیٹی کے ایک رکن کے طور پر تقرر کیے جانے کے لیے بھی توضیع کی جائے گی۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت کیا گیا ہر ایک حکم مصرحہ طریقے سے شائع کیا جائے گا اور ایسے شائع کیے جانے پر وہ حتمی ہوگا اور متولی اور وقف میں مفاد رکھنے والے سبھی اشخاص اس کے پابند ہوں گے:

بشرطیکہ ایسا کوئی شخص جو اس دفعہ کے تحت کیے گئے کسی حکم سے ناراض ہے، ایسے حکم کی تاریخ سے 60 دن کے اندر ٹربیونل میں اپیل کر سکے گا اور ایسی اپیل کی سماعت کرنے کے بعد ٹربیونل اس حکم کی توثیق کر سکے گا، اسے الٹ سکے گا یا اس میں ردوبدل کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کے تحت کیے گئے حکم کے نفاذ کو روکنے کا ٹربیونل کو کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

(4) بورڈ، کسی بھی وقت، حکم کے ذریعہ، چاہے وہ اسکیم نافذ ہونے کے قبل یا بعد میں کیا گیا ہو، اسکیم کو منسوخ کر سکے گا یا اس میں ردوبدل کر سکے گا۔

(5) وقف کے مناسب انتظام کے لیے اسکیم بنائے جانے تک، بورڈ، کسی موزوں شخص کا وقف کے متولی کے سبھی یا کسی کار منصبی انجام دینے کے لیے اور ایسے متولی کے اختیارات استعمال کرنے اور فرائض انجام دینے کے لیے تقرر کر سکے گا۔

70- **وقف کے انتظام سے متعلق تحقیقات:** کسی وقف میں مفاد رکھنے والا کوئی شخص، وقف کے انتظام سے متعلق تحقیقات کرنے کے لیے بورڈ کو درخواست دے سکے گا جس کی تائید میں ایک حلف نامہ بھی ہوگا، اور اگر بورڈ کا اطمینان ہو جاتا ہے کہ یہ یقین کرنے کے لیے مناسب بنیاد ہے کہ وقف کے کام کاج کا انتظام ٹھیک سے نہیں کیا جا رہا ہے، تو

وہ اس بابت ایسی کارروائی کرے گا جو وہ ٹھیک سمجھے۔

-71 **تحقیقات کا طریقہ:** (1) بورڈ دفعہ 70 کے تحت وصول درخواست پر، از خود۔

(الف) ایسے طریقے سے، جس کی صراحت کی جائے، تحقیقات کر سکے گا: یا

(ب) وقف سے متعلق کسی معاملے کی تحقیقات کرنے کے لیے کسی شخص کو اس کے لیے مجاز کر سکے گا، اور ایسی کارروائی کر سکے گا جو وہ ٹھیک سمجھے۔

(2) اس دفعہ کے تحت کسی تحقیقات کی اغراض کے لیے بورڈ یا اس کے ذریعہ اس بابت مجاز کردہ کسی شخص کو گواہان کو حاضر کرانے اور دستاویزوں کو پیش کیے جانے کے لیے وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت دیوانی عدالت کو حاصل ہوتے ہیں۔

باب-VII
بورڈ کی مالیات

-72 **بورڈ کو واجب ادا سالانہ چندہ:** (1) ہر ایک ایسے وقف کا متولی، جس کی خالص سالانہ آمدنی 5 ہزار روپے سے کم نہیں ہے، بورڈ کو، ایسے بورڈ کے ذریعہ وقف کو دی گئی خدمات کے لیے ہر سال وقف کے ذریعہ حاصل خالص سالانہ آمدنی میں سے، ایسی سالانہ آمدنی کا زیادہ سے زیادہ 7 فیصد تک اتنا چندہ دے گا جس کی صراحت کی جائے۔

تشریح-1: ایکٹ ہذا کی اغراض کے لیے "خالص سالانہ آمدنی" سے کسی سال میں وقف کے سبھی ذرائع سے ایسی کل آمدنی، جس میں ایسے نذرانے اور چڑھاوے شامل ہیں جو اوقاف کے چندے کے زمرے میں نہیں آتے ہیں، مراد ہے، جو مندرجہ ذیل کی کٹوتی کرنے کے بعد حاصل ہو، یعنی:

(i) وقف کے ذریعہ حکومت کو ادا کی گئی مالگزاری

(ii) وہ محصول، ابواب اور لائسنس فیس جو اس کے ذریعہ حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو ادا کی گئی ہیں؛

(iii) وقف کے فائدے کے لیے متولی کے ذریعے براہ راست زیر کاشت زمینوں کی نسبت

مندرجہ ذیل اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے کیے گئے اخراجات، یعنی:

(الف) سینچائی نظام کا رکھ رکھاؤ اور مرمت جس میں سینچائی میں سرمایہ کاری کی لاگت شامل نہیں ہے؛

(ب) بیج یا پودھ؛

(ج) کھاد؛

(د) زراعتی اوزاروں کی خرید اور ان کا رکھ رکھاؤ؛

(ہ) زراعت کے لیے مویشیوں کی خرید اور ان کی نشو نما؛

(و) ہل چلانے، پانی دینے، بوائی کرنے، درخت لگانے، کٹائی کرنے، گہائی کرنے اور دیگر زراعتی کاموں کے لیے مزدوری:

بشرطیکہ اس فقرے کے تحت ہوئے کسی خرچ کی بابت کل کٹوتی وقف کی اراضی سے ہونے والی کل آمدنی کے 20 فیصد سے زیادہ نہیں ہوگی؛

مزید شرط یہ ہے کہ پٹے پر دی گئی وقف زمین خواہ وہ کسی بھی نام سے موسوم ہو، چاہے اسے بٹائی کہا جائے یا فصلی شراکت یا کوئی دیگر نام دیا جائے ایسی کٹوتی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(iv) کرایے پر دی گئی عمارتوں کی متفرق مرمتوں پر خرچ جو ان سے حاصل سالانہ کرایے کے 5 فیصد سے زیادہ نہیں ہوگا یا اصل خرچ، ان میں سے جو بھی کم ہو۔

(v) غیر منقولہ جائیداد سے یا غیر منقولہ جائیداد سے متعلق یا ان سے حاصل ہونے والے حقوق کے زر بیع، اگر ایسے زر کو وقف کی آمدنی کے لیے پھر سے کسی کام میں لگایا جاتا ہے:

بشرطیکہ وصولیابیوں کی مندرجہ ذیل مدات کو اس دفعہ کی اغراض کے لیے آمدنی نہیں سمجھا جائے گا، یعنی:

(الف) وصول کی گئی ادھار کی رقم اور جمع رقم اور لیے گئے یا وصول کیے گئے قرضہ جات؛

(ب) ملازمین، پٹہ داروں یا ٹھیکیداروں کے ذریعہ ضمانت کے طور پر جمع کی گئی رقم اور دیگر جمع رقم، اگر کوئی ہوں؛

(ج) بینکوں سے اور سرمایہ کاری کی رقم میں سے نکالی گئی رقم؛

(د) عدالتوں کے ذریعہ دیے گئے خرچوں کی نسبت وصول کی گئی رقم؛

(ہ) مذہبی کتابوں اور اشاعتوں کے ذریعہ جہاں ایسی بکری مذہب کی تبلیغ کرنے کے ارادے سے غیر منفعت بخش ادارے کے طور پر کی جاتی ہے؛

(و) واہب کے ذریعہ وقف کو چندے کے طور پر زر نقد یا جنس کی شکل میں نذرانے یا چڑھاوے؛

لیکن ایسے چندوں اور نذرانوں سے ہونے والی آمدنی پر ملنے والے سود کو، اگر کوئی ہو، کل سالانہ آمدنی کا حساب لگاتے وقت نظر انداز کر دیا جائے گا؛

(ز) وقف کے ذریعہ کی جانے والی مخصوص خدمت کے لیے اور ایسی خدمت پر خرچ کیے جانے کے لیے زر نقد یا جنس کی شکل میں موصول رضا کارانہ چندہ؛

(ح) آڈٹ وصولیابیاں۔

تشریح-2: اس دفعہ کی اغراض کے لیے، خالص سالانہ آمدنی کا تعین کرنے میں کسی وقف کے ذریعہ اس کے منفعت بخش اداروں سے، اگر کوئی ہوں، حاصل خالص نفع کو ہی آمدنی مانا جائے گا اور اس کے غیر منفعت اداروں جیسے اسکولوں، کالجوں، اسپتالوں، غریب خانوں، یتیم خانوں یا اسی طرح کے دیگر اداروں کے متعلق حکومت یا کسی مقامی اقتداری کے ذریعہ دیے گئے عطیات یا عوام سے ملے چندوں یا تعلیمی اداروں کے طالب علموں سے وصول فیس کو آمدنی نہیں مانا جائے گا۔

(2) بورڈ، کسی مسجد یا یتیم خانہ یا کسی خصوصی وقف کی صورت میں ایسے چندے کو، ایسے وقت کے لیے، جو وہ مناسب سمجھے کم کر سکے گا یا معاف کر سکے گا۔

(3) کسی وقف کا متولی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اپنے واجب الادا چندہ کی رقم ان مختلف اشخاص سے وصول کر سکے گا جو وقف سے کوئی مالی یا دیگر مادی فائدہ حاصل کرنے کے حقدار ہیں لیکن ایسے اشخاص میں سے کسی ایک سے وصول کی جا سکنے والی رقم ایسی رقم سے زیادہ نہیں ہوگی جس کا، کل کیے جانے والے چندے سے وہ تناسب ہے جو ایسے شخص کے ذریعہ حاصل فائدوں کی قیمت کا وقف کی سبھی خالص سالانہ آمدنی سے ہے:

بشرطیکہ اگر وقف کو حاصل کوئی ایسی آمدنی جو ذیلی دفعہ (1) کے تحت چندے سے مختلف ہے، ایکٹ ہذا کے تحت واجب الادا رقم کے طور پر قابل ادا رقم سے زیادہ ہے، اور وقف نامے کے تحت قابل ادا رقم سے زیادہ ہے تو چندہ ایسی آمدنی میں سے دیا جائے گا۔

(4) کسی وقف کی بابت ذیلی دفعہ (1) کے تحت واجب الادا چندہ، حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کے کسی واجب الادا رقم کے یا وقف جائیداد یا اس کی آمدنی پر کسی دیگر قانونی بار اول کی پہلی ادائیگی کیے جانے کی شرط کے تابع وقف کی آمدنی پر بار اول ہوگا اور متعلقہ متولی کو سماعت کا موقع دیے جانے کے بعد بورڈ کے ذریعہ جاری کیے گئے سر ٹیفکیٹ کی بنیاد پر مال گزاری کی بقایا کے طور پر قابل وصول ہوگا۔

(5) اگر متولی، وقف کی آمدنی وصول کر لیتا ہے اور ایسے چندے کی ادائیگی سے انکار کرتا ہے یا ادائیگی نہیں کرتا ہے تو وہ ذاتی طور بھی ایسے چندے کے لیے ذمہ دار ہوگا جو خود اس سے یا اس کی جائیداد سے مندرجہ بالا طریقے سے وصول کیا جا سکے گا۔

(6) جہاں، ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کسی وقف کا متولی، وقف کی خالص سالانہ آمدنی کا گوشوارہ اس کے لیے مصرحہ وقت کے اندر پیش نہیں کرتا ہے یا ایسا گوشوارہ پیش کرتا ہے جو چیف ایگزیکٹو افسر کی رائے میں کسی اہم تفصیل کی نسبت غلط یا جھوٹ ہے، یا جس سے ایکٹ ہذا یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا احکام کی توضیعات کی تعمیل نہیں ہوتی ہے، تو چیف ایگزیکٹو افسر اپنی ممکنہ قوت فیصلہ کے مطابق وقف کی خالص سالانہ آمدنی کی تشخیص کر سکے گا یا متولی کے ذریعہ پیش کیے گئے گوشوارے میں دکھائی گئی خالص سالانہ آمدنی کی نظر ثانی کر سکے گا اور اس طرح تشخیص یا نظر ثانی شدہ خالص سالانہ آمدنی اس دفعہ کی اغراض کے لیے وقف کی خالص سالانہ آمدنی سمجھی جائے گی:

بشرطیکہ خالص سالانہ آمدنی کی کوئی تشخیص یا متولی کے ذریعہ پیش کردہ گوشوارے کی کوئی نظر ثانی متولی کو ایسا نوٹس دیے جانے کے بعد ہی کی جائے گی، ورنہ نہیں جس میں اس سے یہ توقع کی گئی ہو کہ وہ نوٹس میں مصرحہ وقت کے اندر ایسی وجوہ ظاہر کرے کہ ایسی تشخیص یا گوشوارے کی نظر ثانی کیوں نہ کی جائے، اور ایسی ہر ایک تشخیص یا نظر ثانی، متولی کے ذریعہ دیے گئے جواب پر،

اگر کوئی ہو، غور کیے جانے کے بعد کی جائے گی۔

(7) کوئی متولی، جو چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ ذیلی دفعہ (6) کے تحت کی گئی تشخیص یا نظر ثانی سے ناراض ہے، گوشوارے کی تشخیص یا نظر ثانی وصول ہونے کی تاریخ سے 30 دن کے اندر بورڈ میں اپیل کر سکے گا اور بورڈ اپیلانٹ کو سماعت کا معقول موقع دینے کے بعد اس تشخیص یا نظر ثانی کی توثیق کر سکے گا، اسے الٹ سکے گا یا اس میں ردوبدل کر سکے گا اور اس پر بورڈ کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(8) اگر اس دفعہ کے تحت عائد کیا جانے والا چندہ یا اس کا کوئی جز کسی وجہ سے ایکٹ ہذا کے نفاذ سے قبل یا اس کے بعد کسی سال میں، تشخیص سے چھوٹ گیا ہے، تو چیف ایگزیکٹیو افسر، اس سال کی جس سے ایسی چھوٹ گئی تشخیص متعلق ہے، آخری تاریخ سے 5 سال کے اندر، متولی کو تشخیص کا نوٹس دے گا جس میں اس سے اس چندے یا اس کے جز کی، جو تشخیص سے چھوٹ گیا ہے ایسے نوٹس کی تعمیل سے 30 دن کے اندر اس کی ادائیگی کی مانگ کی گئی ہو اور اس ایکٹ کے اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی توضیعات، جہاں تک ہو سکے، اسی طرح لاگو ہوں گی گویا کہ تشخیص اس ایکٹ کے تحت شروع میں ہی کی گئی ہو۔

73- بینکوں یا دیگر اشخاص کو ادائیگی کرنے کی ہدایت دینے کا چیف ایگزیکٹیو افسر کا اختیار: (1) فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون میں درج کسی امر کے باوجود، اگر چیف ایگزیکٹیو افسر کا یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ ایسا کرنا ضروری اور قرین مصلحت ہے، تو وہ کسی ایسے بینک کو جس میں یا کسی ایسے شخص کو، جس کے پاس وقف کی کوئی رقم جمع ہے، یہ ہدایت دیتے ہوئے حکم دے سکے گا کہ وہ ایسی رقم میں سے جو ایسے بینک میں وقف کے نام سے جمع ہو یا ایسے شخص کے پاس جمع ہو یا ایسی رقوم میں سے جو ایسے بینک یا دیگر شخص کے ذریعہ وقت بوقت وقف کے لیے یا اس کی جانب سے جمع کے طور پر وصول کی جائیں، دفعہ 72 کے تحت عائد کیے جانے والے چندے کی ادائیگی کرے اور ایسے احکام کی موصولی پر، حسب صورت، بینک یا دیگر شخص، جب ذیلی دفعہ (3) کے تحت کوئی اپیل نہ کی گئی ہو، تب ایسے احکام کی تعمیل کرے گا یا جہاں ذیلی دفعہ (3) کے تحت کوئی اپیل کی

گئی ہے، وہاں ایسی اپیل پر ٹریبونل کے ذریعہ صادر احکامات کی تعمیل کرے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کیے گئے کسی حکم کی مطابقت میں بینک یا دیگر شخص کے ذریعہ کی گئی ہر ایک ادائیگی، اس طرح ادا شدہ رقم کے متعلق ایسے بینک یا دیگر شخص کے وجوب کی کلی برأت کے طور پر عمل آور ہوگی۔

(3) کوئی ایسا بینک یا دیگر شخص جسے کوئی ادائیگی کرنے کے لیے ذیلی دفعہ (ا) کے تحت حکم دیا گیا ہے، حکم کی تاریخ سے 30 دن کے اندر ایسے حکم کے خلاف ٹریبونل میں اپیل کر سکے گا اور ایسی اپیل پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) بینک کا ہر ایک افسر یا دیگر شخص جو کسی معقول وجہ کے بغیر، حسب صورت، ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت صادر حکم کی تعمیل کرنے میں ناکام رہتا ہے، ایسی سزائے قید کا، جس کی میعاد 6 ماہ تک کی ہو سکے گی، یا جرمانے کا، جو 8 ہزار روپے تک کا ہو سکے گا یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔

-74 وقف کو قابل ادا دائمی سالیانے میں سے چندے کی کٹوتی: (1) ہر ایک ایسا حاکم جو زمینداریوں یا جاگیروں کے خاتمہ یا اراضی کی زیادہ سے زیادہ حدود طے کرنے سے متعلق کسی قانون کے تحت کسی وقف کو قابل ادا کسی دائمی سالیانے کی تقسیم کرنے کے لیے مجاز ہے، چیف ایگزیکیٹو افسر سے ایسے سر ٹیفکیٹ کی موصولی پر جس میں وقف کے ذریعہ دفعہ 72 کے تحت کیے جانے والے چندے کی رقم، جو ادا نہ کی گئی ہے، مصرحہ ہو، وقف کو دائمی سالیانے ادا کرنے سے پہلے ایسے سر ٹیفکیٹ میں مصرحہ رقم کی کٹوتی کرے گا اور اس طرح کاٹی گئی رقم چیف ایگزیکیٹو افسر کو بھیجے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت چیف ایگزیکیٹو افسر کو بھیجی گئی ہر رقم وقف کے ذریعہ کی گئی ادائیگی سمجھی جائے گی اور وہ اس طرح بھیجی گئی رقم کی حد تک دائمی سالیانے کی ادائیگی کے تعلق سے ایسے حاکم کے وجوب کی مکمل برأت کے طور پر عمل آور ہوگی۔

-75 ادھار لینے کا بورڈ کا اختیار: (1) ایکٹ ہذا کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کی اغراض کے لیے، بورڈ، ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے، ایسی رقم، اور ایسی قیود اور شرائط پر،

جو ریاستی حکومت طے کرے، ادھار لے سکے گا۔

(2) بورڈ، ادھار لی گئی رقم کو، اس کی بابت واجب الادا سود یا خرچ کے ساتھ، ادھار کی قیود وشرائط کی مطابقت میں واپس کرے گا۔

-76 منظوری کے بغیر متولی کے ذریعہ رقم ادھار نہ دیا جانا یا ادھار نہ لیا جانا: (1) کوئی متولی، ایگزیکٹیو افسر یا وقف کے انتظام کا انچارج کوئی دیگر شخص، بورڈ کی ماقبل منظوری کے بغیر، وقف کی کوئی رقم یا کوئی وقف جائیداد ادھار نہیں دے گا یا وقف اغراض کے لیے کوئی رقم ادھار نہیں لے گا:

بشرطیکہ اگر وقف نامے میں ایسے ادھار لینے یا، جیسی کہ صورت ہو، ادھار دینے کے لیے کوئی واضح توضیح ہے تو ایسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔

(2) بورڈ، منظوری دیتے وقت کوئی ایسی قیود وشرائط کی صراحت کر سکے گا جن کے تابع ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ شخص، کوئی رقم ادھار دینے یا ادھار لینے کے لیے یا کوئی دیگر وقف جائیداد ادھار دینے کے لیے اس کے ذریعہ مجاز کیا گیا ہے۔

(3) جہاں اس دفعہ کی توضیعات کی خلاف ورزی میں کوئی رقم ادھار دی جاتی ہے یا ادھار لی جاتی ہے یا دیگر وقف جائیداد ادھار دی جاتی ہے وہاں چیف ایگزیکٹیو افسر کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ—

(الف) اس شخص کے جس کے ذریعہ کوئی رقم ادھار دی گئی تھی یا ادھار لی گئی تھی، ذاتی فنڈ میں سے اس رقم کے، جو اس طرح ادھار دی گئی ہے یا ادھار لی گئی ہے، برابر رقم اس پر واجب الادا سود سمیت وصول کر لے؛

(ب) ایکٹ ہذا کی توضیعات کی خلاف ورزی میں ادھار دی گئی وقف جائیداد کا قبضہ، اس شخص سے جسے وہ ادھار دی گئی تھی یا ان اشخاص سے جو ایسی جائیداد پر اس شخص کی معرفت جسے ایسی جائیداد ادھار دی گئی تھی، حق کا دعویٰ کرتے ہیں، واپس لے لے۔

-77 وقف فنڈ: (1) ایکٹ ہذا کے تحت بورڈ کے ذریعہ حاصل یا وصول کی گئی سبھی رقوم اور بورڈ کے ذریعہ خیرات، عطیات اور رقمی امداد کے طور پر حاصل سبھی رقوم سے ایک فنڈ

تشکیل دیا جائے گا جو وقف فنڈ کے نام سے موسوم ہوگا۔

(2) خیرات، عطیات اور رقمی امداد کے طور پر بورڈ کے ذریعہ حاصل بھی رقوم کو ایک علاحدہ ذیلی مد کے تحت جمع کیا جائے گا اور حساب رکھا جائے گا۔

(3) کچھ ایسے قواعد کے تابع، جو ریاستی حکومت کے ذریعہ اس بابت بنائے جائیں، وقف فنڈ، بورڈ کے زیر کنٹرول ہوگا لیکن عام وقف بورڈ کے زیر کنٹرول وقف فنڈ، اس بابت مرکزی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے قواعد، اگر کوئی ہوں، کے تحت ہوگا۔

(4) وقف فنڈ کا تصرف مندرجہ ذیل طریقے سے کیا جائے گا، یعنی:

(الف) دفعہ 75 کے تحت لیے گئے ادھار کی واپسی اور اس پر سود کی ادائیگی؛

(ب) وقف فنڈ اور وقف کے حسابات کے آڈٹ کے خرچ کی ادائیگی؛

(ج) بورڈ کے افسران اور اسٹاف کی تنخواہوں اور بھتوں کی ادائیگی؛

(د) بورڈ کے چیئرپرسن اور اراکین کے سفر بھتوں کی ادائیگی؛

(ہ) ایکٹ ہذا کے ذریعہ یا اس کے تحت عائد فرائض کی انجام دہی میں اور عائد اختیارات کے استعمال میں بورڈ کے ذریعہ کیے گئے بھی اخراجات کی ادائیگی؛

(و) فی الوقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت بورڈ پر عائد ایسی ذمہ داری کو انجام دینے میں بورڈ کے ذریعہ کیے گئے بھی اخراجات کی ادائیگی۔

(ح) مسلم خواتین (طلاق پر حقوق کا تحفظ) ایکٹ، 1986 کی توضیعات کے تحت مجاز اختیار سماعت والی عدالت کے حکم کے مطابق مسلم خاتون کے نان ونفقہ کے لیے ادائیگی۔

(5) اگر ذیلی دفعہ (4) میں مصرحہ اخراجات کو پورا کرنے کے بعد کچھ بقایا رہتا ہے تو بورڈ ایسے بقایا کے کسی حصے کا وقف جائیداد کے تحفظ اور حفاظت کے لیے یا ایسی دیگر اغراض کے لیے استعمال کر سکے گا جو وہ مناسب سمجھے۔

78- **بورڈ کا بجٹ:** (1) بورڈ ہر سال، ایسی فارم میں اور ایسے وقت پر، جس کی صراحت کی جائے، آئندہ مالی سال کے لیے ایک بجٹ تیار کرے گا جس میں اس مالی سال کے دوران وصولیابیوں اور آمدنی کا تخمینہ ظاہر کیا جائے گا اور اس کی نقل ریاستی حکومت کو

ارسال کرے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت اسے بھیجے گئے بجٹ کی موصولی پر، ریاستی حکومت اس کی جانچ کرے گی اور اس میں ایسے ردوبدل، ترمیم یا تبدیلی تجویز کرے گی جو وہ ٹھیک سمجھے اور ان تجاویز پر غور کرنے کے لیے انھیں بورڈ کے پاس بھیجے گی۔

(3) ریاستی حکومت سے تجاویز وصول ہونے پر، بورڈ اس حکومت کے ذریعہ مجوزہ ردوبدل ترمیمات یا تبدیلیوں کی بابت اس حکومت کو تحریری عرضداشت پیش کر سکے گا اور ریاستی حکومت، ایسی عرضداشت پر غور کرنے کے بعد، ان کے موصول ہونے کی تاریخ سے 3 ہفتوں کے اندر بورڈ کو اس معاملے کے متعلق اپنے حتمی فیصلے سے مطلع کرے گی اور ریاستی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) ذیلی دفعہ (3) کے تحت ریاستی حکومت کے فیصلے کی موصولی پر بورڈ، ریاستی حکومت کے ذریعہ حتمی طور پر مجوزہ سبھی ردوبدل، ترمیمات یا تبدیلیوں کو اپنے بجٹ میں شامل کرے گا اور اس طرح ردوبدل، ترمیم یا تبدیل شدہ بجٹ ہی ایسا بجٹ ہوگا جسے بورڈ کے ذریعہ پاس کیا جائے گا۔

-79 بورڈ کے حسابات: بورڈ اپنے حسابات کی بابت ایسے بہی کھاتے اور دیگر کھاتے ایسی فارم اور طریقے سے رکھوائے گا جن کی توضیع ضوابط کے ذریعہ کی جائے۔

-80 بورڈ کے حسابات کا آڈٹ: (1) بورڈ کے حسابات کا سالانہ آڈٹ اور جانچ ایسے آڈیٹر کے ذریعہ کی جائے گی، جس کی تقرری ریاستی حکومت کے ذریعہ کی جائے۔

(2) آڈیٹر اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کرے گا اور آڈیٹر کی رپورٹ میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ صراحت کی جائے گی کہ کیا بورڈ کے بلاواسطہ زیر کنٹرول ہر ایک وقف کے حسابات کو الگ الگ رکھا گیا ہے اور کیا ایسے ہر ایک حساب کا ریاستی مقامی فنڈ معائنہ کار کے ذریعہ سالانہ آڈٹ کیا گیا ہے اور اس میں بے ضابطہ، ناجائز اور غیر مناسب خرچ کے یا رقم وصول کرنے یا دیگر جائیداد کو واپس لینے کی ناکامی کے، جو لاپرواہی اور بدطواری کی وجہ سے ہوئے ہوں، سبھی معاملوں کو اور کسی دیگر معاملے کو،

جس کی رپورٹ کرنا آڈیٹر ضروری سمجھتا ہے، صراحت کی جائیگی اور رپورٹ میں کسی ایسے شخص کا نام بھی ہوگا جو آڈیٹر کی رائے میں ایسے خرچ یا ناکامی کے لیے ذمہ دار ہے اور ایسے ہر ایک معاملے میں آڈیٹر اس خرچ یا نقصان کی رقم کی ایسے شخص کے ذریعہ واجب الادا رقم کے طور پر تصدیق کرے گا۔

(3) آڈٹ کے خرچ کی ادائیگی وقف فنڈ میں سے کی جائے گی۔

81- **آڈیٹر کی رپورٹ پر ریاستی حکومت کے ذریعہ احکامات صادر کیا جانا:** ریاستی حکومت آڈیٹر کی رپورٹ کی جانچ کرے گی اور اس میں درج کسی بھی معاملے کی بابت کسی بھی شخص سے وضاحت طلب کر سکے گی اور رپورٹ پر ایسے احکامات صادر کرے گی جو وہ ٹھیک سمجھے اور ریاستی حکومت مذکورہ آڈیٹر رپورٹ مع احکامات، ایسی رپورٹ ریاستی مقننہ کے ہر ایوان جہاں اس میں دو ایوان ہوں اور ایسی مقننہ جس میں ایک ایوان ہو، کے روبرو رکھے جانے کے 30 دن کے اندر اندر کونسل کو بھیجے گی۔

82- **بورڈ کو واجب الادا رقم کو مال گزاری اراضی کی بقایا کے طور پر وصول کیا جانا:**
(1) آڈیٹر کے ذریعہ دفعہ 80 کے تحت اپنی رپورٹ میں کسی شخص کے ذریعہ قابل ادا تصدیق شدہ ہر ایک رقم بورڈ کے ذریعہ جاری کیے گئے مانگ نوٹس کی تعمیل کے بعد 60 دن کے اندر ایسے شخص کے ذریعہ ادا کی جائے گی۔

(2) اگر ایسی ادائیگی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کے تحت نہیں کی جاتی ہے، تو قابل ادا رقم، متعلقہ شخص کو، سماعت کا موقع دیے جانے کے بعد، بورڈ کے ذریعہ جاری کیے گئے سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر، مال گزاری اراضی کی بقایا کے طور پر وصول کی جا سکے گی۔

باب-VIII
عدالتی کارروائیاں

83- **ٹریبونل وغیرہ کی تشکیل:** (1) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ، ایکٹ ہذا کے تحت کسی وقف یا وقف جائیداد، کسی کرایہ دار کی بے دخلی یا ایسی جائیداد کے پٹے دار یا پٹہ دہندہ کے حقوق اور موجبات کے تعین سے متعلق کسی تنازعہ،

سوال یا دیگر معاملے کے فیصلے کے لیے اتنے ٹریبونل تشکیل دے گی جتنے وہ ٹھیک سمجھے اور ایسے ہر ایک ٹریبونل کی اس ایکٹ کے تحت مقامی حدود اور اختیار سماعت طے کرے گی۔

(2) کوئی متولی، وقف میں مفاد رکھنے والا شخص یا کوئی دیگر شخص جو ایکٹ ہذا کے تحت کیے گئے کسی حکم سے یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد سے ناراض ہے، ایکٹ ہذا میں مصرحہ وقت کے اندر یا جہاں ایسے کسی وقت کی صراحت نہ کی گئی ہو، ایسے وقت کے اندر جس کی صراحت کی جائے، وقف کے کسی متعلقہ تنازعہ، سوال یا دیگر معاملے کے فیصلے کے لیے ٹریبونل میں عرضی دے سکے گا۔

(3) جہاں ذیلی دفعہ (2) کے تحت دی گئی کوئی عرضی کسی ایسی وقف جائیداد سے متعلق ہے، جو دو یا زیادہ ٹریبونلوں کے اختیار سماعت کی علاقائی حدود کے اندر آتی ہے، وہاں ایسی عرضی اس ٹریبونل میں جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر وقف کا متولی یا اس کے متولیوں میں سے کوئی ایک متولی واقعتاً اور رضا کارانہ طور پر رہائش پذیر ہے، کاروبار کرتا ہے یا فائدے کے لیے خود کام کرتا ہے، دی جاسکے گی اور جہاں ایسی کوئی عرضی مندرجہ بالا ٹریبونل میں دی جاتی ہے وہاں اختیار سماعت رکھنے والا دیگر ٹریبونل یا رکھنے والے دیگر ٹریبونل ایسے تنازعہ، سوال یا دیگر معاملے کے فیصلے کے لیے کوئی عرضی داخل نہیں کرے گا:

بشرطیکہ اگر ریاستی حکومت کی یہ رائے ہے کہ وقف کے یا وقف میں مفاد رکھنے والے کسی شخص کے یا وقف جائیداد کے مفاد میں یہ قرین مصلحت ہے کہ ایسی عرضی کی منتقلی ایسے وقف یا وقف جائیداد سے متعلق تنازعہ، سوال یا دیگر معاملے کے فیصلے کے لیے اختیار سماعت رکھنے والے کسی دیگر ٹریبونل کو کردی جائے تو وہ ایسی عرضی کی منتقلی، اختیار سماعت رکھنے والے کسی دیگر ٹریبونل کو کر سکے گی اور ایسی منتقلی پر، وہ ٹریبونل جسے عرضی اس طرح منتقل کی جاتی ہے، عرضی کی بابت اس مرحلے سے جس پر، اس ٹریبونل کے روبرو وہ عرضی تھی جہاں سے اسے اس طرح منتقل کیا گیا ہے، آگے کارروائی کرے گا، سوائے اس کے جہاں ٹریبونل کی یہ رائے ہو کہ انصاف کے مفاد میں یہ ضروری ہے کہ عرضی کی بابت از سر نو کارروائی کی جائے۔

(4) ہر ٹریبونل مندرجہ افراد پر مشتمل ہوگا۔

(الف) ایک شخص جو ریاستی جوڈیشل سروس کا ایسا رکن ہو جو ضلع جج، سیشن جج یا سول جج درجہ اول سے نیچے درجے کا نہ ہو، اس کا سربراہ ہوگا؛

(ب) ایک شخص، ریاستی سول سروس کا کوئی افسر جو کسی اضافی ضلع مجسٹریٹ کے مساوی درجے کا ہو؛ رکن

(ج) ایک ایسا شخص جسے مسلم قانون اور اصول قانون کی جانکاری ہو، رکن؛

اور ایسے شخص کی تقرری اس کے نام سے یا اس کے عہدے کے نام سے کی جائے گی۔

(4الف) چیئرمین اور ارکین، جن میں بر بنائے عہدہ تقرری والے ارکین شامل نہیں ہیں، کو واجب الادا تنخواہ اور بھتوں سمیت تقرری کی شرائط وہ ہوں گی جن کی صراحت کی جائے۔

(5) ٹریبونل کو سول عدالت سمجھا جائے گا اور اسے وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت کسی دعوے کی سماعت یا کسی ڈگری یا حکم کی تعمیل کرتے وقت سول عدالت کے ذریعہ استعمال کیے جاسکتے ہوں۔

(6) مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 میں درج کسی امر کے باوجود ٹریبونل ایسا ضابطہ اپنائے گا جس کی صراحت کی جائے۔

(7) ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا اور عرضی کے فریقین اس کے پابند ہوں گے اور اس فیصلے کا وہی اثر ہوگا جو سول عدالت کے ذریعہ صادر ڈگری کا ہوتا ہے۔

(8) ٹریبونل کے کسی فیصلے کی تعمیل اس سول عدالت کے ذریعہ کی جائے گی جسے ایسا فیصلہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے مطابق تعمیل کے لیے بھیجا جاتا ہے۔

(9) ٹریبونل کے ذریعہ دیے گئے کسی فیصلہ یا حکم کے خلاف، خواہ وہ عبوری ہو یا دیگر، کوئی اپیل نہیں ہوگی:

بشرطیکہ ہائی کورٹ، از خود یا بورڈ یا کسی ناراض شخص کی درخواست پر کسی ایسے تنازعے، سوال یا دیگر معاملے سے، جس کا ٹریبونل کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا ہے، متعلقہ ریکارڈ ایسے فیصلے کے صحیح، جائز یا مناسب ہونے کی بابت اپنے اطمینان کی غرض کے لیے طلب کر سکے گی اور اس کی جانچ

کر سکے گی اور ایسے فیصلے کی توثیق کر سکے گی، اسے الٹ سکے گی یا اس میں ردوبدل کر سکے گی یا ایسا دیگر حکم صادر کرے گا جو وہ ضروری سمجھے۔

84- **ٹریبونل کے ذریعہ کارروائیوں کا عجلت سے کیا جانا اور فریقین کو اپنے فیصلے کی نقول کا دیا جانا:** جب کبھی کسی وقف یا وقف جائیداد سے متعلق کسی تنازعے، یا سوال، یا دیگر معاملے کے فیصلے کے لیے ٹریبونل میں کوئی درخواست دی جاتی ہے، تب وہ اپنی کارروائیاں حتی الامکان عجلت کے ساتھ کرے گا اور ایسے معاملے کی سماعت کے اختتام پر جلد ہی اپنا فیصلہ تحریری شکل میں دے گا اور ایسے فیصلے کی نقل تنازعے کے ہر ایک فریق کو دے گا۔

85- **سول عدالتوں کے اختیار سماعت کا امتناع:** کسی وقف، وقف جائیداد یا دیگر معاملے سے متعلق کسی تنازعے، سوال یا دیگر معاملے کی بابت جس کا اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت ٹریبونل کے ذریعہ فیصلہ کیا جانا درکار ہو، کسی سول عدالت، عدالت مال یا کسی دیگر اتھارٹی میں کوئی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوگی۔

86- **بعض صورتوں میں ریسیور کی تقرری:** مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون میں درج کسی امر کے باوجود، جہاں کوئی دعویٰ یا دیگر کارروائی—

(الف) بورڈ کے ذریعہ یا اس کی جانب سے،—

(i) کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کی، جو وقف جائیداد ہے، کسی سول عدالت کی ڈگری یا حکم کی تعمیل میں بیع کو منسوخ کرنے کے لیے؛

(ii) کسی غیر منقولہ جائیداد کی، جو وقف جائیداد ہے، متولی کے ذریعہ بورڈ کی منظوری کے بغیر یا اس سے مختلف صورت میں کی گئی کسی منتقلی کو خواہ وہ قیمتی زرثمن لے کر کی گئی ہو یا نہیں، منسوخ کرنے کے لیے؛

(iii) فقرہ (الف) یا فقرہ (ب) میں مصرحہ جائیداد کے قبضے کو واپس لینے کے لیے یا متعلقہ وقف کے متولی کو ایسی جائیداد کا قبضہ واپس کرنے کے لیے؛

دائر کی جاتی ہے یا شروع کی جاتی ہے:

(ب) ایسی غیر منقولہ جائیداد کی واپسی کے لیے، جو وقف جائیداد ہے اور جس کی سابق متولی یا کسی دیگر شخص کے ذریعہ منتقلی، چاہے وہ قیمتی زرِ ثمن کے لیے کی گئی ہو یا نہیں، بورڈ کی منظوری کے بغیر یا اس سے مختلف صورت میں کی گئی ہے اور جو مدعا علیہ کے قبضے میں ہے، قبضے کو واپس لینے کے لیے متولی کے ذریعہ دائر کی جاتی ہے یا شروع کی جاتی ہے،

وہاں عدالت، مدعی کی عرضی پر ایسی جائیداد کا رسیور تقرر کر سکے گی اور ایسے رسیور کو ہدایت دے سکے گی کہ وہ ایسی جائیداد کی آمدنی میں سے مدعی کو وقت بوقت ایسی رقم کی ادائیگی کرے جو عدالت دعویٰ کو مزید چلانے کے لیے ضروری سمجھے۔

87- ترک کی گئی۔

88- **کسی اطلاع نامے وغیرہ کے جواز پر اعتراض کا امتناع:** ایکٹ ہذا میں سوائے اس کے کہ واضح طور پر بصورت دیگر توضیح کی گئی ہو، مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کے ذریعہ اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے کے تحت جاری کیے گئے کسی اطلاع نامے یا کیے گئے حکم یا فیصلے یا کارروائی پر کسی عدالت میں سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

89- **فریقین کے ذریعہ بورڈ کے خلاف دعووں کا نوٹس:** بورڈ کے خلاف ایسے کسی کام کے بارے میں، جو اس کے ذریعہ ایکٹ ہذا کے یا اس کے تحت بنائے گئے کنھیں قواعد کی مطابقت میں کیا جانا مقصود ہو، کوئی دعویٰ تب تک دائر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ ایسے تحریری نوٹس کے، جس میں بنائے دعویٰ، مدعی کا نام، تفصیل، مقام رہائش اور مانگی گئی راحت، جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے، درج ہو، بورڈ کے دفتر میں حوالے کیے جانے یا چھوڑ دیے جانے کے ٹھیک بعد دو ماہ منقضی نہ ہو گئے ہوں اور عرضی دعوے میں یہ بھی درج ہوگا کہ ایسے نوٹس کو اس طرح حوالے کیا گیا ہے یا چھوڑ دیا گیا ہے۔

90- **عدالتوں کے ذریعہ دعووں وغیرہ کا نوٹس:** (1) وقف جائیداد کے حق یا قبضے یا متولی یا مستفید کے حق سے متعلق ہر ایک دعویٰ یا کارروائی میں، عدالت یا ٹریبونل ایسا دعویٰ یا کارروائی دائر کرنے والے فریق کے خرچ پر بورڈ کو نوٹس دے گا۔

(2) جب کبھی کوئی وقف جائیداد کسی سول عدالت کی ڈگری کی تعمیل میں یا کسی مالگذاری،

محصول ولگان یا ٹیکس کی، جو حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو واجب الادا ہے، وصولی کے لیے قابل بیع نوٹیفائی کی جاتی ہے، تب اس عدالت، کلکٹر یا دیگر شخص کے ذریعہ، جس کے حکم کے تحت بیع کی اطلاع دی جاتی ہے، بورڈ کو نوٹس دیا جائے گا۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹس نہ دیے جانے کی صورت میں، دعوی یا کارروائی میں صادر کوئی ڈگری یا حکم اس صورت میں کالعدم قرار دیا جائے گا جب بورڈ، ایسے دعوے یا کارروائی کی خود کو جانکاری ہونے کے 6 ماہ کے اندر عدالت کو اس بابت عرضی دیتا ہے۔

(4) ذیلی دفعہ (2) کے تحت نوٹس نہ دیے جانے کی صورت میں بیع کالعدم قرار دی جائے گی اگر بورڈ بیع کی خود کو جانکاری ہونے کے ایک ماہ کے اندر، اس عدالت یا دیگر اتھارٹی کو جس کے حکم کے تحت بیع کیا گیا تھا، اس بابت عرضی دیتا ہے۔

91- **ایکٹ نمبر 1 بابت 1894 کے تحت کارروائیاں:** (1) اگر حصول اراضی ایکٹ، 1894 کے تحت یا اراضی یا دیگر جائیداد کے حصول سے متعلق فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون کے تحت کارروائیوں کے دوران اور فیصلہ ہونے سے قبل اگر یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مجوزہ حصول کے تحت آنے والی جائیداد وقف جائیداد ہے تو ایسے حصول کے نوٹس کی تعمیل بورڈ پر کلکٹر کے ذریعہ کی جائے گی اور آگے کی کارروائیوں کو روک دیا جائے گا جس سے کہ بورڈ ایسے نوٹس وصول ہونے کی تاریخ سے 3 ماہ کے اندر کسی بھی وقت کارروائی کے فریق کے طور پر حاضر ہو سکے اور عذر پیش کر سکے۔

تشریح۔1: اس دفعہ کی مندرجہ بالا توضیحات میں، ان میں مصرحہ کسی دیگر قانون کی بابت، کلکٹر کے حوالے کا، اگر کلکٹر اس قانون کے تحت اراضی یا دیگر جائیداد کے حصول کے لیے قابل ادا معاوضہ یا دیگر رقم کا فیصلہ کرنے کے لیے کسی ایسے دیگر قانون کے تحت مجاز اتھارٹی نہیں ہے تو، یہ معنی لگائے جائیں گے کہ وہ ایسے دیگر قانون کے تحت ایسا فیصلہ کرنے کے لیے مجاز اتھارٹی کا حوالہ ہے۔

(2) اگر بورڈ کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ حصول کے تابع کوئی جائیداد وقف جائیداد ہے تو وہ فیصلہ دیے جانے سے قبل کسی وقت کارروائی میں فریق کے طور پر حاضر ہو کر عذر

پیش کرے گا۔

(3) جب بورڈ، ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کی توضیعات کے تحت حاضر ہوا ہو، تب حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 31 یا دفعہ 32 کے تحت یا ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ دیگر قانون کے مطابق توضیعات کے تحت کوئی حکم بورڈ کو ساعت کا موقع دیے بغیر صادر نہیں کیا جائے گا۔

(4) بورڈ کو ساعت کا کوئی موقع دیے بغیر حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 31 یا دفعہ 32 کے تحت یا ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ دیگر قانون کی مماثل توضیعات کے تحت صادر کوئی حکم اس صورت میں کالعدم قرار دیا جائے گا جب بورڈ، حکم کی خود کو جانکاری ہونے کے ایک ماہ کے اندر، اس حاکم کو، جس نے حکم صادر کیا تھا، اس بابت عرضی دیتا ہے۔

92- **بورڈ کا دعوے یا کارروائی میں فریق ہونا:** کسی وقف یا کسی وقف جائیداد کی بابت کسی دعوے یا کارروائی میں، بورڈ اس دعوے یا کارروائی کے فریق کے طور پر حاضر ہو سکے گا اور عذر پیش کر سکے گا۔

93- **متولیوں کے ذریعہ یا ان کے خلاف دعووں میں سمجھوتے کا امتناع:** وقف جائیداد کے حق یا متولی کے حقوق کی بابت کسی وقف کے متولی کے ذریعہ یا اس کے خلاف کسی عدالت میں کسی دعوے یا کارروائی میں بورڈ کی منظوری کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

94- **متولی کے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ناکام رہنے کی صورت میں بورڈ کو ٹریبونل میں عرضی دینے کا اختیار:** (1) جہاں کوئی متولی کوئی ایسا کام کرنے کے لیے ذمہ داری کے تابع ہو جو مسلم قانون کے ذریعہ مقدس، مذہبی یا خیراتی مانا گیا ہے اور وہ متولی ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے وہاں بورڈ، ٹریبونل میں ایسے حکم کے لیے عرضی دے سکے گا کہ متولی کو ہدایت دی جائے کہ وہ ایسا کام کرنے کے لیے ضروری رقم بورڈ کو یا بورڈ کے ذریعہ اس بابت مجاز کسی شخص کو ادا کرے۔

(2) جہاں کوئی متولی وقف کے تحت اس پر عائد کسی دیگر فرائض کی انجام دہی کے لیے ذمہ

داری کے تابع ہو اور وہ متولی جان بوجھ کر ایسے فرائض کی انجام دہی میں ناکام رہتا ہے، وہاں بورڈ یا وقف میں مفاد رکھنے والا کوئی شخص ٹریبونل میں عرضی دے سکے گا اور ٹریبونل اس پر ایسا حکم صادر کر سکے گا جو وہ مناسب سمجھے۔

95- **مصرحہ میعاد کے منقضی ہونے کے بعد اپیل قبول کرنے کا اپیل اتھارٹی کا اختیار:** جہاں ایکٹ ہذا کے تحت، کوئی اپیل فائل کرنے کے لیے کوئی میعاد مقرر کی گئی ہے، وہاں اگر اپیل اتھارٹی کا یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ اپیلانٹ اس مصرحہ میعاد کے اندر اپیل کرنے کے لیے معقول وجوہات سے باز رکھا گیا تھا، تو وہ اس میعاد کے منقضی ہونے کے بعد اپیل قبول کر سکے گا۔

باب-IX
متفرق

96- **اوقاف کی سیکولر سرگرمیوں کی ضابطہ بندی کا مرکزی حکومت کو اختیار:**
(۱) اوقاف کی سیکولر سرگرمیوں کی ضابطہ بندی کی غرض کے لیے مرکزی حکومت کے پاس مندرجہ ذیل اختیارات اور کارہائے منصبی ہوں گے، یعنی:

(الف) وقف انتظامیہ کے عام اصول اور پالیسیاں، جہاں تک وہ اوقاف کی سیکولر سرگرمیوں سے متعلق ہیں، مقرر کرنا؛

(ب) مرکزی وقف کونسل اور بورڈ کے کارہائے منصبی میں جہاں تک وہ اوقاف کی سیکولر سرگرمیوں سے متعلق ہیں، رابطہ قائم کرنا؛

(ج) عام طور پر اوقاف کی سرگرمیوں کے انتظام کی نظر ثانی کرنا اور ان کی بہتری کے لیے، اگر کوئی ہوں، تجویز دینا؛

(2) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اپنے اختیارات اور کارہائے منصبی کا استعمال کرنے میں مرکزی حکومت بورڈ سے کوئی میعادی یا دیگر رپورٹ طلب کر سکے گی اور بورڈ کو ایسی ہدایات جاری کر سکے گی جو وہ ٹھیک سمجھے اور بورڈ ایسی ہدایات پر عمل کرے گا۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے "سیکولر سرگرمیوں" میں سماجی، مالی، تعلیمی اور دیگر فلاحی

سرگرمیاں شامل ہیں۔

97- ریاستی حکومت کے ذریعہ ہدایات: دفعہ 96 کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعہ جاری کی گئیں ہدایات کے تابع، ریاستی حکومت، بورڈ کو، وقت بوقت ایسی عمومی یا خصوصی ہدایات دے سکے گی جو ریاستی حکومت ٹھیک سمجھے اور بورڈ اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسی ہدایات پر عمل کرے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ریاستی حکومت کوئی بھی ایسی ہدایت جاری نہیں کرے گی جس سے کسی وثیقۂ وقف یا کسی دستور یا رواج کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

98- ریاستی حکومت کے ذریعہ سالانہ رپورٹ: ریاستی حکومت، مالی سال کے اختتام کے بعد، جتنی جلد ہو سکے، ریاستی وقف بورڈ کی کارکردگی اور انصرام اور اس سال کے دوران ریاست میں اوقاف کے انتظام کی بابت ایک عام سالانہ رپورٹ تیار کروائے گی اور اسے جہاں، ریاستی قانون سازیہ کے دو ایوان ہیں وہاں ہر دو ایوانوں کے روبرو یا جہاں ایسی ریاستی قانون سازیہ کا ایک ایوان ہے، وہاں اس ایوان کے روبرو رکھوائے گی اور ایسی ہر رپورٹ ایسی فارم میں ہوگی اور اس میں وہ باتیں ہوں گی جن کی توضیع ضوابط کے ذریعہ کی جائے۔

99- بورڈ کو تحلیل کرنے کا اختیار: اگر ریاستی حکومت کی یہ رائے ہے کہ بورڈ اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت اس پر عائد فرائض کی انجام دہی کے قابل نہیں ہے یا اس کی عمل آوری میں اس نے بار بار خلاف ورزی کی ہے یا وہ اپنے اختیارات سے آگے بڑھ گیا ہے یا اس نے ان کا بے جا استعمال کیا ہے یا وہ مرکزی حکومت کے ذریعہ دفعہ 96 کے تحت یا دفعہ 97 کے تحت ریاستی حکومت کے ذریعہ جاری کی گئی کسی ہدایت پر عمل کرنے میں جان بوجھ کر اور کسی معقول وجہ کے بغیر ناکام رہا ہے یا اگر سالانہ معائنے کے بعد پیش کی گئی کسی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد ریاستی حکومت کو یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ بورڈ کے جاری رہنے سے ریاست میں اوقاف کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے، تو ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ بورڈ کو ایسی مدت کے لیے تحلیل کر سکے گی جو 6 ماہ سے زیادہ نہ ہو:

بشرطیکہ اس دفعہ کے تحت اطلاع نامہ جاری کرنے سے قبل ریاستی حکومت، بورڈ کو یہ وجہ ظاہر کرنے کے لیے معقول موقع دے گی کہ اسے تحلیل کیوں نہ کر دیا جائے اور بورڈ کی وضاحت اور اعتراضات پر، اگر کوئی ہوں، غور کرے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کے تحت ریاستی حکومت اپنے اختیارات کا تب استعمال نہیں کرے گی جب تک کہ مالی بے قاعدگی، بداطواری یا اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کا بادی النظری ثبوت نہ ہو۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت بورڈ کو تحلیل کرنے والے اطلاع نامے کی اشاعت پر۔

(الف) بورڈ کے سبھی اراکین تحلیل کی تاریخ سے ہی ایسے اراکین کی حیثیت سے اپنے عہدوں کو خالی کر دیں گے؛

(ب) ان سبھی اختیارات اور فرائض، جن کا اس ایکٹ کی توضیعات کے ذریعہ یا ان کے تحت، بورڈ کے ذریعہ یا اس کی جانب سے، حسب صورت، استعمال کیے جاسکتے ہیں یا انجام دیے جاسکتے ہیں، مدت تحلیل کے دوران، ایسے شخص یا اشخاص کے ذریعہ استعمال کیے جائیں گے یا انجام دیے جائیں گے جن کی ریاستی حکومت صراحت کرے؛ اور

(ج) بورڈ کی سبھی جائیداد حاصلہ مدت تحلیل کے دوران ریاستی حکومت کی جائیداد حاصلہ رہے گی۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت جاری کیے گئے اطلاع نامے میں مصرحہ تحلیل کی مدت منقضی ہونے پر، ریاستی حکومت۔

(الف) مدت تحلیل، وجوہات قلم بند کرتے ہوئے، مزید 6 ماہ بڑھا سکے گی اور متواتر مدت تحلیل ایک سال سے زیادہ نہیں ہوگی؛ یا

(ب) بورڈ کی ایسے طریقے میں از سر نو تشکیل کر سکے گی جیسا کہ دفعہ 14 میں توضیع کی گئی ہے۔

100- نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ: ایکٹ ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیے گئے یا کیے جانے کے لیے مقصود کسی امر کے لیے، کوئی بھی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی بورڈ یا چیف ایگزیکیٹو افسر یا سروے کمشنر کے یا اس ایکٹ کے تحت باضابطہ طور پر تقرر شدہ کسی دیگر شخص کے خلاف نہیں ہوگی۔

101- سروے کمشنر، بورڈ کے اراکین اور افسران سرکاری ملازم متصور ہوں گے:

(1) سروے کمشنر، بورڈ کے اراکین، بورڈ کا ہر افسر، ہر آڈیٹر اور ہر ایک دیگر شخص جو اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا احکام کے ذریعہ اس پر عائد کئیں فرائض کی انجام دہی کے لیے باضابطہ تقرر کیا گیا ہے، مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے کے معانی میں سرکاری ملازم متصور ہوں گے۔

(2) وقف کا ہر ایک متولی، ایسی منتظمہ کمیٹی خواہ وہ بورڈ کے ذریعہ یا کسی وقف نامے کے تحت تشکیل دی گئی ہو، ہر ایک رکن، ہر ایگزیکیٹو افسر اور وقف میں عہدہ سنبھالنے والا ہر شخص مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہوگا۔

102- بعض بورڈوں کی از سر نو تشکیل کے لیے خاص توضیع: (1) جہاں ریاستوں کی از سر نو تشکیل کی توضیع کرنے والے کسی قانون کے تحت، ریاستوں کی از سر نو تشکیل کی وجہ سے کوئی مکمل ریاست یا اس کا کوئی حصہ، جس کی بابت بورڈ ایسی از سر نو تشکیل کی تاریخ سے عین قبل کام کر رہا تھا، اس دن کسی دیگر ریاست کو منتقل کر دیا گیا ہے اور ایسی منتقلی کی وجہ سے اس ریاست کی حکومت کو جس کے کسی حصہ میں بورڈ کام کر رہا ہے یہ معلوم ہو کہ اس بورڈ کو تحلیل کر دیا جائے یا اس مکمل ریاست یا اس کے کسی حصے کے لیے اسے بین ریاستی بورڈ کے طور پر از سر نو تشکیل کیا جائے تو ریاستی حکومت ایسی تحلیل یا ایسی تشکیل نو کی ایسی اسکیم مرتب کرے گی جس میں بورڈ کے اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں کو کسی دیگر بورڈ یا ریاستی حکومت کو منتقل کرنے اور بورڈ کے ملازمین کی منتقلی یا از سر نو تقرری کرنے کے متعلق تجاویز شامل ہوں گی اور اس اسکیم کو مرکزی حکومت کو بھیجے گی۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت اسے بھیجی گئی اسکیم موصول ہونے پر مرکزی حکومت کونسل اور متعلقہ ریاستی حکومتوں سے صلاح ومشورہ کرنے کے بعد، اسکیم کی ردوبدل سمیت یا ان کے بغیر توثیق کر سکے گی اور اس طرح توثیق شدہ اسکیم ایسا حکم جاری کر کے مؤثر بنا سکے گی جو وہ ٹھیک سمجھے۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت حکم میں مندرجہ ذیل سبھی یا کئیں امور کے لیے توضیع کی جا سکے

گی، یعنی:

(الف) بورڈ کی تحلیل:

(ب) بورڈ کی کسی بھی حصے سے از سرِ نو تشکیل، جس میں جہاں ضروری ہو، نئے بورڈ کا قیام شامل ہے:

(ج) وہ علاقہ جس کی بابت از سرِ نو تشکیل شدہ یا نیا بورڈ کام کرے گا اور عمل آور ہوگا:

(د) بورڈ کے اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں کی (جن میں اس کے ذریعہ کیے گئے معاہدے کے تحت حقوق اور ذمہ داریاں شامل ہیں) کسی دیگر بورڈ یا ریاستی حکومت کو کلی یا جزوی منتقلی اور ایسے انتقال کی قیود و شرائط:

(ہ) بورڈ کی جگہ پر ایسے کسی منتقل الیہ کا رکھا جانا یا ایسے کسی منتقل الیہ کو کسی ایسی قانونی کارروائی میں فریق کے طور پر شامل کیا جانا جس میں بورڈ ایک فریق ہے اور بورڈ کے سامنے زیر التوا کسی کارروائی کا ایسے کسی منتقل الیہ کو منتقل کیا جانا:

(و) بورڈ کے کچھیں ملازمین کا ایسے کسی منتقل الیہ کو یا اس کے ذریعہ منتقلی یا از سرِ نو تقرری اور متعلقہ ریاست کی از سرِ نو تشکیل کی توضیع کرنے والے قانون کے تابع ایسے ملازمین کو ایسی منتقلی یا از سرِ نو تقرری کے بعد لاگو ملازمت کی قیود و شرائط؛ اور

(ز) ایسے ضمنی، نتیجی اور تکمیلی امور جو توثیق شدہ اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں۔

(4) جہاں کسی بورڈ کے اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں کو منتقل کرنے والا کوئی حکم اس دفعہ کے تحت دیا جاتا ہے، وہاں اس حکم کی بنیاد پر بورڈ کے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریاں منتقل الیہ کی ہو جائیں گی۔

(5) اس دفعہ کے تحت کیا گیا ہر ایک حکم سرکاری گزٹ میں شائع کیا جائے گا۔

(6) اس دفعہ کے تحت کیا گیا ہر ایک حکم، کیے جانے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایوان میں رکھا جائے گا۔

103- کسی ریاست کے حصے کے لیے بورڈ کے قیام کے لیے خاص توضیع:

(1) جہاں کسی ریاست کی از سرِ نو تشکیل کی توضیع کرنے والے کسی قانون کے ذریعہ کی

گئیں تھیں علاقائی تبدیلیوں کی وجہ سے یہ ایکٹ اس تاریخ سے جس کو وہ قانون نافذ ہوتا ہے، کسی ریاست کے کسی حصے یا حصوں پر ہی لاگو ہے لیکن اس کے بقیہ حصے میں نافذ نہیں کیا گیا ہے، وہاں اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود اس ریاستی حکومت کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ ایسے حصے یا حصوں کے لیے جن میں یہ ایکٹ نافذ ہے، ایک یا زیادہ بورڈ قائم کرے اور ایسی صورت میں، اس ایکٹ میں بورڈ کے متعلق، ''ریاست'' لفظ کے حوالے کے یہ معنی لگائے جائیں گے کہ وہ ریاست کے اس حصے کا حوالہ ہے جس کے لیے بورڈ قائم کیا گیا ہے۔

(2) جہاں ایسا کوئی بورڈ قائم کیا گیا ہے اور ریاستی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ کل ریاست کے لیے بورڈ قائم کیا جائے، وہاں ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں شائع حکم کے ذریعہ ریاست کے اس حصے کے لیے قائم بورڈ کو تحلیل کر سکے گی یا ایسے بورڈ کی از سر نو تشکیل و تنظیم کر سکے گی یا کل ریاست کے لیے نیا بورڈ قائم کر سکے گی اور تب ریاست کے اس حصے کے لیے بورڈ کے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریاں، حسب صورت، از سر نو تشکیل بورڈ یا نئے بورڈ کی ہو جائیں گے۔

ان اشخاص کے ذریعہ جو اسلام کے ماننے والے نہیں ہیں بعض اوقاف کی امداد کے لیے دی گئی یا

104- عطیہ کی گئی جائیداد پر ایکٹ کا اطلاق: ایکٹ ہذا میں درج کسی امر کے باوجود، جب کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کسی ایسے شخص کے ذریعہ جو اسلام کو ماننے والا نہیں ہے، کسی ایسے وقف کی امداد کے لیے دی گئی یا عطیہ کی گئی، جو—

(الف) کوئی مسجد، عیدگاہ، امام باڑہ، درگاہ، خانقاہ یا مقبرہ ہے؛

(ب) کوئی مسلم قبرستان ہے؛

(ج) کوئی سرائے یا مسافر خانہ ہے،

تب ایسی جائیداد اس وقف میں شامل سمجھی جائے گی اور اس کی بابت اسی طریقے سے کارروائی کی جائے گی جس سے اس وقف کے متعلق کی جاتی جس میں وہ اس طرح شامل ہے۔

104الف۔ وقف جائیداد کی بیع، ہبہ، تبادلہ، رہن یا منتقلی کی ممانعت: (1) اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون یا کسی وثیقۂ وقف میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کوئی بھی شخص کسی بھی ایسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو جو وقف جائیداد ہو، کسی دیگر شخص کو نہ تو بیچے گا، نہ اس کا ہبہ کرے گا، نہ تبادلہ کرے گا، نہ رہن رکھے گا اور نہ ہی اس کی منتقلی کرے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں محولہ بیع، ہبہ، تبادلہ، رہن یا منتقلی ابتدا سے ہی باطل ہوگی۔

104ب۔ سرکاری ایجنسیوں کے قبضے میں وقف جائیدادوں کی وقف بورڈ کو بحالی:

(1) اگر کسی وقف جائیداد پر سرکاری ایجنسیوں کا قبضہ ہے تو وہ جائیداد ٹربیونل کے حکم کی تاریخ سے 6 ماہ کی مدت کے اندر بورڈ یا متولی کو لوٹا دی جائے گی۔

(2) سرکاری ایجنسی کو، اگر جائیداد کسی غرض عامہ کے لیے درکار ہو، تو وہ ٹربیونل کے ذریعہ بازار قیمت کی بنیاد پر، حسب صورت، کرایہ یا معاوضہ کے تعین کے لیے درخواست دے سکے گی۔

105۔ پیش کیے جانے کے لیے مطلوب دستاویزوں وغیرہ کی نقول کی بابت بورڈ اور چیف ایگزیکٹیو افسر کا اختیار: فی الوقت نافذ کسی قانون میں درج کسی امر کے باوجود بورڈ چیف ایگزیکٹیو افسر کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ کسی ایسے شخص سے جس کی تحویل میں وقف سے متعلق کوئی ریکارڈ، رجسٹر، رپورٹ یا دیگر دستاویز یا کوئی ایسی غیر منقولہ جائیداد ہے یہ مطالبہ کرے کہ وہ ضروری خرچ کی ادائیگی پر ایسے کسی مطلوبہ ریکارڈ، رجسٹر، رپورٹ یا دستاویز کی نقول یا اس سے اقتباسات پیش کرے اور ہر ایک ایسا شخص جس سے ایسا مطالبہ کیا جاتا ہے، وہ بورڈ یا چیف ایگزیکٹیو افسر کو جتنا جلدی ہو سکے، مطلوبہ ریکارڈ، رجسٹر، رپورٹ یا دیگر دستاویز یا اس سے اقتباسات پیش کرے گا۔

106۔ مرکزی حکومت کو مشترکہ بورڈ تشکیل دینے کا اختیار: (1) جہاں مرکزی حکومت کا یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ—

(i) دو یا زیادہ ریاستوں میں مسلم آبادی کم ہونے کی وجہ سے؛

(ii) ایسی ریاستوں میں اوقاف کے ناکافی ذرائع کی وجہ سے؛ اور

(iii) ایسی ریاستوں میں اوقاف کی تعداد اور آمد اور مسلم آبادی کے درمیان عدم تناسب کی وجہ سے،

ریاستوں میں اوقاف اور ایسی ریاستوں میں مسلم آبادی کے مفاد میں یہ قرین مصلحت ہے کہ ایسی ریاستوں میں سے ہر ایک کے لیے علاحدہ بورڈوں کے بجائے ایک مشترکہ بورڈ بنایا جائے، وہاں وہ کونسل اور متعلقہ ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی حکومت سے صلاح ومشورہ کرنے کے بعد ایسی ریاستوں کے لیے جو وہ ٹھیک سمجھے، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ مشترکہ بورڈ قائم کر سکے گی اور اسی یا کسی مابعد اطلاع نامے کے ذریعہ ایسے مقام کی صراحت کر سکے گی جہاں ایسے مشترکہ بورڈ کا صدر دفتر واقع ہوگا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت قائم کیا گیا ہر ایک مشترکہ بورڈ، حتی الامکان، ایسے اشخاص پر مشتمل ہوگا جو دفعہ 14 کی، حسب صورت، ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (7) میں مصرحہ ہیں۔

(3) جب کبھی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی مشترکہ بورڈ قائم کیا جاتا ہے تب ــــ

(الف) وہ سبھی اختیارات جو کسی وقف نامے یا اوقاف سے متعلق فی الوقت نافذ قانون کی کسی توضیع کے تحت ریاستی حکومت میں مرکوز ہیں، مرکزی حکومت کو منتقل اور اس میں مرکوز ہوجائیں گے اور تب ایسے وقف نامے یا قانون میں ریاستی حکومت کے تئیں کسی حوالے کے یہ معنی لگائے جائیں گے کہ وہ مرکزی حکومت کے تئیں حوالہ ہے:

بشرطیکہ دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے مشترکہ بورڈ قائم کرتے وقت مرکزی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ متعلقہ ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست سے کم از کم ایک نمائندہ بورڈ کے رکن کے طور پر شامل کیا جائے؛

(ب) ایکٹ ہذا میں کسی ریاست کے تئیں حوالے کے یہ معنی ہوں گے کہ وہ ان ریاستوں میں سے، جن کے لیے مشترکہ بورڈ قائم کیا گیا ہے، ہر ایک ریاست کے تئیں حوالہ ہے؛

(ج) مرکزی حکومت، کسی ریاست میں بورڈ کو لاگو کسی قاعدے کو مضرت پہنچائے بغیر، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ مشترکہ بورڈ کے کام کرنے کے طریقے اور اس کے

کام کاج کی ضابطہ بندی کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(4) مشترکہ بورڈ ایک ایسی سند یافتہ جماعت ہوگی جس کے مقاصد ایک ہی ریاست تک محدود نہیں ہوں گے اور جس کا دائمی تسلسل ہوگا اور ایک عام مہر ہوگی اور جسے ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع، جن کی مرکزی حکومت صراحت کرے، جائیداد کی حصولی اور اسے رکھنے اور ایسی جائیداد کی منتقلی کا اختیار ہوگا اور وہ مذکورہ نام سے دعویٰ کر سکے گا یا اس کے خلاف دعویٰ کیا جا سکے گا۔

107 وقف جائیداد کی واپسی کے لیے ایکٹ نمبر 36 بابت 1963 کا اطلاق نہ ہونا:

میعاد سماعت ایکٹ، 1963 میں درج کوئی امر، وقف میں شامل منقولہ جائیداد کے قبضے یا ایسی جائیداد میں کسی مفاد کے قبضے کے لیے کسی دعوے کو لاگو نہیں ہوگا۔

108- متروکہ وقف جائیداد کے بارے میں خاص توضیعات: اس ایکٹ کی توضیعات انتظام جائیداد متروکہ ایکٹ، 1950 کی دفعہ 2 کے فقرہ (9) کے معنی میں کسی ایسی متروکہ جائیداد کو لاگو ہوں گی اور ہمیشہ لاگو ہوئی سمجھی جائیں گی، جو مندرجہ معنی کے تحت ایسی متروکہ جائیداد ہونے سے عین قبل کسی وقف میں شامل جائیداد تھی، اور خصوصی طور پر انتظام جائیداد متروکہ ایکٹ، 1950 کے تحت کسٹوڈین کی ہدایات کی تعمیل میں اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل بورڈ کو کسی ایسی جائیداد کا (خواہ کسی دستاویز کے انتقال کے ذریعہ یا کسی دیگر طریقے سے اور خواہ عام یا خصوصی اغراض کے لیے) سونپا جانا اس ایکٹ کی کسی دیگر توضیع میں درج کسی امر کے باوجود، ایسا اثر رکھے گا اور ہمیشہ اثر رکھنے والا سمجھا جائے گا گویا ایسے سونپا جانا،

(الف) ایسی جائیداد ایسے بورڈ کو انتظام جائیداد متروکہ ایکٹ، 1950 کی دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (1) کی اغراض کے لیے اسی طریقے سے اور ایسے اثر سے سونپے جانے کے لیے روبہ عمل تھا، جو ایسی جائیداد کے ٹرسٹی کو سونپے جانے کی تاریخ سے روبہ عمل ہوتا؛

(ب) ایسے بورڈ کو، تب تک کے لیے جب تک وہ ضروری سمجھے، متعلقہ وقف کا بلا واسطہ انتظام حاصل کرنے کے لیے با اختیار بنانے کے لیے تھا۔

108 الف۔ ایکٹ کا غالبانہ اثر: اس ایکٹ کی توضیحات اس ایکٹ کے سوا کسی فی الوقت نافذ قانون یا کسی دستاویز، جو کسی قانون کی بنیاد پر مؤثر ہو، میں درج ان کے نقیض کسی امر کے باوجود مؤثر ہوں گی۔

109- قواعد بنانے کا اختیار: (1) ریاستی حکومت، ایکٹ ہذا کے باب III کی اغراض سے مختلف اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ بالا توضیحات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد میں مندرجہ ذیل سبھی یا کنھیں امور کے لیے توضیع کی جا سکے گی، یعنی:

(i) دفعہ 3 کے فقرہ (1) کے تحت متولی کے طور پر مقررہ کیے جانے والے شخص کے لیے مطلوبہ اہلیتیں؛

(iالف) دیگر تفصیلات جو دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (3) کے فقرہ (و) کے تحت سروے کمشنر کی رپورٹ میں درج ہوں گی؛

(ii) دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (4) کے فقرہ (و) کے تحت کوئی دیگر امر؛

(iii) ایسی تفصیلات جو دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت شائع کردہ اوقاف کی فہرست میں درج ہوں گی؛

(iv) دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت بورڈ کے اراکین کے واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ انتخاب کا طریقہ؛

(v) دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کی ملازمت کی قیود و شرائط؛

(vi) وہ شرائط اور قیود جن کے تابع چیف ایگزیکٹیو افسر یا کوئی دیگر افسر دفعہ 29 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی سرکاری دفتر، ریکارڈ یا دستاویزوں کا معائنہ کر سکے گا؛

(viالف) وہ مدت جس کے اندر متولی یا کوئی دیگر شخص دفعہ 31 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت وقف جائیدادوں سے متعلق دستاویزات پیش کر سکے گا؛

(viب) وہ شرائط جن کے تحت سرکاری کوئی ایجنسی یا کوئی دیگر تنظیم دفعہ 31 کی ذیلی دفعہ (3) کے

تحت ریکارڈ، رجسٹر اور دیگر دستاویزات کی نقول دے سکے گی؛

(vii) وہ شرائط جن کے تابع دفعہ 38 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی ایگزیکٹیو افسر اور معاون اسٹاف کی تقرری کی جا سکے گی؛

(viii) وہ طریقہ جس سے دفعہ 39 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعہ تحقیقات کی جا سکے گی؛

(ix) وہ فارم جس میں اور وہ وقت جس کے اندر دفعہ 45 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت بورڈ کے بلاواسطہ انتظام کے تحت اوقاف کے لیے علاحدہ بجٹ تیار کیا جائے گا؛

(x) وہ وقفہ جس پر اوقاف کے حسابات کا دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کی مطابقت میں آڈٹ کیا جا سکے گا؛

(xi) ترک کیا گیا۔

(xii) وہ رہنما اصول جن کے تابع کلکٹر دفعہ 52 کے تحت اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی میں منتقل جائیداد کو واپس لے سکے گا؛

(xiii) دفعہ 54 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت جاری کیے گئے نوٹس کی تعمیل اور اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت کی جانے والی جانچ کا طریقہ؛

(xiv) وہ طریقہ جس سے دفعہ 64 یا دفعہ 71 کے تحت کوئی تحقیقات کی جا سکے گی؛

(xv) دیگر امور جو دفعہ 65 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت پیش کی گئی رپورٹ میں مصرحہ کیے جائیں؛

(xvi) دفعہ 67 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت کیے گئے حکم کو شائع کرنے کا طریقہ؛

(xvii) وہ طریقہ جس میں دفعہ 69 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت متولی سے صلاح و مشورہ کیا جا سکے گا؛

(xviii) دفعہ 69 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت کیے گئے حکم کو شائع کرنے کا طریقہ؛

(xix) کسی متولی کے ذریعہ دفعہ 72 کے تحت چندہ دینے کی شرح؛

(xx) دفعہ 77 کے تحت وقف فنڈ میں رقوم کی ادائیگی، ایسی رقوم کی سرمایہ کاری، تحویل اور تقسیم؛

(xxi) وہ فارم جس میں اور وہ مدت جس کے اندر دفعہ 78 کے تحت بورڈ کا بجٹ تیار اور پیش کیا جا سکے گا؛

(xxii) وہ مدت جس کے اندر اتھارٹی کو دفعہ 83 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت عرضی دی جا سکے گی؛

(xxii الف) چیئرمین اور اراکین، جن میں بر بنائے عہدہ تقرری والے اراکین شامل نہیں ہیں، کو دفعہ 83 کی ذیلی دفعہ (4الف) کے تحت واجب الادا تنخواہ اور بھتوں سمیت تقرری کی شرائط۔

(xxiii) وہ ضابطہ جسے دفعہ 83 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت اتھارٹی اپنائے گی؛

(xxiv) وہ فارم جس میں دفعہ 98 کے تحت سالانہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے اور وہ امور جو ایسی رپورٹ میں ہوں گے؛اور

(xxv) کوئی دیگر امر جس کی صراحت کی جانی درکار ہو یا جس کی صراحت کی جا سکے۔

110- بورڈ کو ضوابط بنانے کا اختیار: (1) بورڈ، ایکٹ ہذا کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے، ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے، ایسے ضوابط بنا سکے گا جو ایکٹ ہذا یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے متناقض نہ ہوں۔

(2) خاص طور پر اور مندرجہ بالا اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے ضوابط میں سبھی یا کنھیں امور کے لیے توضیع کی جا سکے گی، یعنی:

(الف) دفعہ 17 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت بورڈ کے اجلاس کا وقت اور مقام؛

(ب) بورڈ کے اجلاس کا ضابطہ و طریق کار؛

(ج) کمیٹیوں اور بورڈوں کی تشکیل اور ان کے کارہائے منصبی اور ایسی کمیٹیوں کے اجلاس کا طریقۂ کار؛

(د) بورڈ کے چیئرپرسن یا اراکین یا کمیٹیوں کے اراکین کو قابل ادا بھتے یا فیس؛

(ہ) دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت بورڈ کے افسران اور دیگر ملازمین کی ملازمت کی قیود اور شرائط؛

(و) وقف کے رجسٹریشن کے لیے درخواست کا فارم، اس میں دی جانے والی دیگر تفصیلات

اور دفعہ 36 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت اوقاف کے رجسٹریشن کا طریقہ اور مقام؛

(ز) دفعہ 37 کے تحت اوقاف کے رجسٹر میں ہونے والی دیگر تفصیلات؛

(ح) وہ فارم جس میں اور وہ مدت جس کے اندر دفعہ 44 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اوقاف کے بجٹ، متولیوں کے ذریعہ تیار پیش کیے جاسکیں گے اور بورڈ کے ذریعہ ان کی توثیق کی جاسکے گی۔

(ط) بورڈ کے ذریعہ دفعہ 79 کے تحت رکھی جانے والی حساب کی بہیاں اور دیگر بہیاں؛

(ی) بورڈ کی کارروائیوں اور دیگر ریکارڈوں کے معائنے کے لیے یا ان کی نقول جاری کرنے کے لیے واجب الادا فیس؛

(ک) وہ اشخاص جن کے ذریعہ بورڈ کے کسی حکم یا فیصلے کی تصدیق کی جاسکے گی؛

(ل) کوئی دیگر امر جس کی ضوابط کے ذریعہ توضیع کی گئی ہو یا کی جائے۔

(3) اس دفعہ کے تحت بنائے گئے سبھی قواعد سرکاری گزٹ میں شائع کیے جائیں گے اور شائع کیے جانے کی ایسی تاریخ سے مؤثر ہوں گے۔

111- **قواعد اور ضوابط کا ریاستی مجلس قانون ساز کے روبرو پیش کیا جانا:** دفعہ 109 کے تحت بنایا گیا ہر ایک قاعدہ اور دفعہ 110 کے تحت بنایا گیا ہر ایک ضابطہ، بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، ریاستی مجلس قانون ساز کے روبرو رکھا جائے گا۔

112- **منسوخی اور مستثنیات:** (1) وقف ایکٹ، 1954 اور وقف (ترمیم) ایکٹ، 1984 ذریعہ ہذا منسوخ کیے جاتے ہیں؛

(2) ایسی ترمیم کے باوجود مندرجہ بالا ایکٹوں کے تحت کیا گیا کوئی امر یا کارروائی ایکٹ ہذا کی مماثل توضیعات کے تحت کی گئی سمجھی جائے گی۔

(3) اگر ایکٹ ہذا کے نفاذ سے عین قبل، کسی ریاست میں، کوئی ایسا قانون جو اس ایکٹ کے مماثل، نافذ العمل ہے تو مماثل قانون منسوخ ہو جائے گا:

بشرطیکہ ایسی منسوخی اس مماثل قانون سے ماقبل نفاذ کو متاثر نہیں کرے گی اور اس کے تابع اس مماثل قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت عطا کیے گئے کسی اختیار کا استعمال کرتے

ہوئے کیا گیا کوئی امر یا کارروائی اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت عطا کیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کی گئی بھی جائے گی گویا ایکٹ ہذا اس دن نافذ ہوا تھا جس دن ایسا امر یا کارروائی کی گئی ہو۔

113- **مشکلات رفع کرنے کا اختیار:**(1) اگر ایکٹ ہذا کی توضیعات کو روبہ عمل لانے میں کوئی دشواری پیدا ہو جائے تو مرکزی حکومت ایسے حکم کے ذریعہ، جو اس ایکٹ کی توضیعات کے نقیض نہ ہو، اس مشکل کو رفع کر سکے گی:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم، اس ایکٹ کے نفاذ سے دو سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد صادر نہیں کیا جائے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت کیا گیا حکم، کیے جانے کے بعد جتنا جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو رکھا جائے گا۔

جموں وکشمیر وقف ایکٹ، 2001

باب-I

ابتدائیہ

-1 مختصر نام، وسعت اور نفاذ: (1) اس ایکٹ کا مختصر نام جموں وکشمیر وقف ایکٹ، 2001 ہے۔

(2) یہ ایکٹ، پوری جموں وکشمیر ریاست پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) یہ سرکاری گزٹ میں اشاعت کی تاریخ سے نافذ ہوگا۔

-2 ایکٹ کا اطلاق: (الف) جب تک ایکٹ ہذا کے تحت واضح توضیع نہ کی جائے، اس ایکٹ کا اطلاق سبھی اوقاف پر ہوگا خواہ وہ ایکٹ ہذا کے نفاذ سے قبل یا بعد میں وجود میں آئے ہوں؛

لیکن ایکٹ ہذا کے کسی امر کا اطلاق شیعہ اوقاف پر نہیں ہوگا۔

(ب) اس ایکٹ کی توضیعات کا جموں وکشمیر تارکین وطن (انتظام جائیداد) ایکٹ،

سموت2006 کی دفعہ 2 کے فقرہ (د) کے معنی میں کسی بھی متروکہ جائیداد اور ایسی جائیداد پر، جسے اس ایکٹ کے نفاذ سے ٹھیک قبل یا اس سے قبل اوقاف کولاگو کسی ایکٹ کے معنی میں متروکہ جائیداد کا درجہ حاصل ہو گیا تھا، اطلاق ہوگا اور ان پر قابض افراد خواہ وہ کسٹوڈین کے حکم کے تحت قابض ہوں یا دیگر طور پر تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے ذریعہ مطالبہ کیے جانے پر ایسی جائیداد اسے لوٹا دیں گے۔

3۔ **تعریفات:** ایکٹ ہذا میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو:

(الف) ''ایکٹ'' سے جموں وکشمیر وقف ایکٹ، 2001 مراد ہے؛

(ب) ''حاکم اپیل'' سے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت قائم کی گئی ریاستی وقف کونسل کا چیئرپرسن مراد ہے؛

(ج) ''مستفید'' سے ایسا شخص یا غرض مراد ہے جس کے مفاد کے لیے وقف قائم کیا گیا ہے اور اس میں مذہبی، مقدس اور خیراتی اغراض و مسلم قانون یا روایت / معمول (Usage) کی رو سے تسلیم شدہ مفاد عامہ کی دیگر اغراض شامل ہیں؛

(د) ''کونسل'' سے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت قائم کی گئی ریاستی وقف کونسل مراد ہے؛

(ہ) ''مداخلت'' (Encroachment) میں شامل ہیں کوئی ایسا فعل جس سے جائیداد کی پائیداری یا تحفظ پر منفی اثر پڑتا ہو یا جس سے اس کی قدر و قیمت میں کمی آتی ہو یا جس سے کسی آسائش یا توارث میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو یا حکام سے ماقبل اجازت لیے بغیر اس کے کسی اہم حصے میں کوئی اضافہ یا اس کی بیسمنٹ (تہ خانہ) یا سیلر (زیرزمین) کھدائی؛

(و) ''فہرست اوقاف'' سے دفعہ 6 کے تحت شائع کی گئی فہرست اوقاف مراد ہے؛

(ز) ''منیجر'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جسے حاکم مجاز نے اس ایکٹ کے تحت وقف کے منیجر کی حیثیت سے اس غرض سے مقرر کیا ہو کہ وہ اس ایکٹ کی توضیعات اور اسلامی اصولوں کے مطابق وقف کا انتظام وانصرام کرے گا اور اس کی دیکھ بھال کرے گا۔

تشریح: اس ایکٹ کے نفاذ کے ساتھ ہی کوئی بھی شخص یا اشخاص پر مشتمل جماعت جسے زبانی یا ایسی کسی دستاویز یا وثیقے کے تحت متولی، سجادہ نشین، مجاور، مہتمم یا اسی طرح کا کوئی عہدے دار

مقرر کیا گیا ہو جس کے ذریعہ وقف قائم کیا گیا ہے، اپنے اپنے عہدے پر قائم نہیں رہے گا/رہیں گے اور اسے/انھیں اوقاف کے کسی بھی طرح کے انتظام وانصرام کی بابت تب تک کوئی حق حاصل نہیں ہوگا جب تک کہ اس ایکٹ کے تحت ان کی تقرری نہ ہوئی ہو۔

(ح) ''مقررہ'' سے ایکٹ کی دفعہ 89 کے تحت وضع کیے گئے قواعد کے ذریعہ مقررہ مراد ہے؛

(ط) ''ضوابط'' سے ایکٹ کی دفعہ 91 کے تحت وضع کیے گئے ضوابط مراد ہیں؛

(ی) ''ریاستی وقف فنڈ'' سے دفعہ 64 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت تشکیل دیا گیا فنڈ مراد ہے؛

(ک) ''تحصیل کمیٹی'' سے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت تشکیل کی گئی تحصیل کمیٹی مراد ہے؛

(ل) ''وقف'' کسی شخص کے ذریعہ مسلم قانون یا روایت/معمول کی رو سے مقدس یا خیراتی طور پر تسلیم شدہ غرض کے لیے کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا مستقل طور پر نذر کردینا مراد ہے اور اس میں شامل ہیں،۔

(i) استعمال کے باعث وقف، جیسے مسجد، عیدگاہ، درگاہ، خانقاہ، مقبرہ، قبرستان، قبر، روضہ، تکیہ، سرائے، یتیم خانہ، مدرسہ، اسکول، اسلامیہ کالج، یونیورسٹی اور شفاخانہ، اور

(ii) کوئی وقف علی الاولاد۔

(الف) اپنے خاندان، بچوں یا اولاد کے مکمل یا جزوی طور پر اخراجات برداشت کرنے کے لیے؛ یا

(ب) نذر کی گئی جائیداد کے کرایے اور منافع میں سے وقف کا رکھ رکھاؤ یا اپنے قرضہ جات کی ادائیگی؛

بشرطیکہ ایسے معاملات میں اصل فائدہ، خواہ ایسا واضح کیا گیا ہو یا معنوی طور پر ایسا مقصود ہو، غریبوں کو پہنچنا چاہیے یا مسلم قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ کسی مذہبی، خیری یا خیراتی ایسی غرض کو جو مستقل نوعیت کی ہو؛

(iii) متذکرہ بالا اغراض میں سے کسی کے لیے حکومت یا کسی شخص یا حاکم کے ذریعہ دیا گیا کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا کوئی عطیہ، وقف یا نذرانہ۔

(م) ''وقف نامہ'' سے ایسا وثیقہ یا دستاویز مراد ہے جس سے کوئی وقف قائم کیا گیا ہے اور اس

میں ایسا مابعد وثیقہ یا دستاویز شامل ہے جس کے ذریعہ اصل نذرانے کی کسی شرط میں تبدیلی کی گئی ہو؛

(ن) "وقف جائیداد/ احاطہ (Premises)" سے مراد ہے اور اس میں شامل ہے کوئی جائیداد جو۔

(i) مسلم قانون یا روایت / معمول کی رو سے تسلیم شدہ مذہبی، خیری یا خیراتی اغراض کے لیے نذر کی گئی ہو؛ یا

(ii) مسجد، عیدگاہ، خانقاہ، درگاہ، قبرستان، امام باڑہ، روضہ، تکیہ، سرائے، مقبرہ، یتیم خانہ، مدرسہ، اسلامیہ اسکول، اسلامیہ کالج، یونیورسٹی، شفاخانہ یا کسی دیگر مذہبی ادارے سے منسلک ہو؛ یا

(iii) جسے اس ایکٹ کی توضیحات کے تحت یا کسی روایت یا معمول کی رو سے یا فی الوقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ وقف جائیداد قرار دیا گیا ہو۔

(س) وقف جائیداد کی نسبت سے "ناجائز قبضہ" سے مراد ہے اور اس میں شامل ہے وقف جائیداد کا کسی شخص کے ذریعہ استعمال جو۔

(i) بغیر کسی اختیار کے کیا گیا ہو اور اس میں شامل ہے وقف جائیداد پر کسی شخص کا اختیار (خواہ ایسا پٹہ، رہن نامہ یا کسی دیگر انتقال کی صورت میں ہو یا دیگر طور پر) جو اسے ایسی جائیداد پر قبضہ رکھنے کی اجازت دیتا ہو، مدت ختم ہونے یا دیگر کسی وجہ سے باقی نہ رہا ہو قبضے پر بنا رہنا؛ یا

(ii) ایکٹ کی توضیحات کی خلاف ورزی کی صورت میں۔

باب-II
اوقاف کا سروے

4- **اوقاف کا ابتدائی سروے:** (۱) حکومت، کسی ایسے علاقے میں جس میں یہ ایکٹ نافذ ہے سروے کرنے کی غرض سے، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ، ریاست کے لیے ایک یا ایک سے زیادہ افسران خصوصی، جتنے وہ ضروری سمجھے، مقرر

کر سکے گی۔

(2) حکومت، ایسی تقرری کو وجوہات قلم بند کرتے ہوئے کسی بھی وقت ختم کر سکے گی۔

(3) افسر خصوصی، ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جیسا وہ ضروری سمجھے، اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے گا جس میں حسب ذیل تفصیلات درج ہوں گی، یعنی:۔

(الف) علاقے میں اوقاف کی تعداد؛

(ب) ہر ایک وقف کی نوعیت اور اغراض؛

(ج) ہر ایک وقف میں شامل جائیداد کی مجموعی آمدنی؛

(د) ہر وقف کی ایسی جائیداد کی بابت قابل ادا مالگزاری، ابواب، محصول اور ٹیکس اور منیجر کی تنخواہ یا دیگر مشاہرہ کی رقم؛ اور

(ہ) آمدنی وصول کرنے میں ہوئے اخراجات اور ہر ایک وقف کے منیجر کی تنخواہ یا دیگر مشاہرہ؛ اور

(و) ہر ایک وقف سے متعلق ایسی دیگر تفصیلات جیسا کہ صراحت کی جائے۔

(4) افسر خصوصی کو، تحقیقات کرتے وقت وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو کسی دیوانی عدالت کو حسب ذیل معاملات میں مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت حاصل ہوتے ہیں، یعنی:۔

(الف) کسی گواہ کو طلب کرنا اور اس کا بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور اسے پیش کرنے کا حکم دینا؛

(ج) کسی عدالت یا دفتر سے سرکاری ریکارڈ طلب کرنا؛

(د) کسی گواہ کا بیان لینے یا حسابات کا معائنہ کرنے کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(ہ) کوئی مقامی معائنہ یا مقامی تفتیش کرنا؛

(و) ایسے دیگر معاملات جن کی صراحت کی جائے۔

(5) اگر تحقیقات کے دوران یہ تنازعہ پیدا ہو جائے کہ ایکٹ کے معانی میں کسی مخصوص وقف کی نوعیت کیا ہے، اور اس کی کیفیت کی بابت وقف سے متعلق وثیقے میں واضح اشارے

ہیں، تو تنازعہ کا فیصلہ ایسے دستاویز کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

5- **افسر خصوصی کا فیصلہ:** (1) افسر خصوصی کا اس بابت فیصلہ کہ کوئی مخصوص جائیداد وقف جائیداد ہے کہ نہیں حاکم اپیل کے ذریعہ کیے گئے حکم کے تابع، حتمی ہوگا؛

(2) افسر خصوصی کے حکم سے متاثر شخص حکم کی تاریخ سے 30 دن کے اندر حاکم اپیل کے روبرو اپیل کر سکے گا اور اس کے بعد کوئی اپیل نہیں کی جا سکے گی؛

(3) فی الوقت نافذ کسی قانون کے ہوتے ہوئے بھی اور اس ایکٹ میں دیگر طور پر توضیعات کے باوجود کسی بھی سول عدالت کو ایسے کسی بھی سوال یا معاملے کو نمٹانے، اس کا فیصلہ کرنے یا اس کے بارے میں کوئی کارروائی کرنے کا اختیار نہیں ہوگا اور جسے نمٹانے، فیصلہ کرنے یا اس کی بابت کارروائی کرنے کا اختیار اس ایکٹ کے ذریعہ افسر خصوصی کو دیا گیا ہے۔

6- **اوقاف کی فہرست شائع کرنا:** (1) دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت رپورٹ موصول ہونے پر حکومت متعلقہ تحصیل کمیٹی سے مشورے کے بعد اسے سرکاری گزٹ میں یا متعلقہ علاقے میں مقبول عام مقامی اخبارات میں شائع کرائے گی؛

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت شائع کی گئی فہرست تب تک حتمی و قطعی مانی جائے گی جب تک کہ اپیل کیے جانے پر حاکم اپیل کے فیصلے کے مطابق اس میں ترمیم نہ کر دی جائے۔

باب-III
ریاستی وقف کونسل

7- **ریاستی وقف کونسل کی قائمی اور تشکیل:** (1) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ ایک کونسل قائم کر سکے گی جو ریاستی وقف کونسل کے نام سے موسوم ہوگی۔

(2) کونسل مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوگی۔

(i) جج اور اوقاف کا انچارج وزیر جو بہ اعتبار عہدہ کونسل کا چیئرپرسن ہوگا؛

(ii) ریاستی بار کونسل/ایسوسی ایشن کے دو شہرت یافتہ سینئر ایڈووکیٹ جنھیں ریاستی حکومت نامزد

کرے گی؛

(iii) ریاستی حکومت کے ذریعہ نامزد ریاست کا کوئی ایک پارلیمانی رکن؛

(iv) ریاستی قانون ساز اسمبلی کے تین اراکین اور ریاستی قانون ساز کونسل کے دو اراکین جن کا انتخاب متعلقہ ایوانوں کے فی الوقت مسلم ارکان کریں گے؛

(v) حکومت کے ذریعہ نامزد مسلم قانون کے دو اہم اسکالر؛

(vi) انتظامی اور مالیاتی امور کے ماہر دو شہرت یافتہ افراد جنھیں ریاستی حکومت نامزد کرے گی؛

(vii) مختلف مسلم مسلکوں/ تنظیموں کی نمائندگی کرنے کے لیے حکومت کے ذریعہ نامزد چار افراد؛ اور

(viii) ریاستی حکومت کا جج اور اوقاف کا انچارج سکریٹری جو بہ اعتبار عہدہ کونسل کا سکریٹری ہوگا۔

(2) کونسل تمام افعال اور اختیارات کے استعمال کی بابت اور اس کی تشکیل کی اغراض کے لیے تمام فرائض انجام دینے والی دائمی تسلسل اور عام مہر والی ایک سند یافتہ جماعت ہوگی اور وہ مذکورہ نام سے دعویٰ کر سکے گی یا اس پر دعویٰ کیا جا سکے گا۔

8- میعاد عہدہ: کونسل کے اراکین، حسب صورت، اپنے انتخاب یا نامزدگی کی تاریخ سے 5 سال کی مدت تک اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے؛

مگر شرط یہ ہے کہ اپنی مدت ختم ہونے کے باوجود بھی کوئی رکن اپنے جانشین کی تقرری تک یا 6 ماہ کی مدت تک، جو بھی پہلے ہو، عہدہ پر قائم رہے گا اور دوبارہ منتخب ہونے/ نامزدگی کا اہل ہوگا؛

مگر مزید شرط یہ ہے کہ رکن کی حیثیت سے منتخب/ مقرر کیا گیا کوئی بھی شخص، ماسوائے کونسل کے بہ اعتبار عہدہ اراکین کے، مسلسل 10 سال سے زیادہ عہدہ پر نہیں رہے گا؛

لیکن دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ جات (iii) اور (iv) میں مصرحہ کونسل کے کسی رکن کی میعاد عہدہ اس کے پارلیمانی رکن یا ریاستی قانون ساز اسمبلی/ قانون ساز کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کی رکنیت ختم ہونے کے ساتھ ساتھ ختم ہو جائے گی۔

9- کونسل کا دائرۂ کار: (1) اوقاف اور اوقاف فنڈ کا انتظام، انصرام، اہتمام اور نگرانی کا کام کونسل کرے گی؛

(2) کونسل کو قانونی طور پر اس بات کا حق ہوگا کہ وہ ریاست میں اوقاف کے بہتر انتظام کو یقینی بنانے کے لیے ریاست میں اپنے انتظامی ڈھانچے کو نئی شکل دے سکے۔

10- **کونسل کا رکن مقرر کیے جانے یا رکن بنے رہنے کے لیے نااہلیتیں:** کوئی شخص کونسل کا رکن منتخب کیے جانے/مقرر کیے جانے/نامزد کیے جانے یا عہدہ پر بنے رہنے کے لیے نااہل ہوگا؛ اگر۔۔۔

(الف) وہ مسلمان نہیں ہے؛

(ب) اس شخص کے بارے میں یہ پایا جاتا ہے کہ وہ فاتر العقل ہے؛

(ج) وہ بے ادادیوالیہ ہے؛

(د) وہ کسی ایسے جرم کے لیے مجرم قرار دیا گیا ہے جس میں اخلاقی گراوٹ شامل ہے؛

(ہ) اس کی عمر اکیس سال سے کم ہے؛ یا

(و) اس کا وقف یا وقف جائیداد میں بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی مالی مفاد ہے۔

11- **کونسل کے کار ہائے منصبی:** کونسل کے اختیارات کی عمومیت پر کوئی منفی اثر ڈالے بغیر کونسل مندرجہ ذیل کار ہائے منصبی انجام دے گی؛۔۔۔

(الف) ہر وقف کی ابتدا، آمدنی، غرض اور مستفدین کی بابت جانکاری کا ریکارڈ رکھنا؛

(ب) اس بات کو یقینی بنانا کہ وقف کی آمدنی اور دیگر جائیداد کا استعمال ان اغراض و مقاصد کے لیے کیا جائے جن کے لیے وقف بنایا گیا تھا یا جس مقصد کے لیے بنانے کا ارادہ کیا گیا تھا؛

(ج) اوقاف کی بابت ہدایات دینا؛

(د) مندرجہ ذیل کی بابت ہدایات دینا۔

(i) وقف کی فاضل آمدنی کو وقف کی اغراض کے مطابق خرچ کرنا؛

(ii) اگر وقف کی اغراض، کسی تحریری دستاویز میں واضح نہیں ہیں تو وقف کی آمدنی کو کس طرح استعمال کیا جائے؛

(ہ) اس بات کو یقینی بنانا کہ اوقاف کا باقاعدہ رکھ رکھاؤ ہو اور ان کا انتظام اس ایکٹ کی توضیحات اور اوقاف کے اغراض کے مطابق کیا جائے؛

(و) اوقاف کے انتظام وانصرام کے لیے اسکیمیں تیار کرنا؛

(ز) اپنا بجٹ اور اپنے اختیارات کی حدود میں آنے والے تمام اوقاف کے بجٹ تیار کرنا؛

(ح) ایکٹ کی توضیحات کے مطابق منیجروں کی تقرری اور انھیں ہٹائے جانے اور ان کی شرائط ملازمت کی بابت ضوابط تیار کرنا؛

(ط) اوقاف کی ایسی جائیدادوں کی بازیابی کے لیے اقدام کرنا جن پر ناجائز قبضہ ہو یا جن پر ایسے افراد کا قبضہ ہو جو پٹے کے ختم ہونے کے باعث یا پٹے کی مدت ختم ہونے کے بعد یا اس کے متنازعہ ہونے کی صورت میں اس پر ناجائز طور پر قابض ہیں اور اسے ایکٹ کی توضیحات کے تحت استعمال میں لانا؛

(ی) عدالت یا اوقاف سے متعلق دیگر کسی حاکم یا ٹربیونل کے روبرو مقدمات داخل کرنا اور اس طرح کے مقدمات اور کارروائیوں میں دفاع کرنا؛

(ک) اوقاف سے متعلق جائیدادوں کے پٹے منظور کرنا؛

(ل) منیجروں سے وقف جائیداد کی بابت وقتاً فوقتاً ایسے گوشوارے، اعداد و شمار، حساب کتاب یا جانکاری طلب کرنا جو وہ مناسب سمجھے؛

(م) وقف جائیدادوں اور ان سے متعلق حساب کتاب یا دستاویزات اور دستاویزات کا معائنہ کرنا یا کروانا؛

(ن) اوقاف اور وقف جائیداد کی نوعیت اور وسعت کی تحقیق و تعین کرنا اور جہاں ضرورت ہو وقف جائیدادوں کا سروے کرانا؛ اور

(ص) ایسے تمام کام کرنا جو اوقاف کے رکھ رکھاؤ اور انتظام کے لیے ضروری ہوں۔

12- کونسل کے فنڈ: ہر وقف کے تمام نذرانوں کو، خواہ وہ نقد ہوں یا جنس میں ہوں یا زیورات کی شکل میں ہوں یا دیگر کسی اور شکل میں یا چندے کی صورت میں، ہر ماہ باقاعدہ رسید لے کر تحصیل کمیٹی یا تحصیل کمیٹی کے بینک کھاتے میں اس کی ہدایات کے مطابق جمع کرائے جائیں گے اور ان سے مل کر ہی کونسل کے فنڈ وجود میں آئیں گے۔

13- کونسل کی کمیٹی: (1) کونسل جب بھی ضروری سمجھے عام اغراض کے لیے یا کسی مخصوص

غرض کے لیے یا کسی مخصوص علاقے یا علاقوں کے لیے وقف کی نگرانی کے لیے کمیٹیاں بنا سکے گی؛

(2) ایسی کمیٹیوں کی تشکیل، کارہائے منصبی اور فرائض یا مدت کار وہ ہوگی جو وقتاً فوقتاً کونسل متعین کرے؛

مگر شرط یہ ہے کہ کمیٹی کے اراکین کے لیے کونسل کا رکن ہونا ضروری نہیں ہوگا۔

14- کونسل کے افسران: (1) اس ایکٹ کی دیگر توضیحات کے تابع، کونسل کے افسران مندرجہ ذیل ہوں گے، یعنی:-

(i) چیئرپرسن؛

(ii) کونسل کا سکریٹری؛

(iii) ایسے دیگر افسران جنھیں ضوابط کے ذریعہ کونسل کے افسران قرار دیا جائے۔

(2) افسران (ماسوائے افسران بہ اعتبار عہدہ) اور تمام ملازموں کی میعاد عہدہ اور شرائط ملازمت وہ ہوں گی جو ضوابط میں دی گئی ہے۔

15- چیئرپرسن کے اختیارات اور فرائض منصبی: (1) چیئرپرسن کونسل کا سربراہ ہوگا اور وہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے ضوابط پر مکمل طور پر عمل کیا جائے اور اسے ایسا کرنے کے لیے ضروری اختیارات حاصل ہوں گے؛

(2) چیئرپرسن کسی بھی وقت اور تین ماہ میں کم از کم ایک بار کونسل کے ارکان کی مکمل تعداد میں سے کم از کم تہائی ارکان کے ذریعہ دستخط شدہ عرضداشت وصول ہونے پر کونسل کے روبرو فیصلہ کے لیے لائے جانے والے امور کی تفصیل دیتے ہوئے مصرحہ طریقے سے کونسل کا اجلاس بلائے گا۔ اجلاس کے انعقاد کے لیے کورم موجودہ اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا؛

(3) چیئرپرسن کو اس بات کا اختیار حاصل ہوگا کہ وہ پہلے کیے گئے کسی فیصلے یا فیصلوں پر نظرثانی کر سکے۔

16- اراکین کا استعفیٰ: کوئی بھی رکن کونسل کے چیئرپرسن کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی دستخطی تحریر دے کر عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا اور وہ استعفیٰ منظور ہو جانے کے بعد کونسل کا

رکن نہیں رہے گا۔

17- **اراکین کو ہٹایا جانا:** کونسل کا چیئر پرسن سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ کونسل کے کسی بھی رکن کو ہٹا سکے گا اگر وہ:—

(الف) کسی ایسی نااہلیت کا شکار ہو گیا ہے جس کی دفعہ 10 میں صراحت کی گئی ہے، یا؛

(ب) کوئی بھی ایسا کام کرنے سے انکار کرتا ہے یا کام کرنے کے قابل نہیں رہا ہے یا اس طرح کا کوئی کام کرتا ہے جس کے بارے میں کونسل یہ سمجھتی ہے کہ اس سے وقف کے مفادات پر منفی اثر پڑے گا، لیکن اسے ہٹایا جانے سے پہلے سماعت کا موقعہ دیا جائے، یا؛

(ج) بغیر معقول وجوہات کے کونسل کے تین اجلاسوں میں مسلسل غیر حاضر رہتا ہے۔

18- **خالی جگہ کا بھرا جانا:** اگر کسی رکن کو ہٹایا جانے، استعفیٰ، انتقال یا دیگر کسی وجہ سے رکن کی نشست خالی ہو جاتی ہے تو اس کی جگہ نئے ممبر کا تقرر کیا جائے گا اور ایسا رکن تب تک اس عہدے پر قائم رہے گا جب تک کہ وہ رکن جس کی جگہ اسے بنایا گیا ہے اس عہدے پر قائم رہنے کا حقدار ہوتا ہے، اگر یہ جگہ اس طرح خالی نہ ہوئی ہوتی۔

19- **ارکان کی خالی نشستوں یا تشکیل میں کسی طرح کی کمی کے باعث کونسل کے کسی فعل یا کارروائیوں کا غیر مؤثر نہ ہونا:** ارکان کی خالی نشستوں یا تشکیل میں کسی طرح کی کمی کے باعث کونسل کا کوئی فعل یا کارروائیاں غیر مؤثر نہیں ہوں گی۔

باب-IV
وقف کمیٹی

20- **وقف کمیٹی اور اس کی سند یافتگی:** (1) ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ اس ایکٹ کی اغراض کے لیے ہر تحصیل میں ایک یا ایک سے زیادہ کمیٹیاں قائم کر سکے گی؛

مگر شرط یہ ہے کہ کسی بھی علاقے یا کسی علاقے میں ایک یا ایک سے زیادہ اوقاف کے لیے اس ایکٹ کے آغاز سے ٹھیک قبل فی الوقت نافذ کسی قانون کے تحت قائم کی گئی کوئی کمیٹی اسی حیثیت سے اس علاقے میں تب تک سرگرم عمل رہے گی جب تک کہ تحصیل کے لیے نئی کمیٹی تشکیل

نہیں کی جاتی ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ حکومت اس ایکٹ کے تحت تحصیل کمیٹی کسی بھی وقت تشکیل دینے سے قبل بھی کسی بھی وقت ماقبل فقرۂ شرطیہ میں محولہ کمیٹی کو منسوخ کر سکے گی اور ایسا کیے جانے پر:—

(الف) اس طرح منسوخ کی گئی کمیٹی کے تمام اختیارات اور فرائض نئی تحصیل کمیٹی تشکیل ہونے تک ایسے شخص کے ذریعہ، حسب صورت، استعمال کیے جائیں گے یا انجام دیے جائیں گے، جسے حکومت اس ضمن میں تقرر کرے اور اس طرح مقرر شخص کو تحصیل کمیٹی کا ایڈمنسٹریٹر کہا جائے گا؛

(ب) نئی کمیٹی تشکیل ہونے تک کمیٹی کے انتظام کے تحت تمام جائیدادوں کا انتظام ایڈمنسٹریٹر کے ذریعہ کیا جائے؛

مگر شرط یہ بھی ہے کہ اگر ایکٹ کے آغاز کی تاریخ پر کسی وقف کی بابت کوئی کمیٹی یا ایڈمنسٹریٹر نہیں ہے تو حکومت کسی شخص کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکے گی اور وہ مذکورہ وقف کی بابت تحصیل کمیٹی کے تمام اختیارات استعمال کر سکے گا اور فرائض انجام دے گا اور اس قسم کی تقرری ماقبل فقرۂ شرطیہ کے فقرہ (الف) کے تابع ہوگی۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (الف) کے تحت مقرر کیے گئے ایڈمنسٹریٹر کو حکومت کسی بھی وقت ہٹا سکے گی اور اس کی جگہ نیا ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکے گی۔

(3) ذیلی دفعہ (1) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، اگر اس ایکٹ کے آغاز سے قبل کسی وقف کو کسی علاقے میں اس اوقاف کے تعلق سے کوئی وثیقۂ ٹرسٹ لاگو ہوتا ہے یا اس کے مطابق اس کا انتظام وانصرام کیا جاتا ہے تو ہر وقف کی مجلس منتظمہ کو، خواہ اس کا کوئی بھی نام ہو، اس ایکٹ کی اغراض کے لیے ایسے وقف کے لیے تحصیل وقف کمیٹی سمجھا جائے گا۔

(4) اس ایکٹ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، تحصیل کمیٹی کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی بھی وقف کو All Jammu & Kashmir Muslim Auqaf Trust سے ملحق کر سکے۔

(5) تحصیل کمیٹی ایک دائمی تسلسل اور عام مہر والی ایک سند یافتہ جماعت ہوگی اور اسے فی الوقت نافذ کسی بھی قانون میں کوئی متضاد بات ہوتے ہوئے بھی جائیداد کے حصول اور اس پر قبضہ رکھنے کا اختیار حاصل ہوگا اور وہ مذکورہ نام سے دعویٰ کر سکے گی یا اس پر دعویٰ کیا جا سکے گا۔

-21 تحصیل کمیٹی کی تشکیل: (1) دفعہ 19 کی ذیلی دفعہ (3) کی توضیعات کے تابع، تحصیل کمیٹی 9 ارکان پر مشتمل ہوگی جنھیں حکومت اس ایکٹ اور اس کے تحت وضع کیے گئے قواعد کے مطابق نامزد کرے گی؛

(2) تحصیل کمیٹی کے لیے ارکان کی نامزدگی درج ذیل اداروں کے اس تحصیل سے، جس کے لیے کمیٹی تشکیل کی جاتی ہے، منتخب مسلم ارکان میں سے حکومت کے ذریعہ مصرحہ طریقے سے کی جائے گی:—

(i) میونسپل کونسل؛

(ii) نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی؛

(iii) ٹاؤن ایریا کمیٹی؛

(iv) پنچایت؛ اور

(v) ریاستی مقننہ

(3) تحصیل کمیٹی کے لیے نامزد ارکان کے ناموں کو سرکاری گزٹ میں نوٹیفائی کیا جائے گا۔

(4) ہر تحصیل کمیٹی کا ایک چیئر مین اور ایک نائب چیئر مین ہوگا جنھیں ارکان اپنے میں سے منتخب کریں گے۔

-22 میعاد عہدہ: تحصیل کمیٹی کا ہر رکن پانچ سال تک اپنے عہدہ پر قائم رہے گا اور کسی رکن کی میعاد عہدہ کا تعین کرنے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 8 کی توضیعات کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

-23 ٹرسٹ کو توضیعات کا لاگو نہ ہونا: (1) اس ایکٹ کی دفعات 3، 7، 19، 20، 21، 26، 27، 28، 30، 31 اور 73 کا اطلاق ذیلی دفعہ (2) میں محولہ کسی وقف کی کمیٹی یا مجلس

منتظمہ پر نہ ہوگا۔

(2) ارکان کے عہدہ کی میعاد اور شرائط، انتخاب، نامزدگی، تقرری یا ہٹائے جانے کا طریقہ اور کمیٹی یا کسی مجلس منتظمہ کے اراکین کے کارہائے منصبی یا کسی وقف کے اغراض کو حاصل کرنے کا طریقہ اس ایکٹ میں کسی متضاد بات کے ہوتے ہوئے بھی اس وثیقہ ٹرسٹ کی توضیعات اور/یا قواعد اور دستور العمل، اگر کوئی ہو، کے مطابق منضبط کیا جائے گا۔

24- نااہلیتیں: کوئی شخص تحصیل کمیٹی کا رکن نامزد کیے جانے یا عہدے پر بنے رہنے کے لیے نااہل ہوگا، اگر۔۔۔

(الف) وہ مسلمان نہیں ہے؛

(ب) اس کی عمر 21 سال سے کم ہے؛

(ج) اس شخص کے بارے میں پایا جاتا ہے کہ وہ فاتر العقل ہے؛

(د) وہ بے او اد یوالیہ ہے؛

(ہ) اگر اسے بد انتظامی، غبن، فنڈ کے تصرف بے جا یا دیگر غلط برتاؤ کی وجہ سے پہلے بھی رکن کے عہدہ سے ہٹایا گیا ہے یا کسی مجاز عدالت کے حکم کے ذریعہ کسی بھی پوزیشن سے ہٹایا گیا ہے؛

(و) وہ کسی ایسے جرم کے لیے مجرم قرار دیا گیا ہے جس میں اخلاقی گراوٹ شامل ہے؛

(ح) اس کا وقف یا وقف جائیداد میں بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی مالی مفاد ہے۔

25- تحصیل کمیٹی کا اجلاس: (1) تحصیل کمیٹی اپنے کام کاج کے لیے کسی بھی وقت اور کسی بھی مقام پر، جس کا وہ تعین کرے، اپنا اجلاس کر سکے گی؛

مگر شرط یہ ہے کہ کمیٹی کا مہینہ میں کم از کم ایک اجلاس ضرور ہوگا۔

(2) تحصیل کمیٹی کے اجلاس کی صدارت چیئرمین یا نائب چیئرمین، جب اول الذکر موجود نہ ہو، یا دونوں کی عدم موجودگی میں اپنے میں سے منتخب کوئی رکن کرے گا۔

(3) اس ایکٹ کی توضیعات کے تابع تحصیل کمیٹی کے اجلاس میں جو معاملات پیش کیے جائیں گے ان کا فیصلہ کمیٹی کے ارکان کی اکثریت سے ہوگا اور ووٹ برابر ہونے کی

صورت میں چیئرمین یا ان کی عدم موجودگی میں صدارت کرنے والے شخص کا دوسرا یا فیصلہ کن ووٹ ہوگا۔

26- **تحصیل کمیٹی کے کارہائے منصبی:** (1) کونسل کی نگرانی اور کنٹرول کے تابع تحصیل کمیٹی مندرجہ ذیل کارہائے منصبی انجام دے گی۔—

(الف) اس بات کو یقینی بنانا کہ اوقاف کا اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق مناسب طریقہ سے رکھ رکھاؤ اور انتظام کیا جائے اور اس غرض کے لیے، اگر وہ ضروری سمجھے، کسی مقامی علاقے میں کوئی ذیلی کمیٹی اس طریقے سے اور ایسے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے، جیسی کہ صراحت کی جائے، مقرر کرنا؛

(ب) ہر وقف کی ابتدا، آمدنی، غرض اور مستفدین کی بابت جانکاری کا ریکارڈ رکھنا؛

(ج) اس بات کو یقینی بنانا کہ وقف کی آمدنی اور دیگر جائیداد کا استعمال ان اغراض ومقاصد کے لیے کیا جائے جن کے لیے وقف بنایا گیا تھا یا جس مقصد کے لیے بنانے کا ارادہ کیا گیا تھا؛

(د) کونسل کو وقف کے انتظام سے متعلق اسکیموں کی تجاویز پیش کرنا؛

(ہ) اپنا بجٹ اور اپنے اختیارات کی حدود میں آنے والے تمام اوقاف کے بجٹ تیار کرنا اور انھیں منظوری کے لیے کونسل میں داخل کرنا؛

(و) اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق منیجر کی تقرری اور اسے ہٹائے جانے کی بابت تجویز پیش کرنا؛

(ز) کسی بھی اوقاف کی مفقود جائیدادوں (Lost Properties) کی بازیابی کے لیے اقدام کرنا؛

(ح) کسی عدالت کے روبرو مقدمات داخل کرنا اور اس طرح کے مقدمات اور کارروائیوں میں دفاع کرنا؛

(ط) منیجروں سے وقف جائیداد کی بابت وقتاً فوقتاً ایسے گوشوارے، اعداد وشمار، حساب کتاب یا جانکاری طلب کرنا جو وہ مناسب سمجھے؛

(ی) وقف جائیدادوں اور ان سے متعلق حساب کتاب یا دستاویزوں اور دستاویزات کا معائنہ کرنا یا

کروانا؛

(ک) اوقاف اور وقف جائیداد کی نوعیت اور وسعت کی تحقیق و تعین کرنا اور جہاں ضرورت ہو وقف جائیدادوں کا سروے کرانا، اور

(ل) عام طور پر ایسے تمام کام کرنا جو اوقاف کے رکھ رکھاؤ اور انتظام کے لیے ضروری ہوں۔

27- **چیئرمین اور رکن کا استعفیٰ:** تحصیل کمیٹی کا چیئرمین، نائب چیئرمین یا کوئی بھی رکن کونسل کے چیئرپرسن کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی دستخطی تحریر دے کر عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا اور وہ استعفیٰ منظور ہو جانے کے بعد حسب صورت چیئرمین، نائب چیئرمین یا رکن نہیں رہے گا۔

28- **چیئرمین اور اراکین کو ہٹایا جانا:** (1) حکومت تحصیل کمیٹی کے چیئرمین یا نائب چیئرمین یا اس کے کسی رکن کو سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ ہٹا سکے گی اگر وہ:-

(الف) کسی ایسی نااہلیت کا شکار ہو گیا ہے جس کی دفعہ 23 میں صراحت کی گئی ہے، یا

(ب) بغیر معقول وجوہات کے تحصیل کمیٹی کے 3 اجلاسوں میں مسلسل غیر حاضر رہتا ہے، یا

(ج) کوئی بھی ایسا کام کرنے سے انکار کرتا ہے یا کام کرنے کے قابل نہیں رہا ہے یا اس طرح کا کوئی کام کرتا ہے جس کے بارے میں حکومت اس کا وضاحتی بیان سننے کے بعد یہ سمجھتی ہے کہ اس سے وقف کے مفادات پر منفی اثر پڑے گا۔

(2) جہاں تحصیل کمیٹی کے چیئرمین یا نائب چیئرمین کو ذیلی دفعہ ایک کے تحت ہٹا دیا جاتا ہے تو وہ اس کے بعد کمیٹی کا رکن بھی نہیں رہے گا۔

29- **خالی جگہ کا بھرا جانا:** اگر کسی رکن کو ہٹانے، استعفیٰ، انتقال یا دیگر کسی وجہ سے رکن کی نشست خالی ہو جاتی ہے تو اس کی جگہ اس ایکٹ کی توضیحات کے مطابق نئے رکن کو نامزد کیا جائے گا اور کسی ٹرسٹ کے تحت کسی کمیٹی یا مجلس منتظمہ کی صورت میں ایسا رکن تب تک اس عہدے پر قائم رہے گا جب تک کہ وہ رکن جس کی جگہ اسے بنایا گیا ہے اس عہدے پر قائم رہنے کا حقدار ہوتا ہے، اگر یہ جگہ اس طرح خالی نہ ہوئی ہوتی۔

30- ارکان کی خالی نشستوں یا تشکیل میں کسی طرح کی کمی کے باعث تحصیل کمیٹی کے کسی فعل یا کارروائیوں کا غیر موثر نہ ہونا: ارکان کی خالی نشستوں یا تشکیل میں کسی طرح کی کمی کے باعث تحصیل کمیٹی کا کوئی فعل یا کارروائیاں غیر موثر نہیں ہوں گی۔

31- کمیٹی کا سکریٹری: اس نیابت کا نائب تحصیلدار جس میں تحصیل کمیٹی واقع ہے کمیٹی کا بہ اعتبار عہدہ سکریٹری ہوگا۔

32- اختیارات کی تفویض: تحصیل کمیٹی، عام یا خاص تحریری حکم کے ذریعہ اس ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات اور فرائض میں سے ان کی تفویض، جنھیں تفویض کرنا وہ ضروری سمجھے، ایسی شرائط اور حدود کے تابع، اگر کوئی ہوں، جن کی اس حکم میں صراحت کی جائے تحصیل کمیٹی کے چیئرمین یا کسی دیگر رکن یا سکریٹری یا کسی افسر یا ملازم کو کر سکے گی۔

33- مقننہ کی رکنیت کے لیے نااہلیت کا انسداد: یہاں یہ قرار دیا جاتا ہے کہ تحصیل کمیٹی کے چیئرمین، نائب چیئرمین، رکن سکریٹری اور کوئی دیگر عہدے دار، ٹرسٹیوں کی کمیٹی یا مجلس منتظمہ، جن کی وضاحت دفعہ 22 میں کی گئی ہے، ریاستی مقننہ کا رکن منتخب ہونے کے لیے نااہل قرار نہیں دیے جائیں گے۔

34- تحصیل کمیٹی کے کارہائے منصبی: (1) اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد اور کونسل کی نگرانی کے تابع کسی کمیٹی کے چیئرمین کے کارہائے منصبی میں درج ذیل شامل ہوں گے:-

(الف) اوقاف اور وقف جائیداد کی نوعیت اور وسعت کی تحقیق کرنا اور جہاں ضرورت ہو وقف جائیدادوں کی فہرست طلب کرنا اور منیجروں سے وقتاً فوقتاً حساب کتاب گوشوارے اور جانکاری طلب کرنا؛

(ب) وقف جائیدادوں اور ان سے متعلق حساب کتاب یا دستاویزات کا معائنہ کرنا یا کروانا؛

(ج) عام طور پر ایسے تمام کام کرنا جو وقف کی نگرانی، رکھ رکھاؤ اور انتظام کے لیے ضروری ہوں، اور

(د) کونسل سے ماقبل منظوری حاصل کرنے کے بعد اس ایکٹ کی اغراض کے لیے قرض حاصل کرنے کے لیے کسی بینک یا مالی ادارے کے حق میں زیادہ سے زیادہ 11 ماہ کی مدت کے لیے پٹہ یا سادہ رہن تحریر کرنا۔

35- معائنہ کرنے کے چیئرمین یا اس کے ذریعہ مجاز شخص کے اختیارات: (1) یہ تحقیق کرنے کے لیے کہ کیا کسی منیجر کی جانب سے اس کے عاملانہ یا انتظامی فرائض کی انجام دہی میں کسی ناکامی کی وجہ سے یا اس میں کسی لاپروائی کی وجہ سے کسی وقف یا وقف جائیداد کو کوئی نقصان یا ضرر پہنچا ہے، چیئرمین یا اس کے ذریعہ اس ضمن میں تحریری طور پر مجاز کوئی دیگر شخص، ایسی سبھی منقولہ اور یا غیر منقولہ وقف جائیدادوں اور ان سے متعلق سبھی ریکارڈوں، مراسلت، پلان، حسابات اور دیگر دستاویزوں کا معائنہ کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ہر وقف کا سال میں دوبارہ معائنہ ضرور کیا جائے گا۔

(2) جب بھی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی معائنہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ منیجر یا اس کے تحت کام کرنے والے سبھی افسران اور ملازمین اور وقف انتظامیہ سے متعلق ہر ایک شخص ایسا معائنہ کرنے والے شخص کو ایسی سبھی امداد اور سہولتیں مہیا کرائیں گے جو ضروری ہوں اور جو معائنہ کرنے کے لیے اس کے ذریعہ معقول طور پر درکار ہوں اور معائنے کے لیے وقف سے متعلق کوئی بھی منقولہ جائیداد یا دستاویزیں جو معائنہ کرنے والے شخص کے ذریعہ طلب کی جائیں، پیش کریں گے اور اسے وقف سے متعلق ایسی معلومات فراہم کریں گے جو اس کے ذریعہ مطلوب ہو۔

(3) جہاں کسی ایسے معائنے کے بعد ایسا معلوم ہو کہ متعلقہ منیجر نے یا ایسے کسی افسر یا دیگر ملازم نے جو اس کے تحت کام کر رہا ہے یا کر رہا تھا، کسی رقم یا دیگر جائیداد کا تصرف بے جا یا استعمال بے جا کیا تھا یا فریبانہ طور پر اپنے پاس رکھی تھی یا وقف کے فنڈ میں سے بے ضابطہ، غیر مجاز یا غیر موزوں طریقہ سے خرچہ کیا تھا، تو چیئرمین منیجر یا متعلقہ شخص کو سنوائی کا معقول موقع فراہم کیے جانے کے بعد ایسے شخص کو ہدایت دیتے ہوئے یہ حکم صادر کرے گا کہ وہ حکم میں مصرحہ مدت کے اندر، جو 15 دن سے زیادہ نہیں ہوگی، اس طرح

متعین کی گئی رقم کی اپنے ذاتی فنڈ میں سے ادائیگی کرے یا منتقل کردہ جائیداد وقف کو واپس لوٹا دے اور اگر وہ ادائیگی نہیں کرتا ہے یا کرنے سے انکار کرتا ہے تو چیئر مین اس سے یہ رقم مالگزاری اراضی کی بقایا کے طور پر وصول کرے گا۔ چیئر مین کو مالگزاری اراضی ایکٹ، سموت 1996 کے تحت اس جائیداد کی، جو اس طرح رکھی گئی ہے یا جس کا تصرف بے جا کیا گیا ہے، بازیافتگی کے لیے کلکٹر کے مکمل اختیارات حاصل ہوں گے۔

36- ختم ہو جانے والے اوقاف کی نسبت اختیارات:(1) تحصیل کمیٹی کا چیئر مین، اگر اسے یہ اطمینان ہو جائے کہ وقف کی اغراض یا اس میں سے کسی غرض کا وجود ہی ختم ہو چکا ہے تو وہ ایسے وقف سے متعلق جائیداد اور فنڈ کا پتہ لگانے کے لیے تحقیقات کر سکے گا اور ایسے کرنے کے بعد کوئی حکم صادر کر سکے گا جس میں:۔

(الف) وقف سے متعلق جائیداد اور فنڈ کی صراحت کرتے ہوئے اور اس طرح مصرحہ جائیداد یا فنڈ کی بازیافتگی کے لیے؛

(ب) یہ ہدایت دی گئی ہو کہ وقف سے متعلق ایسی جائیداد یا فنڈ جن کی بازیافتگی ہوئی ہے کسی وقف جائیداد کی جدید کاری کے لیے استعمال کیے جائیں گے اور جہاں اس طرح کی جدید کاری کی ضرورت نہیں ہے یا جہاں ایسے جدید کاری کے لیے فنڈ کا استعمال ممکن نہیں ہے، وہاں اسے کسی دیگر غرض کے لیے کونسل کی منظوری حاصل کرنے کے بعد تصرف میں لے آیا جائے۔

(2) چیئر مین، اگر اس کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہے کہ کوئی جائیداد، عمارت یا دیگر جگہ وقف جائیداد نہیں ہے/تھی اور اسے حصول اراضی سے متعلق فی الوقت نافذ کسی قانون کے تحت تحویل میں نہیں لیا گیا ہے یا کسی ایسے قانون کے تحت تحویل کے مرحلے میں نہیں ہے یا اصلاح اراضی سے متعلق فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت حکومت کو نہیں مل گئی ہے اور جو مذہبی اغراض یا خیرات کے لیے استعمال کی جارہی تھی ان اغراض کے لیے اس کا استعمال ختم ہو چکا ہے، ایسی تحقیقات کے بعد جو وہ مناسب سمجھے، ایسا حکم صادر کر سکے گا جس میں یہ ہدایات دی گئی ہوں کہ:۔

(الف) ایسی جائیداد، عمارت یا جگہ اس شخص سے واپس لے لی جائے جس کا اس پر ناجائز قبضہ ہے؛ اور

(ب) ایسی جائیداد، عمارت یا جگہ ان مذہبی اغراض یا حسب ہدایت اغراض کے لیے استعمال کی جائے جن کے لیے اس کا پہلے استعمال کیا جارہا تھا اور اگر ایسا کرنا ممکن نہیں ہے تو اسے ایکٹ میں مصرحہ کسی دیگر غرض کے لیے استعمال کیا جائے۔

37- **چیئرمین کے عام اختیارات:** تحصیل کمیٹی کا چیئرمین یا اس کے ذریعہ اس ضمن میں مجاز کردہ کوئی شخص،۔

(الف) ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع جن کی صراحت کی جائے اور فی الوقت نافذ کسی قانون کے تحت عائد کی جانے والی کسی فیس کی ادائیگی کے بغیر کسی بھی مناسب وقت پر کسی بھی سرکاری دفتر میں ایسے وقف یا ایسی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ سے متعلق کسی بھی ریکارڈ، رجسٹر یا دستاویز کا معائنہ کرنے کا حقدار ہوگا جو وقف جائیداد ہو یا اس کی بابت وقف جائیداد ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہو؛

(ب) وقف کے انتظام کے لیے اسکیمیں تیار کرے گا؛

(ج) جہاں اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون کے تحت کسی وقف جائیداد کی بابت کوئی واجب الادا رقم بقایا ہو تو وہ اس شخص کو مصرحہ وقت اور قسطوں میں ادائیگی کرنے کا حکم صادر کرے گا اور اگر ایسا شخص ایسی بقایا یا اس کی قسطیں حکم میں مصرحہ وقت کے اندر اندر جمع نہیں کرتا ہے یا ایسا کرنے سے انکار کرتا ہے تو چیئرمین اس سے یہ رقم مال گزاری اراضی کی بقایا کے طور پر وصول کرے گا جیسا کہ مالگزاری اراضی ایکٹ میں توضیع کی گئی ہے اور اسے اس غرض کے لیے مال گزاری اراضی ایکٹ، سموت 1996 کے تحت کلکٹر کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(د) پٹہ کی مدت ختم ہونے کے فوراً بعد، اگر اس ایکٹ کے تحت دیے گئے طریقے کے مطابق کونسل نے اس کی تجدید یا توسیع نہیں کردی ہے یا جہاں کونسل نے وجوہات قلم بند کرتے ہوئے پٹہ ختم کردیا ہے بغیر کوئی نوٹس دیے وقف جائیداد کی حدود میں داخل ہوکر اس کا

قبضہ لے گا اور اس سلسلہ میں وہ:۔

(i) پولیس کی مدد لے سکے گا اور ایسی طاقت کا استعمال کر سکے گا جس کی ضرورت ہو؛

(ii) اسے سول عدالت کے وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو اجرا سے متعلق ڈگریوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

(ہ) کسی مسجد، درگاہ یا خانقاہ کے، حسب صورت، امام، خاطب وغیرہ کا تقرر کرے گا، ہٹائے گا اور تبادلہ کر سکے گا؛ اور

(و) اسے ناجائز قبضہ ہٹانے اور وقف جائیداد کا اس طریقے سے قبضہ لینے کا اختیار ہوگا جیسی کہ اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت توضیع کی گئی ہو۔

38- کوئی جائیداد وقف جائیداد ہے یا نہیں اس کی بابت فیصلہ کرنے کا اختیار:

(1) تحصیل کمیٹی خود یا اسے دی گئی درخواست کی بنا پر کسی بھی جائیداد، جس کی بابت اسے یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہو کہ یہ جائیداد وقف جائیداد ہے، اس سے متعلق معلومات حاصل کرے گی اور اگر کوئی ایسا سوال کھڑا ہوتا ہے کہ کوئی مخصوص جائیداد وقف جائیداد ہے یا نہیں تو وہ ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جو وہ مناسب سمجھے اس مدے کا فیصلہ کرے گی۔

(2) ذیلی دفعہ ایک کے تحت اس مدے سے متعلق تحصیل کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہوگا اگر اسے فیصلہ کی تاریخ سے 60 دن کے اندر اپیل کیے جانے پر حکومت کے ذریعہ منسوخ نہیں کیا گیا ہے یا اس میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا ہے۔

39- **تفویض:** جیسی کہ اس ایکٹ میں واضح توضیع کی گئی ہے اس کے سوا، کسی تحصیل کمیٹی کا چیئرمین ایسے دیگر اختیارات کا استعمال کرے گا اور دیگر فرائض انجام دے گا جو اسے حکومت کے ذریعہ سونپے گئے ہوں یا جن کی اسے کونسل نے اس ایکٹ کے تحت تفویض کی ہو۔

40- **ریکارڈ کا معائنہ:** (1) تحصیل کمیٹی کا چیئرمین اپنی کارروائیوں یا ایسے ریکارڈ کے، جو استحقاقی ریکارڈ نہیں ہے اور جو اس کی تحویل میں ہے معائنہ کی اجازت دے سکے گا اور ایسی فیس کی ادائیگی اور مصرحہ شرائط کے تابع ان کی نقولات جاری کر سکے گا؛

(2) جاری کی گئی تمام نقول کی تصدیق تحصیل کمیٹی کے سکریٹری یا چیئرمین کے ذریعہ ریاستی

شہادت ایکٹ، سوت 1977 کی دفعہ 76 میں دیے گئے طریقہ کے مطابق کی جائے گی۔

41- اوقاف کا رجسٹر: (1) تحصیل کمیٹی ایک رجسٹر رکھے گی جس میں ہر وقف کی بابت وقف دستاویز کی نقول، جب دستیاب ہوں اور مندرجہ ذیل تفصیلات درج ہوں گی، یعنی:-

(الف) وقف کی نوعیت (قسم)؛

(ب) منیجر کا نام؛

(ج) وقف جائیدادوں کی تفصیلات اور ان سے متعلق استحقاق نامے اور دستاویزات؛

(د) انتظام و انصرام کی اسکیم کی تفصیلات؛ اور

(ہ) ایسی دیگر تفصیلات جن کی صراحت کی جائے۔

42- کونسل کے ذریعہ اختیارات کی تفویض: کونسل عام یا خاص تحریری حکم کے ذریعہ اس ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات اور فرائض میں سے ان کی تفویض، جنھیں تفویض کرنا وہ ضروری سمجھے، ایسی شرائط اور حدود کے تابع، اگر کوئی ہوں، جن کی مذکورہ حکم میں صراحت کی جائے، کونسل کے چیئرمین، سکریٹری یا کونسل کے کسی افسر یا رکن یا کسی تحصیل کمیٹی کو تفویض کر سکے گی۔

43- وقف جائیداد کے مستقل انتقال حقیت کی ممانعت: (1) فی الوقت نافذ کسی قانون یا وقف نامہ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کی بیع، ہبہ، تبادلہ یا رہن، ماسوائے سادہ رہن بلا قبضہ حقوق پٹہ داری کسی بینک یا مالی ادارے کے حق میں انتقال یا فریقین کے کسی فعل کے ذریعہ یا کسی عدالت یا مالگزاری افسر کے حکم کے ذریعہ وقف جائیداد کا تبادلہ حقیت ابتدا سے ہی باطل ہوگا؛

مگر شرط یہ ہے کہ کسی پٹے یا پٹے داری حقوق سے متعلق سادہ رہن کے ذریعہ انتقال جائیداد کونسل کی ماقبل منظوری سے ہی کیا جا سکتا ہے؛

مگر مزید شرط یہ ہے کہ وقف جائیدادوں کے پٹے عام نیلام کے ذریعہ دیے جائیں گے اور وہ کونسل کے ذریعہ تصدیق کے تابع ہوں گے۔

تشریح: ذیلی پٹہ یا کسی پٹہ دار کے ذریعہ شراکت جس میں پٹہ دار کا شراکتی تجارت کے نفع ونقصان میں 50 فیصد سے کم کا حصہ ہو، پٹہ کی جائیداد کے حقیقی قبضہ سے دستبردار ہونے کو اس ایکٹ کے معانی میں تبادلۂ حقیت سمجھا جائے گا۔

(2) کسی وقف جائیداد کے ایسے پٹہ سے حاصل ہونے والی رقم کا استعمال یا اس کی سرمایہ کاری تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے ذریعہ ذاتی طور پر یا اس کی جانب سے اس ضمن میں تقرر کیے گئے کسی شخص کے ذریعہ، کونسل کی منظوری کے تابع کی جائے گی اور جہاں ایسی رقم کسی جائیداد کے رہن کے ذریعہ جٹائی گئی ہے وہاں چیئرمین، تحصیل کمیٹی یا ایسا کوئی دیگر شخص جسے اس ضمن میں مقرر کیا گیا ہے، قرضۂ رہن کی بازادائی ایسی معقول مدت کے اندر جس کی کونسل صراحت کرے، کرے گا اور مرتہن سے قرضۂ رہن چکانے سے متعلق تحریر حاصل کرے گا؛

(3) کونسل کے ذریعہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت دی گئی ہر منظوری کی اطلاع حکومت کو دی جائے گی اور اسے مصرحہ طریقہ سے شائع کیا جائے گا۔

44- ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی خلاف ورزی کر کے منتقل کی گئی وقف جائیداد کی بازیافتگی: جہاں، حسب صورت، کونسل، چیئرمین، تحصیل کمیٹی کا مصرحہ طریقہ سے تحقیقات کرنے کے بعد یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ کسی وقف کی کوئی غیر منقولہ جائیداد کسی شخص کے ناجائز قبضہ میں رہی ہے یا کونسل کی منظوری کے بغیر یا اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی کو منتقل کر دی گئی ہے یا کسی کو ضمنی کرایہ داری پر دے دی گئی ہے ی اس پر بغیر کسی اختیار کے کسی کے قبضہ میں رہی ہے جس میں وہ اختیار بھی شامل ہے (جس کی رو سے کسی پٹہ، گرانٹ یا منتقلی کے کسی طریق دیگر کی بنا پر اسے وقف جائیداد کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی اجازت تھی) جس کی مدت ختم ہو چکی ہے یا وہ کسی بھی دیگر وجہ سے باقی نہیں رہا ہے یا متعلقہ جائیداد کو تحقیقات کے بعد وقف جائیداد قرار دے دیا گیا ہے جب کہ وہ اس سے قبل وقف جائیداد نہیں تھی، تو وہ ایسے اقدام کر سکے گی جو اسے اس جائیداد کا قبضہ واپس لینے کے لیے ضروری ہوں۔

باب-V
بے دخلی کا طریقہ کار

45- بے دخلی کے حکم کے خلاف وجہ بتاؤ نوٹس کا جاری کیا جانا: (1) اگر تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کی یہ رائے ہو کہ کسی شخص کا وقف کی جائیداد/ عمارات/ احاطہ پر ناجائز قبضہ ہے اور یہ کہ اسے بے دخل کیا جانا چاہیے تو تحصیل کمیٹی اس معاملے میں تحریری طور پر متعلقہ شخص کو یہ وجہ بتانے کا نوٹس، جس کی بابت مابعد توضیح کی گئی ہے، دے گی کہ اس کے خلاف بے دخلی کا حکم کیوں نہ صادر کیا جائے۔

(2) نوٹس میں:-

(الف) ان وجوبات کی صراحت کی جائے گی جن کی بنیاد پر بے دخلی کا حکم صادر کرنے کے تجویز ہے؛ اور

(ب) تمام متعلقہ اشخاص سے یعنی ان تمام اشخاص سے جو وقف جائیداد پر قابض ہیں یا جو اس میں مفاد کا دعویٰ کر رہے ہیں یا کر سکتے ہیں، یہ مطالبہ کرے گی کہ وہ:-

(i) ایسی تاریخ سے قبل جس کی نوٹس میں صراحت کی جائے، لیکن جو نوٹس جاری کرنے کی تاریخ سے 7 دن سے کم کی اور 12 دن سے زیادہ کی نہ ہو مجوزہ حکم کے خلاف اگر کوئی وجہ ہو تو اسے بتائیں؛ اور

(ii) مصرحہ تاریخ پر مع ان ثبوتوں کے جو وہ اپنی وجہ کی حمایت میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ذاتی سنوائی کے لیے، اگر ایسی سنوائی کی خواہش رکھتے ہوں تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے روبرو پیش ہوں۔

(3) تحصیل کمیٹی کا چیئرمین اس نوٹس کی تعمیل وقف جائیداد کے بیرونی دروازے پر یا صاف نظر آنے والے کسی حصہ پر چسپاں کر کے یا کسی ایسے دیگر طریقہ سے جو وہ مناسب سمجھے تعمیل کرائے گا اور ایسا کیے جانے پر یہ تصور کیا جائے گا کہ تمام متعلقہ افراد پر اس کی باقاعدہ تعمیل ہو گئی ہے۔

(4) جہاں تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ وقف جائیداد پر کسی ایک یا ایک

سے زیادہ اشخاص کا قبضہ ہے تو وہ ذیلی دفعہ (3) کی توضیع پر منفی اثر ڈالے بغیر نوٹس کی کاپی ایسے ہر شخص پر بذریعہ ڈاک یا نوٹس اس شخص کے حوالے کر کے یا اسے دے کر یا کسی دیگر طریقے سے جو وہ مناسب سمجھے تعمیل کرائے گا۔

46- ناجائز قابضوں کی بے دخلی: (1) اگر دفعہ 44 کے تحت کسی نوٹس کی پیروی میں کسی شخص کے ذریعہ ظاہر کردہ وجہ اور اس کی حمایت میں پیش کیے گئے ثبوت اور ذاتی سنوائی کے بعد جو دفعہ 44 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ (ب) کے تحت کی گئی ہو، تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ وقف کی جائیداد/ عمارات/ احاطہ پر ناجائز قبضہ ہے تو وہ بے دخلی کا حکم صادر کرے گا اور اس حکم میں درج شخص کو یہ ہدایت دی گئی ہوگی کہ وقف جائیداد ان تمام اشخاص کے ذریعہ جو اس پر یا اس کے کسی حصہ پر یا ناجائز طور پر قابض ہیں حکم میں مصرحہ تاریخ پر خالی کر دی جائے گی اور وہ اس حکم کی ایک کاپی وقف جائیداد کے بیرونی دروازے یا صاف نظر آنے والے کسی حصہ پر چسپاں کروائے گا۔

(2) اگر کوئی شخص مذکورہ حکم میں مصرحہ تاریخ کو یا اس سے قبل یا ذیلی دفعہ (1) کے تحت حکم کی تاریخ کے 10 دن کے اندر، جو بھی مابعد ہو، تحصیل کمیٹی کا چیئرمین یا اس ضمن میں اس کے ذریعہ باقاعدہ مجاز کردہ کوئی دیگر افسر اس طرح مصرحہ تاریخ کے بعد یا متذکرہ بالا مدت ختم ہونے کے بعد، جو بھی مابعد ہو، اس شخص کو بے دخل کر سکے گا اور اس غرض کے لیے پولیس کی مدد لے سکے گا اور اتنی طاقت کا استعمال کر سکے گا جتنی کہ ضرورت ہو۔

47- ناجائز تعمیر وغیرہ کو ہٹانے کے اختیارات: کسی بھی وقف جائیداد پر قابض کوئی بھی شخص خواہ وہ تعیین دار (الاٹی) ہو، پٹہ دار ہو یا دیگر کسی اور حیثیت سے اس پر قابض ہو، ماسوائے اس اختیار کی رو سے جس کے ذریعہ اسے ایسی جائیداد پر قبضہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی؛-

(الف) اس پر نہ تو کچھ تعمیر کرے گا، نہ تعمیر نو کرے گا اور نہ ہی کوئی عمارت بنائے گا اور نہ ہی اس پر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ ڈھانچہ کھڑا کرے گا اور نہ ہی تنصیبات کا عمل کرے گا؛ اور نہ ہی

(ب) وہاں پر کسی بھی طرح کی سامان کی رونمائی کرے گا نہ ہی لگائے گا؛ اور نہ ہی

(ج) کونسل یا تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کی تحریری منظوری کے بغیر وقف جائیداد پر یا اس کے سامنے نہ تو کوئی مویشی یا جانور لائے گا یا رکھے گا۔

(2) جہاں ذیلی دفعہ (1) کی توضیع کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وقف جائیداد کا کوئی عمارت یا دیگر غیر منقولہ ڈھانچہ کھڑا کیا گیا ہے یا تنصیبات کا عمل انجام دیا گیا ہے تو تحصیل کمیٹی کا چیئرمین یہاں اس طرح کی تعمیر کرنے والے شخص کو یہ وجہ بتانے کا نوٹس دے گا کہ ایسی مدت کے اندر، جو 7 دن سے زیادہ کی نہ ہو اور جس کی نوٹس میں صراحت کی گئی ہو، ایسی عمارت یا دیگر ڈھانچہ یا تنصیبات کیوں نہ ہٹائی جائے اور جہاں وجہ بتانے کی صورت میں تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کا مکمل اطمینان ہو جائے تو وہاں وہ بذریعہ حکم ایسی عمارت یا دیگر ڈھانچے یا تنصیبات کو وقف جائیداد سے ہٹا سکے گا یا ہٹوا سکے گا اور اس طرح ہٹائے جانے کا خرچ مال گزاری کی بقایا کے طور پر مذکورہ شخص سے وصول کر سکے گا۔

(3) جہاں کسی وقف جائیداد پر ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی شخص کے ذریعہ کوئی منقولہ ڈھانچہ یا تنصیبات، حسب صورت، تعمیر کی گئی ہوں یا کھڑی کی گئی ہوں یا کسی سامان کی رونمائی کی گئی ہو یا رکھا گیا ہو وہاں پر کسی مویشی یا جانور کو لایا گیا ہو یا رکھا گیا ہو، وہاں تحصیل کمیٹی کا چیئرمین بغیر کوئی نوٹس دیے بذریعہ حکم، حسب صورت، ایسے ڈھانچے، تنصیبات، سامان، مویشی یا دیگر جانوروں کو وقف جائیداد سے ہٹا سکے گا یا ہٹوا سکے اور اس طرح ہٹائے جانے کا خرچ مالگزاری کی بقایا کے طور پر مذکورہ شخص سے وصول کر سکے گا۔

(4) جہاں کوئی عمارت ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ منظوری کے بغیر یا ایسی کسی شرط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تعمیر کی گئی ہو یا تعمیر نو کی گئی ہو جس کے تحت ایسی منظوری دی گئی تھی تو اس طرح عمارت کے تعمیر کردہ یا نو تعمیر کردہ حصہ کو اس ایکٹ کے تحت وقف جائیداد تصور کیا جائے گا اور اس شخص کو جس نے اس طرح کی تعمیر کی ہے، تعمیر نو کی ہے یا اس پر قابض یا دخیل ہے خواہ الاٹی کی حیثیت سے یا دیگر طور پر اس طرح تعمیر کردہ یا نو تعمیر کردہ حصہ پر کسی طرح کی ملکیت یا اس کے عوض دیے گئے معاوضہ کا دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

(5) اس ایکٹ میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی وقف جائیداد پر کونسل یا تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کی اجازت سے کی گئی کوئی بھی تعمیر پٹہ یا الاٹمنٹ ختم ہونے پر یا پٹہ کی مدت ختم ہونے پر یا اس کے انقضا سے قبل، خواہ اس کی وجوہات کچھ بھی رہی ہوں اس ایکٹ کے تحت وقف جائیداد تصور کیا جائے گا اور کسی بھی ایسے شخص کو، جس نے ایسی تعمیر کی ہے یا ڈھانچہ کھڑا کیا ہے یا اس پر الاٹی کی حیثیت سے یا پٹہ دار، لائسنس دار یا دیگر طور پر اجازت یافتہ قابض یا دخیل ہے، ایسی تعمیر یا ڈھانچے کی بابت جو اس نے وقف جائیداد پر خود کھڑا کیا ہے، کوئی دعویٰ، حق یا استحقاق نہیں ہوگا۔

تشریح: اس دفعہ میں ''عمارت'' سے مراد ہے اور اس میں شامل ہیں کوئی بھی دکان، مکان، سائبان، جھونپڑی، ملحقہ عمارت، سپر اسٹرکچر اور اسطبل، خواہ ان کا استعمال انسانوں کے رہنے یا دیگر کسی اور کام کے لیے کیا جا رہا ہو اور چنائی، اینٹیں، لکڑی، دھات یا کوئی بھی دیگر میٹیریل بشمول دیوار و کنواں۔

48- تحصیل کمیٹی کا وقف جائیداد پر قبضہ کرنے کا اختیار: اگر وقف جائیداد پر قابض کوئی بھی شخص طلب کیے جانے پر تحصیل کمیٹی کے چیئرمین یا اس ضمن میں اس کی جانب سے باقاعدہ طور پر مجاز کردہ شخص کو قبضہ دینے سے انکار کرتا ہے یا قبضہ نہیں دیتا ہے تو تحصیل کمیٹی کا چیئرمین ایسی جائیداد کا قبضہ لینے کے لیے اتنی طاقت کا استعمال کر سکے گا جتنی کہ ضرورت ہو اور اس غرض کے لیے معقول تنبیہ کے بعد اور ایسی خواتین کو وہاں سے ہٹنے کی سہولت فراہم کرنے کے بعد جو لوگوں کے سامنے نہ آتی ہوں، تالا، بولٹ یا کوئی دروازہ ہٹا سکے گا یا توڑ سکے گا یا کوئی ایسا دیگر کام کر سکے گا جو مذکورہ غرض کے لیے ضروری ہو۔

49- ناجائز تعمیر کے انہدام کا حکم: (1) جہاں کسی ایسے شخص کے ذریعہ جو کسی اختیار کے تحت وقف جائیداد پر قابض ہو، وقف جائیداد پر کسی عمارت کی تعمیر یا کسی کام کی تکمیل کا عمل شروع ہو چکا ہو یا یہ عمل کیا جا رہا ہو یا کام مکمل ہو چکا ہو اور ایسی تعمیر یا تکمیل ایسے اختیار کی خلاف ورزی میں کی جا رہی ہو تو تحصیل کمیٹی کا چیئرمین خود یا اس ضمن میں اس

کے ذریعہ مجاز کردہ کسی شخص کی درخواست پر یا مذکورہ اختیار کی شرائط کے مطابق وجوہات درج کرتے ہوئے اور یہ ہدایت دیتے ہوئے حکم صادر کر سکے گا کہ وہ شخص جس کی ایماء پر کوئی عمارت تعمیر کی جارہی ہے یا کام شروع کیا گیا ہے یا کیا جارہا ہے یا مکمل ہو چکا ہے ایسی مدت کے اندر، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، اسے منہدم کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعہ کے تحت کوئی بھی حکم تب تک صادر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ متعلقہ شخص کو زیادہ سے زیادہ 7 دن کا نوٹس دے کر یہ وجہ بتانے کا معقول موقع نہ دے دیا گیا ہو کہ ایسا حکم کیوں نہ صادر کیا جائے۔

(2) جہاں تعمیر یا اس طرح کا کام مکمل نہیں ہوا ہے تو تحصیل کمیٹی کا چیئرمین اسی حکم کے ذریعہ یا دیگر حکم کے ذریعہ خواہ ایسا حکم ذیلی دفعہ (1) کے فقرۂ شرطیہ کے ذریعہ نوٹس جاری کرتے وقت یا کسی دیگر وقت یہ ہدایت دیتے ہوئے صادر کیا جائے گا کہ وہ شخص جس کی ایماء پر اس طرح کی تعمیر کی جارہی ہو یا اس طرح کا کام شروع ہو چکا یا کیا جارہا ہے اس تعمیر کو یا کام کو تب تک کے لیے روک دے جب تک کہ وہ مدت ختم نہیں ہو جاتی جس کے دوران حکم انہدامی، اگر کوئی ہو، کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 53 کے تحت اپیل کی جا سکے۔

(3) تحصیل کمیٹی کا چیئرمین، حسب صورت، ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت صادر کیے گئے ہر حکم کی کاپی وقف جائیداد کے بیرونی دروازے پر یا کسی صاف نظر آنے والے حصہ پر چسپاں کروائے گا۔

(4) جہاں ذیلی دفعہ (3) کے تحت تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے ذریعہ صادر کیے گئے حکم انہدامی کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جاتی یا جہاں اس ذیلی دفعہ کے تحت صادر کیے گئے حکم انہدامی کی اپیل میں توثیق ہو جاتی ہے، خواہ کسی ردوبدل کے ساتھ یا بغیر ردوبدل کے، تو وہ شخص جس کے خلاف ایسا حکم صادر کیا گیا ہے، حسب صورت، اس حکم میں مصرحہ مدت کے اندر یا اپیل میں حاکم اپیل کے ذریعہ مقررہ مدت کے دوران، اگر کوئی ہو، اس حکم کی تعمیل کرے گا اور ایسی مدت کے دوران اس شخص کے ذریعہ حکم کی تعمیل نہ کرنے کی صورت میں تحصیل کمیٹی کا چیئرمین یا اس ضمن میں اس کے ذریعہ مجاز کردہ کوئی دیگر افسر

اس حکم سے متعلق عمارت یا جو کچھ کام ہو چکا ہو، اسے منہدم کروائے گا۔

(5) جہاں کوئی عمارت یا جو کچھ کام ہو چکا ہو وہاں اس کے انہدام کے بعد تحصیل کمیٹی کا چیئرمین حکم کے ذریعہ متعلقہ شخص سے یہ مطالبہ کر سکے گا کہ وہ ایسی مدت کے اندر اور ایسے طریقے سے بذریعہ اقساط، جن کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے انہدام کے خرچہ کی ادائیگی کرے۔

50- ناجائز تعمیر کو سیل کرنے کا اختیار: (1) دفعہ 48 کے تحت انہدام کا حکم صادر کرنے سے پہلے یا مابعد کسی بھی وقت تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی جانے والی کسی تعمیر کو یا جو کچھ کام ہو چکا ہو یا اس وقف جائیداد کو جس میں ایسی تعمیر یا کام شروع ہو چکا ہے یا کیا جارہا ہے یا مکمل ہو چکا ہے یا ایسے تعمیری کام کی نوعیت اور وسعت کی بابت کسی تنازعہ کو روکنے کے لیے، سیل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے حکم صادر کر سکے۔

(2) جہاں کسی وقف جائیداد میں کسی تعمیر کو یا جو کچھ کام ہو چکا ہو یا اس وقف جائیداد کو جس میں ایسا کام یا تعمیر کی جارہی ہے کو سیل کیا جا چکا ہے وہاں تحصیل کمیٹی کا چیئرمین اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ایسی تعمیر یا کام کے انہدام کی غرض سے ایسی سیل ہٹائے جانے کا حکم صادر کر سکے گا۔

(3) کوئی بھی شخص یہ سیل ماسوائے درج ذیل دو صورتوں کے، نہیں ہٹائے گا:-

(الف) ذیلی دفعہ (2) کے تحت تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے ذریعہ صادر کیے گئے حکم کے تحت؛ یا

(ب) اس ایکٹ کے تحت اپیل کیے جانے پر حاکم اپیل کے ذریعہ صادر کیے گئے حکم کے تحت۔

51- ناجائز قابضوں کے ذریعہ وقف جائیداد کی حدود میں چھوڑی گئی جائیداد کا انتشار: (1) جہاں کسی شخص کو کسی وقف جائیداد کی حدود سے بے دخل کیا گیا ہے یا جہاں کسی عمارت یا دیگر کیے گئے کام کو منہدم کیا گیا ہے وہاں تحصیل کمیٹی کا چیئرمین اس شخص کو 10 دن کا نوٹس دے کر جس سے وقف جائیداد کا قبضہ لیا گیا ہے اور اس نوٹس کو کم از کم ایسے کسی ایک اخبار میں چھپوا کر جو اس علاقے میں مقبول ہو ایسی وقف جائیداد کی

حدود میں باقی پڑی کسی بھی جائیداد کا بذریعہ عام نیلام نمٹارا کر سکے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے اس میں محولہ کوئی نوٹس اس وقت دیا جانا یا شائع کرانا ضروری نہیں ہوگا جب جائیداد (یعنی سامان وغیرہ) جلد خراب ہونے والا ہو اور تحصیل کمیٹی کا چیئرمین ایسی شہادت/وجوہات کو قلم بند کرتے ہوئے جو وہ مناسب سمجھے ایسی جائیداد کو فروخت کروا سکے گا یا دیگر طور پر جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اس کا نمٹارا کرا سکے گا۔

(3) کونسل/تحصیل کمیٹی کو کسی بھی شخص سے واجب الادا کوئی رقم بصورت کرایہ کی بقایا یا نقصان یا ہٹائے جانے کا خرچ یا کسی دیگر خرچ کی بقایا اس کی موت کے بعد اس کے وارثوں یا قانونی جانشینوں کے ذریعہ واجب الادا ہوگی۔

تشریح: ذیلی دفعہ (3) میں محولہ خرچوں میں دفعہ 46 کے تحت قابل وصولی ہٹائے جانے کا خرچ اور دفعہ 48 کے تحت انہدام کا خرچ شامل ہوگا۔

52- **وقف جائیداد کی نسبت کرایہ یا ہرجانے کی ادائیگی کا مطالبہ کرنے کا اختیار:**
(1) جہاں کوئی شخص کسی وقف جائیداد پر ناجائز طریقے سے قابض ہے یا قابض رہا ہے وہاں تحصیل کمیٹی کا چیئرمین ہرجانے کی تشخیص کے مصرحہ اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسی وقف جائیداد کے استعمال اور قبضہ کے باعث ہونے والے ہرجانے کی تشخیص کر سکے گا اور بذریعہ حکم اس شخص سے ایسی مدت میں اور ایسی قسطوں میں، جیسی کہ حکم میں صراحت کی جائے، طلب کر سکے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی حکم صادر کرتے وقت تحصیل کمیٹی کا چیئرمین یہ ہدایت دے سکے گا کہ ہرجانہ زیادہ سے زیادہ 12 فیصد سالانہ سود کی در سے قابل ادائی ہوگا۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی بھی شخص کے خلاف حکم تب تک صادر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس شخص کو تحریری طور پر زیادہ سے زیادہ 10 دن کے اندر، جیسی کہ نوٹس میں صراحت کی جائے یہ وجہ بتانے کا نوٹس نہ دے دیا گیا ہو کہ اس کے خلاف ایسا حکم کیوں نہ صادر کیا جائے اور جب تک کہ ان اعتراضات پر، اگر کوئی ہوں، تحصیل کمیٹی کے

چیئرمین کے ذریعہ غور نہ کرلیا گیا ہو۔

-53 تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے اختیارات: (1) تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو اس ایکٹ کے تحت کوئی تحقیقات کرنے کی غرض سے درج ذیل امور کی بابت وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو کسی سول عدالت کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، سموت 1977 کے تحت کسی مقدمے کی سماعت کے دوران حاصل ہوتے ہیں؛ یعنی

(الف) کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کا بیان لینا؛

(ب) دستاویزات کے انکشاف اور انہیں پیش کیا جانا؛

(ج) کوئی دیگر معاملہ جس کی حکومت صراحت کرے۔

(2) کسی بھی معاملے میں اس ایکٹ کے تحت تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے ذریعہ صادر حکم مجموعہ ضابطہ دیوانی، سموت 1977 کی دفعہ 2(2) کے معانی میں ڈگری متصور ہوگا۔

-54 اپیل: (1) کسی بھی وقف جائیداد کے تعلق سے تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے حکم کے خلاف اپیل حکم کی تاریخ سے 30 دن کے اندر اندر حاکم اپیل کو کی جا سکے گی۔

(2) تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے کسی بھی حکم کو تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو سماعت کا موقع دیے بغیر موقوف نہیں کیا جائے گا۔

(3) اس دفعہ کے تحت ہر اپیل کا نمٹارا حاکم اپیل کے ذریعہ اپیل کی تاریخ سے 90 دن کے اندر اندر کیا جائے گا۔ اگر اپیل کا فیصلہ 90 دن کے اندر نہیں کیا جاتا ہے تو حکم موقوفی، اگر کوئی ہو، جسے ایسے حاکم اپیل نے صادر کیا ہو، خود بخود غیر موثر ہو جائے گا۔

-55 اپیل کا خرچ: اس دفعہ کے تحت اپیل کا خرچ کون برداشت کرے گا اس کا فیصلہ حاکم اپیل کرے گا۔

-56 حکم کا حتمی ہونا: جیسی کہ اس ایکٹ میں توضیح کی گئی ہے اس کے سوا، تحصیل کمیٹی یا حاکم اپیل کے ذریعہ اس ایکٹ کے تحت صادر کیا گیا ہر حکم حتمی ہوگا اور اسے کسی بھی ابتدائی مقدمہ، درخواست یا کارروائی اجراء میں چنوتی نہیں دی جائے گی اور اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت عطا کیے گئے کسی اختیار کی پیروی میں کی گئی یا کی جانے والی کارروائی

کی نسبت کوئی بھی عدالت یا دیگر حاکم کوئی حکم امتناعی صادر نہیں کرے گا۔

باب-VI

پابندی وغیرہ

-57 **وقف کی جانب سے جائیداد کی خرید پر پابندی:** وقف نامے میں درج کسی امر کے باوجود، کسی وقف کے لیے یا اس کی جانب سے کسی وقف کے فنڈ میں سے کوئی غیر منقولہ جائیداد کونسل کی ماقبل منظوری سے ہی خریدی جائے گی، ورنہ نہیں، اور کونسل ایسی منظوری تب تک نہیں دے گی جب تک کہ اس کی یہ رائے نہ ہو کہ ایسی جائیداد کا حصول وقف کے لیے ضروری یا فائدہ مند ہے اور اس کے لیے دی جانے والی مجوزہ قیمت موزوں اور معقول ہے۔

-58 **وقف جائیداد کا پٹہ دینے کے اختیارات پر پابندی:** (1) کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کا پٹہ، جو وقف جائیداد ہے، وقف نامے یا وثیقے یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی تب تک مؤثر نہیں ہوگا جب تک کہ کونسل سے تحریری طور پر ماقبل اجازت نہ لے لی گئی ہو۔

(2) کونسل مصرحہ شرائط پر کسی بھی وقف جائیداد کو کسی بھی مستفید کو پٹہ پر دے سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ پٹہ کی میعاد 40 سال سے زیادہ نہیں ہوگی:

مزید شرط یہ ہے کہ زرعی اغراض کے لیے پٹہ کی صورت میں ابتدائی مدت ایک سال سے زیادہ نہیں ہوگی اور ابتدائی مدت ختم ہونے کے بعد اس کی تجدید کی جا سکے گی لیکن ایک وقت میں تجدید ایک سال سے زیادہ کے لیے نہیں ہوگی:

مزید شرط یہ اور بھی ہے کہ تجارتی اغراض کے لیے وقف جائیداد کا پٹہ بازار قیمت مع کونسل کے ذریعہ متعینہ کرایہ اراضی (Ground Rent) ادا کرنے پر ہی دیا جائے گا:

مزید ایک اور شرط یہ بھی ہے تجارتی اغراض کے لیے پٹہ کی ابتدائی مدت 5 سال سے زیادہ نہیں ہوگی اور ابتدائی مدت ختم ہونے کے بعد اس کی تجدید کی جا سکے گی لیکن ایک وقت میں تجدید 10 سال سے زیادہ کے لیے نہیں ہوگی۔

(3) کسی بھی ایسے شخص کے حق میں جو مستفید نہیں ہے کوئی بھی پٹہ، ذیلی پٹہ یا کسی بھی طریقہ سے قبضہ کی منتقلی باطل ہوگی۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے کسی ایسی شراکت میں شریک ہونے کو جس میں پٹے دار کا نفع وکاروبار میں 50 فیصد سے کم حصہ ہو اور جس میں جائیداد کا قبضہ دیا جائے اس دفعہ کے معانی میں پٹے دار کے ذریعہ قبضہ کی منتقلی سمجھا جائے گا اور اس کی بابت یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا اس پر ناجائز قبضہ ہے اور اسے وہاں سے بے دخل کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی بھی ایسی شراکت میں کسی ایسے شخص کے ساتھ شریک نہیں ہوا جائے گا جو اس ایکٹ کے تحت مستفید نہیں ہے۔

(4) کونسل اس دفعہ کے تحت پٹہ کی منظوری یا تجدید کے وقت ان شرائط پر نظر ثانی کرے گی جن کی بنیاد پر پٹہ منظور کرنے یا اس کی تجدید کرنے کی تجویز ہے اور ایسی منظوری کو ایسی قیود و شرائط کی ایسے طریقے سے ترمیم کے تابع رکھے گی، جیسی کہ وہ ہدایت دے۔

59- ملازمین کی تقرری: (1) کونسل محکمہٗ حج و اوقاف کے انچارج وزیر کی ماقبل منظوری سے ایسے افسران اور ملازمین کا تقرر کر سکے گی جن کی تقرری اس ایکٹ کی اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہو۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت مقرر افسران اور ملازمین کی شرائط ملازمت کا طریقہ ایسا ہوگا جیسا کہ ضابطوں میں توضیع کی گئی ہو۔

60- انور داروں، مجاوروں، سجادہ نشینوں، متولیوں اور دیگر اشخاص کے حقوق کا خاتمہ: (1) اس ایکٹ کے آغاز سے انور داروں، مجاوروں، سجادہ نشینوں، متولیوں یا ایسے کسی دیگر اشخاص، خواہ وہ کسی بھی نام سے موسوم ہوں، جو درگاہ، خانقاہ، مقبرہ، روضہ، قبرستان، تکیہ وغیرہ میں چندہ، ہدیہ، خیرات لیتے ہوں یا کوئی دیگر فائدہ اٹھاتے ہوں، کے حقوق ختم کیے جاتے ہیں۔

تشریح: متذکرہ بالا ''انوردار، مجاور'' الفاظ میں درگاہ، مقبرہ، روضہ، قبرستان یا تکیہ کے خادم، سجادہ نشین، امین، دعا گو یا دیگر نام سے موسوم ایسے افراد جن کی بابت ان کے ان اداروں

میں ذاتی حقوق یا مفاد موجود ہونے کا اشارہ ملتا ہو شامل ہوں گے۔

61- کونسل کے ذریعہ تحقیقات: (1) کونسل کا چیئر مین خود یا کسی مفاد رکھنے والے شخص کی درخواست پر:۔

(الف) ایسے طریقہ سے کوئی بھی تحقیقات کر سکے گا جیسا کہ صراحت کیا جائے؛ یا

(ب) کسی وقف اور اس کے انتظام کے معاملے میں تحقیقات کرنے کے لیے اس ضمن میں کسی بھی شخص کو مجاز کر سکے گا اور اگر اسے یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ یہ باور کرنے کی معقول وجوہات موجود ہیں کہ اوقاف کا انتظام صحیح طور پر نہیں کیا جا رہا ہے تو وہ اس پر ایسی کارروائی کرے گا جو وہ مناسب سمجھے۔

(2) اس ایکٹ کے تحت کسی بھی تحقیقات کی اغراض کے لیے کونسل کے چیئر پرسن یا اس ضمن میں اس کے ذریعہ کسی مجاز شخص کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو گواہان کو حاضر کرانے اور دستاویزات پیش کرانے کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی، سموت 1977 کے تحت سول عدالت کو حاصل ہوتے ہیں۔

(3) کونسل کے چیئر پرسن کو ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی تحقیقات کرتے وقت تحفظ عدالتی افسران ایکٹ، سموت 1971 کے معانی میں ایک ایسا شخص سمجھا جائے گا جو عدالتی فرائض انجام دے رہا ہو۔

62- سول عدالتوں کے اختیار سماعت پر پابندی: فی الوقت کسی بھی دیگر قانون میں کسی بھی بات کے ہوتے ہوئے، کسی ایسے تنازعہ، سوال یا دیگر معاملے کی نسبت جو کسی وقف یا وقف جائیداد کی حقیت یا کسی ایسے دیگر معاملے سے متعلق ہو، جس کا اس ایکٹ کے ذریعہ یا تحت فیصلہ اس ایکٹ کے تحت حکام کے ذریعہ کیا جانا مطلوب ہو، کسی بھی سول عدالت یا ٹربیونل میں کوئی مقدمہ یا دیگر کارروائی نہیں کی جا سکے گی۔

باب-VII

تاوان یا سزا

63- کسی بھی قانونی حکم کی خلاف ورزی کے لیے تاوان: (1) اگر کوئی شخص اس

ایکٹ کے تحت یا اس کے تحت وضع کیے گئے قواعد کے تحت صادر کسی قانونی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے یا تحصیل کمیٹی کے چیئرمین یا اس کے نامزد شخص کو اس ایکٹ کے یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت وقف کو جائیداد کا قانون طور پر قبضہ لینے سے روکتا ہے تو اسے تحصیل وقف کمیٹی کا چیئرمین ایک ہزار روپے تک کے جرمانہ کی سزا دے گا لیکن خلاف ورزی کی مدت کے دوران یہ جرمانہ 500 روپے یومیہ سے کم نہیں ہوگا۔

(2) کسی بھی ایسے شخص کو، جو کسی ایسی جائیداد کی نسبت جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو یا یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ وہ اس ایکٹ کے معانی میں وقف جائیداد ہے یا اس کے وقف جائیداد قرار دیے جانے کا امکان ہے کسی دوسرے شخص کو کسی رقم کی ادائیگی کرتا ہے یا اس سے وصول کرتا ہے، تحصیل کمیٹی کا چیئرمین ایسے جرمانہ کی سزا دے گا جو اس رقم سے کم نہ ہو جو اس نے کسی دوسرے شخص کو ادا کی ہے یا اس سے وصول کی ہے۔

(3) تحصیل کمیٹی کا چیئرمین ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت سزا دینے سے قبل ایسے شخص کو سماعت کا معقول موقعہ دے گا۔

(4) کسی شخص پر ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت عائد کی گئی سزا اس شخص کو فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون کے تحت کسی دیگر تعزیری یا دیوانی ذمہ داری کے تئیں تحفظ فراہم نہیں کرے گی۔

باب-VIII
وقف فنڈ اور آڈٹ

64- ریاستی وقف فنڈ: (1) ریاست کی تمام اوقاف سے وصول تمام رقوم اور وہ تمام رقوم جو وہ چندہ، استفادہ، زکوٰۃ، عطیات اور امداد کے طور پر وصول کرے اس سے کونسل کے فنڈ کی تشکیل ہوگی اور اسے ریاستی فنڈ کہا جائے گا۔

(2) کونسل کے ذریعہ چندہ، استفادہ اور عطیات کے طور پر وصول کی گئی تمام رقوم کو الگ ذیلی مدوں کے تحت جمع کیا جائے گا اور حساب کتاب رکھا جائے گا۔

(3) اس ضمن میں حکومت کے ذریعہ بنائے گئے کسی قاعدے کے تابع، ریاستی وقف فنڈ کونسل

کے کنٹرول کے تحت ہوگا اور اسے ایسی غرض کے لیے استعمال کیا جا سکے گا جسے کونسل اس ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے یا کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے مناسب سمجھے۔

65- اوقاف کے حساب کا تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو پیش کیا جانا: وقف کا ہر ایک مینجر باضابطہ حساب رکھے گا اور ہر سال یکم مئی سے قبل ایسے فارم میں حساب تیار کرے گا جس میں حسب صورت گزشتہ سال کی 31 مارچ کو ختم ہونے والی 12 مہینہ کی مدت کے دوران یا مذکورہ مدت کے اس حصہ کے دوران جس میں اس ایکٹ کی توضیحات کا وقف پر اطلاق کیا گیا ہو، مینجر کے ذریعہ وقف سے متعلق وصول کی گئی یا خرچ کی گئی تمام رقوم کی ایسی تفاصیل درج ہوں گی جن کی کونسل صراحت کرے؛

مگر شرط یہ ہے کہ سالانہ حساب کتاب کو بند کرنے کی تاریخ میں کونسل کے فیصلے کے مطابق ردوبدل کیا جا سکے گا۔

66- حسابات اور آڈٹ: (1) کونسل اپنے حسابات کے تعلق سے ایسی فارم میں اور ایسے طریقہ سے جس کی صراحت کی جائے حساب بہیاں اور دیگر بہیاں رکھے گا۔

(2) کونسل اور تحصیل کمیٹی کے حسابات کی حکومت کے ذریعہ مقرر کردہ آڈیٹر کے ذریعہ جانچ پڑتال کی جائے گی۔

(3) تحصیل کمیٹی کے چیئرمین اور اس کے ذریعہ مجاز کردہ شخص کو تحصیل کمیٹی یا وقف کے مینجروں سے متعلق یا ان کی تحویل میں تمام بہیوں، حسابات، دستاویزات، کاغذات، تمسکات، نقدی اور دیگر جائیداد تک رسائی حاصل ہوگی اور وہ ایسی بہیوں، حسابات، دستاویزات، کاغذات، تمسکات، نقدی یا دیگر جائیدادوں سے متعلق کسی بھی قابض شخص یا تحویل کے لیے ذمہ دار شخص کو انھیں کسی بھی ایسے مقام پر پیش کرنے کے لیے سمن کر سکے گا جہاں تحصیل کمیٹی یا اس کے ذریعہ مجاز شخص ہدایت دے۔

(4) کوئی بھی شخص جو اوقاف کا افسر یا ملازم ہے یا کسی وقت رہا ہے اوقاف کے سودوں اور کارکردگی کی بابت ایسی جانکاری دے گا جو تحصیل کمیٹی کا چیئرمین یا اس کے ذریعہ مجاز

کردہ شخص اس سے طلب کرے۔

(5) حکومت ریاست کے اکاؤنٹینٹ جنرل سے مشورہ کرنے کے بعد کسی بھی وقت آڈیٹر کو یہ ہدایات دے سکے گی کہ وہ جائیداد/فنڈ کے تحفظ کے لیے کونسل/تحصیل کمیٹی کے ذریعہ اٹھایا گیا قدم بھی معقول ہے اور اوقاف کے امور کی آڈیٹنگ میں اپنائے جانے والے طریقۂ کار کی معقولیت پر غور کرنے کے بعد آڈٹ کا دائرہ یا حدود بڑھا سکے گا یا یہ ہدایت دے سکے گا کہ مفاد عامہ اور عام رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے آڈٹ کا کوئی دیگر طریقہ اختیار کیا جائے۔ تحصیل کمیٹی کا چیئرمین آڈیٹر کی رپورٹ کی ایک کاپی کونسل کے روبرو رکھے جانے سے کم از کم ایک ماہ قبل ریاست کے اکاؤنٹینٹ جنرل کو بھیجے گا۔

(6) ماقبل ذیلی دفعہ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی ریاست کا اکاؤنٹینٹ جنرل خود اپنی مرضی سے یا اس ضمن میں حکومت کی جانب سے درخواست کیے جانے پر ایسا آڈٹ ایسے وقت پر کر سکے گا جو وہ ضروری سمجھے۔

(7) ہر آڈٹ رپورٹ کونسل اور حکومت کو بھیجی جائے گی۔

67- وقف کی آڈٹ میں پائے جانے والی کمیوں کی اطلاع: دفعہ 66 کے تحت کی جانے والی آڈٹ کے نتیجہ میں اگر اوقاف کی کارکردگی میں کوئی کمی پائی جاتی ہے تو آڈیٹر ایسے نقص کو کونسل کے نوٹس میں لا سکے گا۔

68- آڈیٹر کی رپورٹ پر کونسل کے ذریعہ حکم صادر کیا جانا: (1) کونسل قواعد یا ضوابط کے مطابق آڈیٹر کی رپورٹ کی جانچ کرے گی اور اس میں مندرج کسی معاملے کے بارے میں کسی شخص سے وضاحت طلب کر سکے گی اور رپورٹ کے بارے میں ایسے احکام صادر کرے گی جو وہ ٹھیک سمجھے اور ان میں ایسی رقم کی وصولیابی کے احکام بھی شامل ہوں گے جن کی آڈیٹر کے ذریعہ دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت تصدیق کی گئی ہے۔

(2) متولی یا کوئی دیگر ایسا شخص جو بورڈ کے ذریعہ صادر کسی حکم سے مطمئن نہیں ہے، حکم موصول ہونے کے 30 دن کے اندر حکم میں ردوبدل کرانے یا اسے منسوخ کرانے کے لیے ٹریبونل کو درخواست پیش کر سکے گا اور ٹریبونل ایسی شہادت لینے کے بعد، جو وہ ضروری

سمجھے، حکم کی توثیق یا اس میں ردوبدل کر سکے گا یا اس طرح مصدقہ رقم کو کلی یا جزوی طور پر معاف کر سکے گا اور خرچ کے بارے میں ایسا حکم بھی صادر کر سکے گا جو وہ معاملے کے حالات میں مناسب سمجھے۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت دی گئی درخواست حکومت کے ذریعہ بغرض سماعت تب تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ مصدقہ رقم تحصیل کمیٹی کے چیئرمین یا کونسل کے چیئرپرسن کے پاس جمع نہ کرا دی گئی ہو اور تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو سماعت کا موقع نہ دے دیا گیا ہو۔

(4) ذیلی دفعہ (2) کے تحت حکومت کے ذریعہ کیا گیا حکم حتمی ہوگا۔

(5) ایسی ہر ایک رقم جس کی وصولی کے لیے ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت کوئی حکم صادر کیا گیا ہے، جہاں ایسی رقم غیر ادا شدہ رہتی ہے، وہاں دفعہ 34 یا دفعہ 35 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت متعین کی گئی کسی رقم کی وصولی کے لیے ہو۔

69- **اوقاف کی بہیوں کا معائنہ:** تحصیل کمیٹی کا چیئرمین خود اپنی مرضی سے یا کسی شخص کی درخواست پر کسی بھی وقف کی بہیوں کا معائنہ کر سکے گا یا اپنے تحریری حکم کے ذریعہ مجاز کردہ شخص کو ایسا کرنے کی ہدایت دے سکے گا اور اس طرح مجاز شخص کو بوقت معائنہ تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

70- **کونسل کو قرض لینے کا اختیار:** کونسل ایکٹ کی توضیحات کو روبہ عمل لانے کے لیے حکومت کے محکمہ وقف سے ماقبل منظوری حاصل کرنے کے بعد ایسی رقم ایسی شرائط پر قرض لے سکے گی جو حکومت کسی وقف کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لیے متعین کرے۔

باب IX
متفرقات

71- **دستاویزات کی رجسٹری:** رجسٹریشن ایکٹ، سموت 1977 اور اسٹامپ ایکٹ، 1977 میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، کونسل، تحصیل کمیٹی یا کسی دیگر شخص کے حق میں تکمیل کی گئی دستاویزات اسٹامپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس سے مستثنیٰ ہوں گی۔

-72 میعاد سماعت: (1) میعاد سماعت ایکٹ، سموت 1995 یا فی الوقت ریاست میں نافذ کسی قانون میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی قبضہ لینے، کرایہ، نفع یا اس ایکٹ کے تحت کوئی دیگر واجب الادا رقم وصول کرنے کے لیے یا وقف جائیداد میں کسی حق یا مفاد کو عملی شکل دینے کے لیے کوئی میعاد سماعت نہیں ہوگی۔

(2) فی الوقت نافذ قانون میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کسی شخص کے حق میں اس کے وقف جائیداد پر قبضہ ہونے کے باعث خواہ ایسا قبضہ بااختیار طور پر ہو یا دیگر طور پر کوئی بھی مفاد، حق یا حقیت وجود میں نہیں آئے گی اور نہ ہی اسے وقف جائیداد کی بابت مخالفانہ قبضہ حاصل ہوگا۔

-73 پٹہ داری کے حقوق پر پابندی: انتقال جائیداد ایکٹ، سموت 1977 یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی اس ایکٹ کے تحت کونسل یا کسی تحصیل کمیٹی کے ذریعہ کسی شخص کے حق میں کسی غیر منقولہ جائیداد کی بابت کوئی پٹہ یا وقف کا انتظام و اس کی دیکھ بھال کرنے سے متعلق کسی دستاویز سے اس شخص کے حق میں جائیداد متعلقہ میں کوئی کرایہ داری کے حقوق وجود میں نہیں آئیں گے۔

-74 دیگر قوانین کو مغلوب کرنے کے لیے ایکٹ: کسی دیگر قانون میں یا ایسے کسی دیگر قانون کی بنیاد پر بااثر کسی دستاویز میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی اس ایکٹ اور اس کے تحت وضع کیے گئے قواعد اور احکامات کو بالادستی حاصل ہوگی۔

-75 معاہدے: اس ایکٹ کے تحت کونسل کو عطا کردہ اختیارات کے استعمال کرنے پر کیے جانے والے تمام معاہدے واضح طور پر کونسل کے ذریعہ کیے جائیں گے اور ایسے تمام معاہدے اور ایسی تمام دستاویزات انتقال (Assurances) کی کونسل کی جانب سے اس کے سکریٹری کے ذریعہ تکمیل کی جائے گی۔

-76 وقف جائیداد کا ٹیکسوں، فیس، ڈیوٹی اور دیگر اخراجات اور کچھ قوانین کے اطلاق سے مستثنیٰ ہونا: (1) Control Act, 1966 (کنٹرول ایکٹ)، Jammu and Kashmir Big Landed Estates Abolition Act, Samvat

2007 (جموں وکشمیر جائیداد مشتمل بہ اراضی وسیع ایکٹ)، Jammu and
Kashmir Agrarian Reforms Act, 1976 (جموں وکشمیر زرعی اصلاحات
ایکٹ)، Jammu and Kashmir Town Area Act, Samvat 2011
(جموں وکشمیر ٹاؤن ایریا ایکٹ)، Jammu and Kashmir Municipal Act,
Samvat 2008 (جموں وکشمیر میونسپل ایکٹ)، Jammu and Kashmir
Development Act, 1970 (ترقی جموں وکشمیر ایکٹ) اور Jammu and
Kashmir Tenancy Act, Samvat 1980 (جموں وکشمیر کرایہ داری ایکٹ)
کی کسی بھی بات کا اس جائیداد پر اطلاق نہیں ہوگا۔

(2) کسی بھی وقف سے متعلق تمام جائیدادیں خواہ منقولہ ہوں یا غیر منقولہ ہر طرح کی مالگزاری اراضی اور ہر طرح کی فیس اور دستاویزات کے رجسٹریشن سے متعلق کسی بھی قانون کے تحت کسی بھی واجب الادا فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی کی ادائیگی یا تعمیر وغیرہ کرنے کے لیے اجازت مانگنے سے مستثنیٰ ہوں گی۔

77- بے دخل کرنے کا اختیار: (1) اگر تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو کسی وقت بھی یہ نظر آتا ہے کہ کسی بھی کرایہ دار کو کرایہ پر دی گئی کوئی بھی وقف اراضی یا عمارت خود وقف کی اغراض کے لیے یا مذکورہ زمین یا عمارت کی ترقی کے لیے ضرورت ہے تو وہ بذریعہ حکم تحریری کرایہ دار کو ایسی زمین یا عمارت ایسے حکم کی وصولیابی کی تاریخ سے 15 دن کے اندر اندر خالی کرنے کا مطالبہ کر سکے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی بھی حکم وصول ہونے پر ایسے کرایہ دار، حسب صورت، ایسی زمین یا عمارت کا قبضہ چیئرمین کو دے دیں گے۔

78- کسی نوٹیفکیشن وغیرہ کے جواز کو چنوتی دینے پر پابندی: جیسی کہ آئین میں واضح توضیح کی گئی ہے اس کے سوا اس ایکٹ یا اس کے تحت وضع کیے گئے کسی قاعدے کے تحت حکومت یا کونسل کے ذریعہ جاری کیے گئے کسی بھی نوٹیفکیشن، صادر کیے گئے کسی بھی حکم یا لیے گئے فیصلے یا کی گئی کارروائی کو کسی بھی سول عدالت میں کوئی چنوتی نہیں دی

جائے گی۔

-79 **عدالت کے ذریعہ نالش وغیرہ کا نوٹس:**(1)وقف جائیداد کی حیثیت یا قبضہ یا مینجر یا مستفید کے حقوق سے متعلق ہر نالش میں یا قانونی کارروائی میں، حسب صورت، عدالت یا حاکم اپیل تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو ایسی نالش یا کارروائی کرنے والے فریق کے خرچے پر نوٹس دیے بغیر کسی بھی نالش یا دیگر قانونی کارروائی کی سماعت نہیں کرے گا۔

(2) ذیلی دفعہ(1) کے تحت نوٹس نہ دیے جانے کی صورت میں نالش یا کارروائی میں صادر کی گئی کوئی بھی ڈگری یا حکم شروع سے ہی باطل ہوگا۔

(3) جہاں کوئی وقف جائیداد کسی سول عدالت کی ڈگری کے اجرا کے لیے اس ایکٹ کے آغاز سے قبل حکومت یا کسی مقامی حاکم کو واجب الادا کسی مال گزاری، محصول یا ٹیکس کی وصولیابی کے لیے بغرض بیع نوٹیفائی کی جا رہی ہو یا کی گئی ہو وہاں اجرا ساقط ہو جائے گا اور اس ایکٹ کے آغاز پر مالگزاری ختم ہو جائے گی اور محصول یا ٹیکس کی بابت یہ سمجھا جائے گا کہ اس جائیداد کو ان سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے اور ڈگری چکی ہوئی سمجھی جائے گی۔

-80 **حصول اراضی ایکٹ کے تحت کارروائی:** (1) اگر حصول اراضی ایکٹ، سموت1990 یا حصول اراضی یا دیگر جائیداد سے متعلق فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون کے تحت فیصلہ ثالثی سے قبل کلکٹر کو یہ نظر آتا ہے کہ زیر حصول جائیداد وقف جائیداد ہے تو وہ ایسے حصول کے نوٹس کی تحصیل کمیٹی کے چیئرمین پر تعمیل کرائے گا اور کسی بھی وقت ایسی جائیداد کے حصول سے متعلق دیگر کارروائیوں کا ایسے نوٹس کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر نمٹارا کر دیا جائے گا۔

(2) جب ذیلی دفعہ(1) کی توضیعات کے تحت تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو یہ ظاہر ہو کہ حصول اراضی ایکٹ، سموت1990 کی دفعہ 31 یا دفعہ 32 کے تحت یا ذیلی دفعہ(1) میں بحوالہ کسی دیگر قانون کی مماثل توضیعات کے تحت کوئی بھی حکم کونسل کو سماعت کا موقعہ دیے بغیر صادر نہیں کیا جائے گا۔

(3) حصول اراضی ایکٹ، سموت1990 یا اس کے تحت وضع کیے گئے قواعد میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کلکٹر حتی الامکان یہ کوشش کرے گا کہ وقف جائیداد تحویل میں نہ لی جائے اور اگر کسی غرض عامہ کے لیے ایسا کرنا ناگزیر ہو جائے تو وہ اسی قیمت کی متبادل زمین ترجیحاً اسی علاقے میں یا دیگر کہیں اور جس کے لیے کونسل راضی ہو دستیاب کرائے گا۔

البتہ شرط یہ ہے کہ خواہ کچھ بھی حالات ہوں کسی بھی قبرستان یا کسی دفن کرنے کی جگہ کو حصول اراضی ایکٹ، سموت1990 کے تحت یا ریاست میں فی الوقت نافذ کسی دیگر مماثل قانون کے تحت تحویل میں نہیں لیا جائے گا اور اس ایکٹ کی خلاف ورزی میں کوئی بھی حصول باطل ہوگا۔

(4) فی الوقت نافذ کسی بھی قانون میں کسی بھی بات کے ہوتے ہوئے زیر حصول وقف جائیداد کا کوئی بھی کرایہ دار، پٹہ دار یا قابض کسی بھی طرح کے معاوضہ کا حق دار نہیں ہوگا اور پورے کا پورا معاوضہ، اگر کوئی ہو، تحصیل کمیٹی کے چیئرمین کو قابل ادائی ہوگا۔

-81 **مینیجر کے ذریعہ یا اس کے خلاف مقدمات میں سمجھوتے پر پابندی:** وقف جائیداد کی حقیت یا مینیجر کے حقوق سے متعلق وقف مینیجر کے ذریعہ یا اس کے خلاف عدالت میں کیے گئے کسی بھی مقدمے یا کارروائی میں کونسل کی ماقبل منظوری کے بغیر سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

-82 **تحقیقات اور کارروائیوں کا عدالتی کارروائیاں ہونا:** کونسل، تحصیل کمیٹی، حاکم اپیل یا کوئی دیگر حاکم جس کی اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کے تحت تقرری کی گئی ہو کے روبرو تمام تحقیقات اور کارروائیوں رنبیر پینل کوڈ سموت1989 کی دفعات 193، 219 اور 228 کے معانی میں عدالتی کارروائیاں سمجھا جائے گا اور مذکورہ کونسل، افسر یا حاکم کو کوڈ آف کرمنل پروسیجر، سموت 1989 کی دفعات 176 اور 480 کے معانی میں سول عدالت سمجھا جائے گا۔

-83 **اسلامی قانون کا اطلاق:** وقف اور وقف جائیدادوں کے انتظام، انصرام و نگرانی کے

تعلق سے ایسے تمام معاملوں میں جن کا اس ایکٹ میں ذکر نہیں ہے اسلامی قانون کی توضیحات کا اطلاق ہوگا۔

84- **اوقاف کی سرگرمیوں کو منضبط کرنے کا حکومت کا اختیار:** (1) اوقاف کی غیر مذہبی سرگرمیوں کو منضبط کرنے کی اغراض کے لیے حکومت کو مندرجہ ذیل اختیارات حاصل ہوں گے اور وہ درج ذیل فرائض منصبی انجام دے سکے گی:-

(الف) اہتمام اوقاف کے لیے عام اصول اور پالیسیاں بنانا؛

(ب) کونسل اور تحصیل کمیٹی کے کارہائے منصبی کے مابین ربط پیدا کرنا؛ اور

(ج) عام طور پر اوقاف کی غیر مذہبی سرگرمیوں کے انتظام و انصرام کی نظر ثانی کرنا اور ان میں اصلاحات کا مشورہ دینا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے ہوئے حکومت کونسل یا تحصیل کمیٹی سے وقت وقت پر رپورٹ یا دیگر رپورٹیں مانگ سکے گی اور کونسل یا تحصیل کمیٹی کو ایسی ہدایات دے سکے گی جو وہ مناسب سمجھے اور کونسل و تحصیل کمیٹی اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسی ہدایات کی پیروی کریں گی۔

85- **ریاستی حکومت کے ذریعہ سالانہ رپورٹ:** ریاستی حکومت، مالی سال کے اختتام کے بعد، جتنی جلد ہو سکے، ریاست میں کونسل کی کارکردگی اور انتظام کی بابت ایک سالانہ رپورٹ تیار کروائے گی اور اسے ریاستی قانون سازیہ کے ہر ایوان کے روبرو رکھوائے گی اور ایسی ہر رپورٹ ایسی فارم میں ہوگی اور اس میں وہ باتیں ہوں گی جن کی صراحت کی جائے۔

86- **نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ:** ایکٹ ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیے گیے یا کیے جانے کے لیے مقصود کسی امر کے لیے کوئی بھی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی کونسل یا تحصیل کمیٹی کے چیئرمین یا اس ایکٹ کے تحت باضابطہ طور پر تقرر شدہ کسی دیگر شخص کے خلاف نہیں ہوگی۔

87- کونسل / تحصیل / کمیٹی / اوقاف کے اراکین، افسران اور ملازمین سرکاری

ملازم تصور ہوں گے:(1) کونسل کے چیئرمین، تحصیل کمیٹی کے چیئرمین/نائب چیئرمین اور کونسل، تحصیل کمیٹی کے تمام اراکین، افسران اور ملازمین، آڈیٹر اور دیگر اشخاص جن کا اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا احکام کے ذریعہ ان پر عائد کئیں فرائض کی انجام دہی کے لیے باقاعدہ تقرر کیا گیا ہے، جب وہ اس ایکٹ کی توضیع کی تعمیل میں کارروائی کر رہے ہوں یا کرتے ہوئے سمجھے جائیں، رنویر پینل کوڈ کی دفعہ 2 کے معانی میں سرکاری ملازم متصور ہونگے۔

(2) وقف کا ہر ایک مینیجر اور وقف میں کسی بھی عہدے پر فائز ہر شخص رنویر پینل کوڈ کی دفعہ 2 کے معانی میں سرکاری ملازم متصور ہوگا۔

88- الگ کمیٹی قائم کرنے کے لیے خصوصی توضیع: اس ایکٹ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، حکومت کو قانونی طور پر یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کونسل کی نگرانی کے تابع ریاست میں مسلم قانون کے کسی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے مستفدین کے کسی بھی زمرے کے لیے اگر حکومت ایسا قرین مصلحت سمجھتی ہے، الگ الگ کونسل بنا سکے اور جہاں ایسی کونسل قائم کی جاتی ہے وہاں ایسی توضیعات کا ایسی ضلع کونسل پر ضروری تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

89- ریاستی حکومت کا قواعد بنانے کا اختیار:(1) ریاستی حکومت، ایکٹ ہٰذا کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ قواعد بنا سکے گا۔

(2) بالخصوص اور متذکرہ بالا توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد میں سبھی یا کنہیں امور کی نسبت توضیع کی جاسکیگی، یعنی:

(i) ایسی تفصیلات جو دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ(1) کے تحت شائع کردہ اوقاف کی فہرست میں درج ہوں گی؛

(ii) وہ شرائط اور پابندیاں جن کے تابع کونسل کسی جائیداد کو منتقل کر سکے گی؛

(iii) کونسل اور/یا تحصیل کمیٹی کے کاربائے منصبی کی ضابطہ بندی؛

(iv) اس ایکٹ کے تحت کی جانے والی تحقیقات کا طریقہ؛

(v) کسی سول عدالت کو حاصل اختیارات جن کا ضلع کونسل یا تحصیل کمیٹی کا چیئرمین یا کوئی دیگر شخص اس ایکٹ کے تحت تحقیقات کرتے وقت استعمال کر سکے گا؛

(vi) وہ فارم جس میں اوقاف کا رجسٹر رکھا جائے گا اور وہ مزید تفاصیل جو اس میں درج کی جائیں؛

(vii) وہ فارم جس میں اور وہ مدت جس کے اندر کونسل کا بجٹ تیار اور پیش کیا جا سکے گا؛

(viii) وقف فنڈ کے حسابات رکھے جانے اور ان کا آڈٹ کرائے جانے کا طریقہ اور آڈیٹر کی رپورٹ میں درج باتیں؛

(ix) وقف فنڈ میں رقوم کی ادائیگی، ایسی رقوم کی سرمایہ کاری، تحویل اور تقسیم؛

(x) وہ حالات جن کے تحت اور وہ شرائط جن پر کونسل کو رقم قرض لینے کی اجازت دی جا سکے؛

(xi) اس ایکٹ کے تحت واجب الادا کسی بھی رقم کو اراضی مال گزاری کی بقایا کے طور پر وصولیابی کے لیے اپنایا جانے والا طریقہ؛

(xii) کونسل کے ذریعے ملازمت میں رکھے گیے افراد اور مسجدوں کے اماموں کی تنخواہ، بھتے و دیگر شرائط اور پابندیاں جن کے تابع تحصیل کمیٹی کا چیئرمین یا کونسل کے ذریعے مجاز کوئی افسر کسی سرکاری دفتر میں کسی ریکارڈ، رجسٹر یا دستاویز کا معائنہ کر سکے گا؛

(xiii) وہ طریقہ جس کے مطابق تحصیل کمیٹی کا چیئرمین ایسے اوقاف کی نسبت تحقیقات کر سکے گا جن کا وجود بظاہر ختم ہو چکا ہے اور ساتھ ہی ایسی عمارات یا دیگر مقامات کی بابت بھی تحقیقات کر سکے گا جنھیں مذہبی اغراض یا کسی ادارے یا خیرات کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا اور وہ اس غرض کے لیے استعمال ہونے بند ہو گئے ہیں؛

(xiv) نوٹس دینے کا طریقہ؛

(xv) وقفہ جات جن میں اوقاف کے حساب کتاب کا آڈٹ کیا جا سکے گا؛

(xvi) وہ فارم اور طریقہ جس میں کونسل کے حسابات رکھے جائیں گے؛

(xvii) وہ شخص جو کونسل یا تحصیل کمیٹی کے احکام اور فیصلوں کی تصدیق کر سکے گا؛

(xviii) چیئرمین اور نائب چیئرمین کے انتخاب کے طریقہ کار کی ضابطہ بندی جس میں ووٹ ریکارڈ

کرنے کا طریقہ اور ایسے انتخاب سے پیدا ہونے والے یا اٹھنے والے، حسب صورت، تنازعات یا سوالات کا فیصلہ شامل ہے؛

(xix) کوئی دیگر معاملہ جس کی صراحت اس ایکٹ کے تحت کرنا درکار ہو؛

90- اس ایکٹ کے تحت مقرر کیے گئے اشخاص کے ذریعہ کی گئی کارروائی کا تحفظ:
اس ایکٹ کے تحت مقرر کیے گئے کسی شخص کے خلاف اس ایکٹ یا اس کے تحت وضع کیے گئے کسی قاعدے، یا صادر کیے گئے کسی حکم کی اتباع میں نیک نیتی سے کیے گئے کسی فعل یا کیے جانے والے کسی فعل کی نسبت کوئی دعویٰ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی دائر نہیں ہوگی۔

91- ضوابط بنانے کا اختیار: (1) کونسل، ایکٹ ہٰذا کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے، ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے، ایسے ضوابط بنا سکے گی جو ایکٹ ہٰذا یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے متناقض نہ ہوں۔

(2) خاص طور پر اور مندرجہ بالا اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے ضوابط میں سبھی یا کسی امور کے لیے توضیع کی جا سکے گی، یعنی:

(الف) کونسل کے اجلاس کا وقت اور مقام؛

(ب) کونسل کے کام کاج کا ضابطہ وطریقۂ کار؛

(ج) کونسل کے چیئرمین یا اراکین یا کمیٹیوں کے اراکین کو قابل ادا بھتے یا فیس؛

(د) اوقاف کے ذریعہ ملازمت میں رکھے گئے اشخاص کی قیود وشرائط؛

(ہ) وقف کے رجسٹریشن کے لیے درخواست کا فارم، اس میں دی جانے والی دیگر تفصیلات اور وقف کے رجسٹریشن کا مقام؛

(و) اوقاف کے رجسٹر میں درج کی جانے والی دیگر تفصیلات؛

(ز) وہ فارم جس میں اور وہ مدت جس کے اندر اوقاف کے بجٹ تیار کیے جائیں گے اور کونسل کے ذریعہ انھیں منظوری دی جا سکے گی؛

(ح) کونسل کے دفتر میں رکھی جانے والی بہیاں؛

(ط) وہ طریقہ جس کے مطابق اوقاف کے حسابات رکھے جا سکیں گے اور ان کا آڈٹ کیا جا

سکے گا اور آڈٹ رپورٹ میں درج کی جانے والی تفاصیل؛

(ی) وقف کی آمدنی کا حساب لگانے کا طریقہ؛

(ک) کونسل/کمیٹی کی کارروائیوں اور ریکارڈ کے معائنے یا ان کی نقول دینے کے لیے واجب الادا فیس؛ اور

(ل) کوئی دیگر امر جس کی صراحت کی جائے۔

(3) اس دفعہ کے تحت بنائے گئے سبھی ضوابط سرکاری گزٹ میں شائع کیے جائیں گے اور شائع ہونے کی تاریخ سے موثر ہوں گے۔

92- **مشکلات دور کرنے کا اختیار:** اگر ایکٹ کی توضیحات کو روبہ عمل لانے میں کوئی دشواری پیش آئے تو ریاستی حکومت ایسے حکم کے ذریعہ، جو اس ایکٹ کی توضیحات کے نقیض نہ ہو، اس مشکل کو رفع کر سکے گی۔

93- **ملازمین کا adjustment (چھٹنی یا تخفیف اسامی کے خلاف تحفظ):** اگر اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد کچھ ملازم زائد از ضرورت ہو جاتے ہیں تو ریاستی حکومت ان کی ملازمت پر یا اس میں ان کے مفادات پر کوئی منفی اثر ڈالے بغیر انھیں کسی دوسرے محکمے میں ایڈجسٹ کر سکے گی۔

94- **منسوخی اور مستثنیات:** (1) جموں و کشمیر وقف ایکٹ، 1978 بذریعہ ایکٹ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے؛

(2) ایسی ترمیم کے باوجود مندرجہ بالا ایکٹ کے تحت کی گئی کوئی بھی بات یا کارروائی ایکٹ ہذا کے تحت کی گئی سمجھی جائیگی۔

جموں وکشمیر مصرحہ اوقاف اور مصرحہ وقف جائیداد

(انتظام اور ضابطہ بندی) ایکٹ، 2004

ایکٹ نمبر VIII بابت 2004

ایکٹ تاکہ مصرحہ اوقاف کی مناسب نگرانی، موثر انتظام اور ضابطہ بندی نیز مصرحہ وقف جائیداد کی مناسب حفاظت، تحفظ اور استعمال اور اس سے منسلک یا ضمنی امور کی توضیح کی جائے۔

جموں وکشمیر ریاستی قانون سازیہ جمہوریہ بھارت کے 54 ویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے۔

1- مختصر نام اور نفاذ: (1) اس ایکٹ کو جموں وکشمیر مصرحہ اوقاف اور مصرحہ وقف جائیداد (انتظام اور ضابطہ بندی) ایکٹ 2004 کہا جائے گا۔

(2) یہ 8 ستمبر 2003 سے نافذ العمل تصور کیا جائے گا۔

2- تعریفات: اس ایکٹ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو؛

(الف) 'ایکٹ' سے جموں وکشمیر مصرحہ اوقاف اور مصرحہ وقف جائیداد (انتظام اور ضابطہ بندی)

ایکٹ 2003 مراد ہے؛

(ب) 'بورڈ' سے دفعہ 5 کے تحت قائم کیا گیا بورڈ آف ڈائرکٹران مراد ہے؛

(ج) 'بائی لاز' (ذیلی قواعد یعنی احکام وضوابط) سے دفعہ 26 کے تحت بنائے گئے ذیلی قواعد مراد ہیں؛

(د) 'چیئرمین' سے بورڈ کا چیئرمین مراد ہے جس کی توضیح دفعہ 6 کے ضمن (2) میں کی گئی ہے؛

(ہ) 'چیف ایگزیکٹیو' سے ایسا چیف ایگزیکٹیو مراد ہے جسے دفعہ 18 کے تحت مقرر کیا گیا ہے؛

(و) 'عطیات فنڈ' میں حسب ذیل شامل ہیں:—

(i) ایسے تمام نذرانے، عطیے، نیاز جو کسی مصرحہ وقف کی جانب سے یا اس کے فائدے کے لیے حاصل ہوں اور وہ صدقات، زکوٰۃ اور عشر جو چیف ایگزیکٹیو یا اس کی جانب سے مجاز کردہ شخص کے ذریعہ حاصل ہوں؛

(ز) 'حکومت' سے ریاست جموں وکشمیر کی حکومت مراد ہے؛

(ح) 'رکن' سے بورڈ کا رکن مراد ہے اور اس کا چیئرمین اور نائب چیئرمین بھی اس میں شامل ہیں؛

(ط) 'مقررہ' سے ذیلی قوانین کے تحت مقررہ مراد ہے؛

(ی) 'فہرست بند' سے ایسا فہرست بند مراد ہے جو اس ایکٹ کے ساتھ منسلک ہے؛

(ک) 'دفعہ' سے اس ایکٹ کی دفعہ مراد ہے؛

(ل) 'مصرحہ اوقاف' سے وہ اوقاف مراد ہے جس کی صراحت فہرست بند 'الف' میں کی گئی ہے اور ایسے دیگر اوقاف جن کی حکومت وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں اعلان نامہ کے ذریعے اس فہرست میں شامل کرے؛

(م) 'مصرحہ وقف جائیداد' سے فہرست بند 'ب' میں مصرحہ جائیداد مراد ہے اور اس میں حسب ذیل شامل ہیں؛

-1 کسی مصرحہ وقف کے زیر انصرام، زیر انتظام، زیر استعمال اور زیر قبضہ جائیداد (منقولہ

وغیر منقولہ دونوں) رقومات اور دیگر اثاثے یا جن کی نسبت کوئی مصرحہ وقف کوئی استحقاق، حق یا مفاد کا ادعا کرے؛

ii- کسی شخص کے ذریعے جنس یا کسی اور شکل وصورت میں پیش کیے جانے والے تمام نذرانے، نیاز، ہدیہ، صدقات، زکوٰۃ اور عشر اور جو فی الوقت کسی وقف کو حاصل ہوتے ہوں یا قابل وصولیابی ہوں اس ایکٹ کے تحت بورڈ کے کسی مجاز عہدے دار کے ذریعے قابل وصول ہوں گے اور

(ن) کوئی دیگر وقف جائیداد چاہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ جس پر حکومت وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں اعلان نامہ کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیحات کا نوٹیفائی کرے۔

(ص) 'ریاست سے ریاست جموں وکشمیر مراد ہے۔

(ف) 'نائب چیئرمین' سے ایسا نائب چیئرمین مراد ہے جسے دفعہ 9 کے تحت منتخب کیا گیا ہو۔

(ع) 'وقف' کے وہی معنی ہوں گے جو اسے اسلامی قانون میں بالعموم اور جموں اور کشمیر وقف ایکٹ 2001 کی دفعہ 3 کے ضمن (الف) کے تحت بالخصوص دیے گئے ہیں۔

3- ایکٹ کی اطلاع: اس ایکٹ کی توضیحات کا اطلاق مصرحہ اوقاف اور مصرحہ وقف جائیدادوں اور ایسے دیگر اوقاف یا ٹرسٹوں پر ہوگا جن کو حکومت وقتاً فوقتاً فہرست بند 'الف' یا فہرست بند 'ب' میں اپنی ایما پر یا بورڈ کی سفارش پر کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایکٹ کے نفاذ کے بعد کوئی وقف ٹرسٹ یا جائیداد ایک بار فہرست بند میں شامل کیے جانے پر بورڈ کی تحریری رضامندی کے بغیر خارج نہیں ہوگی۔

4- ایکٹ کا دیگر قوانین پر غالب ہونا: کسی قانون یا کسی عدالت کی کسی انتظامی اسکیم، ڈگری، حکم یا فیصلہ، رواج، رسم، وقف نامہ، نوشتہ دستاویز یا کسی دیگر معاہدہ میں مندرج کسی ایسے امر کے باوجود جو اس ایکٹ کے ساتھ مطابقت نہ رکھتا ہو یہ ایکٹ مؤثر ہوگا۔

5- بورڈ آف ڈائرکٹرز: (1) دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والے اوقاف اور جائیداد کا قبضہ، انصرام، نگرانی، اختیار اور انتظام، عطیات فنڈ اور اس سے متعلق ریکارڈ اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے بورڈ کو مرکوز ہوں گے۔

(2) بورڈ مصرحہ اوقاف اور مصرحہ وقف جائیدادوں کے لیے بورڈ آف ڈائرکٹران کے نام سے موسوم ہوگا۔ یہ ادارہ سند یافتہ جماعت ہوگی اور اس کی دائمی جانشینی اور مشترکہ مہر ہوگی اور اسی نام سے چیف ایگزیکٹیو کے ذریعے مقدمہ دائر ہوگا یا اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

(3) اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے 6 ماہ کی مدت کے اندر بورڈ تشکیل دیا جائے گا اور تب تک اس کے اختیارات کا استعمال چیئرمین کرے گا اور کارہائے منصبی بھی وہی انجام دے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ باقاعدہ بورڈ تشکیل پانے تک چیئرمین اپنے کارہائے منصبی کو انجام دینے میں مدد اور اعانت کے لیے زیادہ سے زیادہ 5 اور کم سے کم 3 اشخاص پر مشتمل ایک عبوری بورڈ تشکیل دے سکے گا۔

-6 بورڈ کی تشکیل: بورڈ 11 ارکان پر مشتمل ہوگا، جو تمام کے تمام مسلمان ہوں گے۔ ریاست کا وزیراعلیٰ بہ اعتبار عہدہ بورڈ کا چیئرمین ہوگا اور اگر وہ غیر مسلم ہو، تو وہ وزارتی کونسل میں سے کسی ممتاز مسلمان وزیر کو چیئرمین مقرر کرے گا۔ بقیہ ارکان کو چیئرمین نامزد کرے گا:

(i) تین اشخاص جو ریاست میں اسلام کی خدمت میں امتیازی حیثیت رکھتے ہوں؛

(ii) تین اشخاص جو انتظامی، قانونی یا مالی امور میں امتیازی حیثیت رکھتے ہوں۔

(iii) تین اشخاص جو صحت عامہ، تعلیم اور سماجی خدمات میں امتیازی حیثیت رکھتے ہوں؛

(iv) ایک خاتون جو ریاست میں سماجی خدمات بالخصوص عورتوں کو بااختیار بنانے کے شعبے میں امتیازی حیثیت رکھتی ہو؛

-7 رکنیت کے لیے اہلیت: کوئی شخص بحیثیت رکن نامزد ہونے کا اہل ہوگا، اگر وہ؛

(i) مسلمان ہے؛

(ii) صحیح العقل ہے۔

(iii) دیوالیہ یا غیر بری الذمہ دیوالیہ نہیں ہے؛

(iv) کسی دوسرے مذہب کا پیروکار نہ بن چکا ہے اور کسی دیگر وجہ سے مسلمان نہ رہا ہے؛ اور

(v) اخلاقی گراوٹ کے کسی جرم کی پاداش میں سزا یافتہ نہیں ہے۔

8- **عہدے کی میعاد، استعفیٰ اور ممبران کی برطرفی اور اتفاقی خالی عہدے:** (i) کوئی رکن ماسوائے رکن بہ اعتبار عہدہ اپنی نامزدگی کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا لیکن وہ اس سلسلے میں چیئرمین کو تحریری طور پر نوٹس دے کر اس مدت سے قبل اپنے عہدہ سے مستعفی ہو سکے گا اور چیئرمین کی طرف سے استعفیٰ منظور ہونے پر وہ ایسا رکن نہیں رہے گا۔

(ii) بورڈ کسی ایسے رکن کو اس کے عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

(الف) جو فاتر العمل ہو اور کسی مجاز عدالت نے اسے ایسا قرار دیا ہو؛

(ب) جس نے اپنے آپ کو دیوالیہ قرار دینے کے لیے عرضی دی ہو یا جسے غیر بری الذمہ دیوالیہ قرار دیا گیا ہو؛

(ج) جس نے کوئی دوسرا مذہب اختیار کیا ہو یا کسی بنا پر مسلمان نہ رہا ہو؛

(د) جو اخلاقی گراوٹ کے کسی جرم کی پاداش میں سزا یافتہ ہو؛

(ہ) بورڈ کے تین متواتر اجلاسوں سے غیر حاضر رہا ہو؛

(و) جس کی بورڈ میں موجودگی بورڈ کی رائے میں اس ایکٹ کے تحت حاصل کیے جانے والے اغراض و مقاصد کو مضرت پہنچانے کا باعث ہو۔

(ز) اراکین کی اتفاقی خالی نشستوں کو چیئرمین نامزدگی کے ذریعے پر کرے گا۔

(ح) کسی اتفاقی خالی نشست کو پر کرنے کے لیے مقرر کیے گئے رکن کی میعاد عہدہ اس رکن کی میعاد کی باقی ماندہ مدت کے لیے ہوگی جس کی جگہ وہ نامزد کیا جائے۔

9- **نائب چیئرمین:** (1) اراکین کسی ممبر کو نائب چیئرمین کے طور پر منتخب کریں گے۔

(2) جب چیئرمین کا عہدہ خالی ہو یا کسی اجلاس میں چیئرمین موجود نہ ہو تو نائب چیئرمین، چیئرمین کے فرائض منصبی انجام دے گا۔

(3) چیئرمین اور نائب چیئرمین کی غیر موجودگی میں، بورڈ کے اجلاس کی صدارت ایسا رکن کر

سکے گا جسے اجلاس میں موجود اراکین کی اکثریت منتخب کرے۔

10- رکنیت کے لیے اہلیت سے متعلق تنازعات: کوئی عدالت، ماسوائے جموں وکشمیر کی عدالت عالیہ ایسا دعویٰ یا قانونی کارروائی بغرض سماعت قبول نہیں کرے گی جس میں ایکٹ کے تحت کسی ممبر کے متعلق اپنے عہدہ پر فائز رہنے کے لیے مطلوب اہلیت کے بارے میں تنازعہ پیش کیا گیا ہو۔

11- بورڈ کے اختیارات وفرائض: بورڈ کے اختیارات وفرائض یوں ہوں گے:

(الف) اوقاف کا انتظام چلانا، انصرام کرنا اور انھیں منضبط بنانا اور دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والی جائیدادوں کو تحفظ دینا، ان کی حفاظت کرنا اور ان کو بروئے کار لانا؛

(ب) عطیات فنڈ انتظام اور انصرام اس ایکٹ کی توضیحات کے مطابق انجام دینا؛

(ج) عطیات فنڈ سے تنخواہیں، الاؤنس اور فاضلات ادا کرنا اور واجب الادا دیگر تمام ادائیگیاں عمل میں لانا؛

(د) ریاست میں مسلمانوں کے فلاح و بہبود خاص کر تعلیم، صحت، سماجی بہبود، صنعت وحرفت اور ملت کی ترقی کے شعبوں میں عطیات فنڈ کو استعمال کرنا؛

(ہ) مفلس اور نادار لوگوں کی امداد کے لیے رقوم مخصوص کرنا؛

(و) ریاست میں مسلمانوں کی بہبودی کے لیے ترقیاتی سرگرمیاں شروع کرنا؛

(ز) پیشہ ورانہ ادارے قائم کرکے پیش ورانہ اور ٹیکنیکی تعلیم دینے کی غرض سے عطیات فنڈ استعمال کرنا اور/یا موجودہ اداروں کو مالی امداد دینا۔

(ح) اپنے ماتحت کسی بھی افسر یا ملازم کو دفعہ 8 کے ضمن 2 اور دفعہ 25 کے تحت اختیارات کے سوا ایسے اختیارات استعمال کرنے کے لیے مختار بنانا جنھیں بورڈ تفویض کرے۔

(ط) اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے ذیلی قوانین کے مقاصد کو روبہ عمل لانے کے لیے اوقاف اور دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والی جائیدادوں پر اشخاص کے داخلے اور موجودگی کو منضبط بنانا،

(ی) بورڈ کے ملازموں کا تقرر کرنا، انھیں معطل کرنا یا برطرف کرنا؛

(ک) ایسے تمام دیگر امور بجالانا جو اس ایکٹ کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ضروری، مناسب ضمنی یا معاون ہوں؛

12- بورڈ کا دفتر اور اس کے اجلاس: (1) بورڈ اپنا دفتر ایسی جگہ پر قائم کرے گا جس کا کہ وہ فیصلہ کرے۔

(2) بورڈ کے اجلاسوں کے لئے کورم سات ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ عبوری بورڈ کی صورت میں کورم تین ہوگا۔

(3) بورڈ کا ہر فیصلہ ماسوائے جس کی اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے ذیلی قوانین میں صریحا توضیح کی گئی ہے، اکثریتی رائے کے ذریعے منظور کیا جائے گا اور مساوی ووٹوں کی صورت میں اجلاس کی صدارت کرنے والے شخص کو دوسرا یا فیصلہ کن ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔

(4) بورڈ ایسے موقعوں اور ایسے وقفوں پر اجلاس کرے گا جس کی صراحت ذیلی قوانین میں کی جائے۔

13- بورڈ کو مسلم قانون کی تعمیل کرنی ہوگی: بورڈ اپنے اختیارات کے استعمال اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں مسلم قانون کے قواعد پر جہاں بھی قابل اطلاق ہوں کاربند رہے گا اور اس امر کو یقینی بنائے گا کہ مصرحہ اوقاف پر مذہبی رسومات اور تقریبات ایسے قانون کے مطابق منعقد کی جائیں۔

14- بورڈ کی تشکیل میں نقص ہونے یا خالی نشست کی بنا پر بورڈ کا کوئی فعل یا کارروائی ناجائز قرار نہیں ہوگی: بورڈ کے اراکین کی کوئی نشست خالی ہونے یا بورڈ کی تشکیل میں نقص کی وجہ سے بورڈ کا کوئی فعل یا اس کی کوئی کارروائی ناجائز قرار نہیں دی جائے گی۔

15- بورڈ کے حتمی احکامات کا نفاذ: جب بورڈ اپنے اختیارات کے استعمال اور فرائض منصبی کی عمل آوری میں کسی شخص کے خلاف حتمی حکم صادر کرے جس میں ایسے شخص کو کوئی کام کرنے یا ایسا کام کرنے سے باز رہنے کی ہدایت دی گئی ہو تو ایسا شخص جس کے خلاف

ایسا حکم جاری کیا گیا ہو اس حکم کی تعمیل کرنے کا پابند ہوگا اور حکم عدولی کی صورت میں ایسے شخص جس کے خلاف ایسا حتمی حکم صادر کیا گیا ہو، کے خلاف کوئی بھی دیوانی عدالت جس کے مقامی حد اختیار میں شخص سکونت پذیر ہو یا کوئی کاروبار چلا رہا ہو ایسے حکم کو اس طریقہ سے اور اسی ضابطہ کی رو سے عمل درآمد کرائے گی گویا کہ یہ ایک ایسی ڈگری یا حکم تھا جو اس عدالت سے کسی دعوی میں خود صادر کیا تھا۔

-16 اراکین کی ذمہ داری: کوئی رکن عطیات فنڈ میں کسی بھی نقصان، خسارہ یا غلط استعمال کا ذمہ دار ہوگا۔ اگر ایسا نقصان، خسارہ یا غلط استعمال ایک رکن ہوتے ہوئے اس کی دانستہ فروگزاشت کا نتیجہ ہو تو بورڈ اس کے خلاف معاوضہ کا دعوی دائر کر سکے گا۔

-17 بورڈ کے افسران اور ملازمین کی تقرری: (1) اس ایکٹ کے تحت بورڈ کو تفویض کیے گئے کارہائے منصبی کی موثر انجام دہی کے لیے بورڈ ایسے افسران اور ملازمین کی تقرری عمل میں لائے گا جنہیں وہ مناسب اور ضروری سمجھے اور جن کے عہدے، تنخواہ، الاؤنس اور دیگر مشاہرہ اور فاضلات ایسے ہوں گے جن کا تعین بورڈ وقتاً فوقتاً کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والے وقف یا ٹرسٹ کے ملازمین موجودہ شرائط وقیود کے تحت لگاتار اسی طرح ملازمین رہیں گے جب تک کہ ان کی ملازمت ختم نہ کی جائے یا ان کی شرائط ملازمت ذیلی قواعد کے مطابق تبدیل نہ کر دی جائیں۔

مزید شرط یہ ہے کہ بورڈ ذیلی قواعد بنانے سے پہلے بھی کسی شخص کو ملازمت سے برطرف کر سکے گا۔ اگر اس کی رائے میں ایسا کرنا مفادِ عامہ کے لیے قرین مصلحت یا موزوں ہے۔

(2) بورڈ کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی افسر یا ملازم کو تادیب شکنی، لاپروائی، نا قابلیت، فرائض کے تئیں غفلت شعاری، اطواری یا دیگر معقول وجہ کی بناپر تبدیل، معطل، برطرف یا سبکدوش کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ بورڈ چیف ایگزیکٹو کو بورڈ کے افسران اور ملازمین کو تبدیل اور معطل کرنے کا اختیار تفویض کر سکے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ جب ایسا افسر اور ملازم سرکاری ملازم ہو تو اسے حکومت کے متعلقہ محکمہ کو واپس بھیج دیا جائے گا۔

18- **چیف ایگزیکٹیو کی تقرری:** (1) بورڈ کسی شخص کو ایسے اوقاف اور جائیدادوں کا چیف ایگزیکٹیو مقرر کرے گا جن پر اس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہو۔ اس کا تقرر یا تو براہ راست کیا جائے گا یا کسی دیگر ادارے یا سرکاری محکمہ سے اس کی خدمات اجرت پر مستعاری جائیں گی چیف ایگزیکٹیو ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا جن کی صراحت ذیلی قواعد میں کی گئی ہو اور جن اختیارات کو بورڈ اسے تفویض کرے۔

(2) چیف ایگزیکٹیو کو ایسا مشاہرہ اور الاؤنس دیا جائے گا جیسا کہ بورڈ وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

19- **نیاز مانگنے اور وصول کرنے کا اختیار:** (1) چیف ایگزیکٹیو یا اس کی جانب سے اس سلسلے میں کسی شخص کے لیے یہ قانوناً جائز ہوگا کہ وہ بورڈ کی جانب سے کسی بھی شخص سے کوئی عطیہ، نذرانہ، نیاز، صدقہ، زکوٰۃ اور عشر مانگے اور وصول کرے اور چیف ایگزیکٹیو یا اس جانب سے اس سلسلے میں مجاز کردہ کسی شخص کے سوا دوسرا کوئی شخص ایسے عطیات، نذرانے، نیاز، صدقات، زکوٰۃ یا عشر وصول نہیں کرے گا یا وصول کرنے کا حقدار نہیں ہوگا۔

(2) جو کوئی ضمن (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی میں بورڈ یا چیف ایگزیکٹیو کے نام پر یا ان کی جانب سے کوئی عطیات، صدقہ، زکوٰۃ یا عشر مانگے یا وصول کرے وہ پانچ ہزار روپے یا وصول کردہ رقم سے دوگنی رقم میں سے جو زیادہ ہو، تک کے جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(3) چیف ایگزیکٹیو اور بورڈ کے ملازمین اور دیگر تمام ایسے افراد جو اس ایکٹ کے تحت کوئی فعل کرنے کا مجاز بنا دیے گئے ہوں جب ایکٹ کی رو سے یا اس کے تحت بنائے گئے کسی بھی توضیع کے اتباع میں کوئی فعل کر رہے ہوں ایسا فعل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو انھیں رنبیر پینل کوڈ کی دفعہ 21 کے معانی میں سرکاری ملازم تصور کیا جائے گا۔

20- **مذہبی معمولات کی انجام دہی:** اس ایکٹ کی کسی توضیع میں مندرجہ برعکس کسی امر کے

باوجود کوئی بھی شخص جو:-

(الف) اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والے کسی ٹرسٹ یا وقف کے تعلق سے کوئی مذہبی معمول اور رسوم انجام دے رہا تھا ایسا کرنا جاری رکھ سکے گا۔

(ب) اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل کسی مقررہ وقف پر نذرانے یا نیاز جمع کرنے یا وصول کرنے کا مستحق تھا اور نذرانے اور نیاز بدستور جمع یا وصول کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ متذکرہ امور میں سے کوئی امر ایسے شخص کو یہ حق نہیں دے گا کہ وہ ایسے وقف یا جائیداد میں آئے ہوئے کسی زائر یا سیاح سے ایسی نیاز اور نذرانے مانگے یا اس کے لیے جبر منت سماجت کرے یا پریشان کرے۔

مزید شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی شخص جو ضمن (1) کے فقرہ (الف) یا فقرہ (ب) میں مندرجہ کسی رعایت یا حق کے مستحق ہونے کا دعویٰ کرے اسے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے ذیلی قواعد کے مطابق اپنا استحقاق تین ماہ کے اندر ثابت کرنا ہوگا۔

(2) کوئی شخص جو ضمن (1) کی خلاف ورزی میں کسی فعل کا ارتکاب کرے تو بورڈ اسے اپنا موقف واضح کرنے کے لیے موقعہ فراہم کرنے کے بعد دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والے کسی وقف، ٹرسٹ یا جائیداد کے احاطے میں داخل ہونے سے عارضی یا مستقل طور پر محروم کر دے گا۔ ایسی صورت میں کہ جب معلوم ہو جائے کہ اس شخص نے بالمقصد ان توضیحات کی خلاف ورزی کی ہے، تو اسے مستقل طور پر محروم کر دیا جائے گا۔

-21 حسابات کا آڈٹ، سالانہ رپورٹ اور آڈٹ کا جائزہ:(1) دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والے اوقاف اور جائیدادوں کے حسابات کا آڈٹ ہر سال ایسے اشخاص کے ذریعے اور ایسے طریقے میں کرایا جائے گا جن کو ذیلی قواعد کے تحت مقرر کیا جائے۔

(2) بورڈ ہر سال دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والے اوقاف، ٹرسٹ اور جائیدادوں کے انتظام اور ان کی ضابطہ بندی پر ایک رپورٹ تیار کرے گا جو بورڈ کے حسابات اور ان پر آڈیٹر کے رپورٹ کے سمیت ایسے طریقے میں جو ذیلی قواعد میں مقرر کیا جائے عام اطلاع کے لیے شائع کیا جائے گا۔

(3) بورڈ، جس قدر جلد ممکن ہو ایکٹ کے نفاذ کے بعد مصرحہ اوقاف ٹرسٹوں، مصرحہ اوقاف جائیدادوں اور پچھلے بیس سالوں سے عطیات فنڈ کا جائزہ آڈٹ عمل میں لانے کے لیے معروف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کا تقرر کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی تقرری عمل میں لانے سے پہلے بورڈ دفعہ 3 کے دائرے میں آنے والے اوقاف اور جائیدادوں کی منقولہ وغیرہ جائیداد، اثاثوں جن میں کسی شخص، بینک یا مالی ادارے کے پاس جمع زر نقد، چیک، حصص، بچت ورواں کھاتے شامل ہیں، کی ایک فہرست تیار کرے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ایکٹ کے مقاصد کو روبہ عمل لانے کی غرض سے بورڈ کسی بینک، مالیاتی ادارہ ڈاک خانہ اور دیگر شخص، اشخاص کے گروہ یا جماعت کو ہدایت دے سکے گا کہ بورڈ کی ماقبل اجازت یا اختیار کے بغیر ایسی جائیدادوں اور اثاثوں کی نسبت کسی لین دین کی اجازت نہ دی جائے۔

-22 **وقف جائیداد کی وصولی اور بے دخلی کا طریقہ کار:** جموں وکشمیر وقف ایکٹ 2001 کی دفعات 44 تا 56 کی توضیعات (بشمول دونوں) دفعہ 3 کے تحت لائی گئی اوقاف جائیداد کی وصولی کے لیے مناسب تغیر وتبدیلی کے ساتھ لاگو ہوں گی اور اس کے غیر مجاز قابض کی بے دخلی ایسی تبدیلی کے تابع ہوگی تا کہ مذکورہ توضیعات کے تحت چیئرمین تحصیل کمیٹی اور اپیلیٹ اتھارٹی کے اختیارات ایسے شخص یا اتھارٹی کے ذریعے استعمال کیے جائیں گے جیسا کہ چیئرمین وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں مقرر کرے۔

-23 **نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ:** چیئرمین، رکن، چیف ایگزیکیٹو یا اس ایکٹ کے تحت مقرر کیے گئے کسی شخص کے خلاف اس ایکٹ یا ذیلی قواعد یا ان کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کی اتباع میں نیک نیتی سے کیے گئے کسی فعل یا کیے جانے والے کسی فعل کی نسبت کوئی دعویٰ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی دائر نہیں ہوگی۔

-24 **جرمانہ:** جو کوئی بورڈ کے کسی عہدہ دار، سرکاری آجر کو اس ایکٹ کے تحت اپنے فرائض اور کارہائے منصبی انجام دینے میں رکاوٹ ڈالے یا رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے تو وہ

جوڈیشل مجسٹریٹ کے روبرو جرم ثابت ہونے پر کم سے کم پانچ ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپے تک کے جرمانے اور/یا کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ ایک سال تک کی مدت کے لیے قید کا مستوجب ہوگا۔

25- **مشکلات رفع کرنے کا اختیار:** اگر ایکٹ کی توضیعات کو مؤثر بنانے میں کوئی دشواری پیش آجائے تو حکومت ایک حکم کے ذریعے ایکٹ کی توضیعات کی مطابقت میں ایسی ہدایات دے سکے گی جو اسے مشکل رفع کرنے کے لیے ضروری یا قرین مصلحت محسوس ہوں۔

26- **ذیلی قواعد (bye-laws):** (1) بورڈ ایکٹ کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے ذیلی قواعد بنا سکے گا۔

(2) بالخصوص اور ماقبل اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے ذیلی قواعد حسب ذیل کی نسبت توضیع کر سکیں گے۔

(الف) چیئرمین، نائب چیئرمین اور اراکین کے مابین فرائض کی تقسیم؛

(ب) بورڈ کے اجلاس منعقد کرنے کا مقام اور وقت نیز ضابطہ کارروائی اور دستور العمل؛

(ج) ایکٹ کے تحت اجلاسوں میں شرکت کرنے اور دیگر کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے اراکین کو واجب سہولتیں اور قابل ادائی بھتے؛

(د) بورڈ کے ملازمین سے لی جانے والی ضمانت، اگر کوئی ہو؛

(ہ) بورڈ کے دفتر پر رکھے جانے والے کھاتے اور حسابات؛

(و) عطیات فنڈ کی تحویل داری اور سرمایہ کاری؛

(ز) بورڈ کے بجٹ میں شامل کی جانے والی یا خارج کی جانے والی تفاصیل؛

(ح) اشخاص جو بورڈ کو ادا شدہ رقم کے لیے رسید دیا کریں گے؛

(ط) مصرحہ وقف اور مصرحہ وقف جائیداد کے احاطے میں اور اس کے اردگرد امن وامان برقرار رکھنا اور کسی مصرحہ وقف اور مصرحہ وقف جائیداد کے احاطے کے اندر اشخاص کے داخلے اور وطیرہ کو منضبط کرنا؛

(ی) بورڈ ملازمین کے فرائض اور اختیارات؛

(ک) بورڈ کے فیصلوں اور احکامات کی توثیق کے لیے طریقہ کار؛

(ل) کسی بھی ملازم کی ملازمت ختم کرنے کا طریقہ کار؛

(م) موجودہ ملازمین کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کا طریقہ کار؛

(ن) شرائط ملازمت اور بورڈ کے ذریعے یا بورڈ کی جانب سے معاہدہ کرنے کا طریقہ کار؛ اور

(س) تمام دیگر امور جو ایکٹ کے مقاصد کو روبہ عمل لانے کے لیے صریحاً مطلوب ہوں یا جن کو مقرر کیا جانا مطلوب ہو۔

27- تشریح: عام فقرہ جات ایکٹ اس ایکٹ کی تشریح اور توضیعات کی تعبیر پر اطلاق پذیر ہوگا۔

28- تنسیخ اور استثنیات: (1) جموں و کشمیر مصرحہ اوقاف اور مصرحہ وقف جائیداد (انتظام اور ضابطہ بندی) آرڈیننس ذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

5

درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ، 1955

(الی الآن ترمیم شدہ)

1- **مختصر نام اور آغاز:** (1) اس ایکٹ کا مختصر نام درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ، 1955 ہے۔

(2) یہ ایسی تاریخ کو نافذ ہوگا جو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ متعین کرے۔

2- **تعریفات:** ایکٹ ہذا میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو؛

(الف) 'چیف کمشنر' سے اجمیر کا چیف کمشنر مراد ہے جو اپنی ذاتی حیثیت میں سرگرم عمل ہو؛

(ب) ''کمیٹی'' سے دفعہ 4 کے تحت تشکیل کی گئی کمیٹی مراد ہے'

(ج) ''درگاہ'' سے درگاہ خواجہ صاحب اجمیر کے نام سے موسوم ادارہ مراد ہے اور اس میں شامل ہے وہ مکمل احاطہ جسے درگاہ شریف کہا جاتا ہے مع ان عمارات کے جو اس میں موجود ہیں اور مع ان عمارات کے جو وقتاً فوقتاً تعمیر کی جائیں یا ان میں تبدیلی کی جائے؛

(د) وقف درگاہ میں شامل ہیں:-

(i) درگاہ خواجہ صاحب اجمیر؛

(ii) درگاہ شریف کی حدود میں تمام عمارات اور جائیداد منقولہ؛

(iii) درگاہ جاگیر جس میں شامل ہیں درگاہ سے متعلق تمام اراضی، مکانات ودکانات اور تمام غیر منقولہ جائیداد خواہ وہ کہیں پر بھی ہو؛

(iv) درگاہ انتظامیہ کے تحت وہ تمام جائیداد اور کسی بھی ایسے ذریعہ سے حاصل آمدنی جو درگاہ کو نذرانہ کے طور پر یا مذہبی، خیری یا خیراتی اغراض کے لیے دی گئی ہو جس میں شامل ہیں اجمیر کے ہوکران اور کاشی پور دیہات: اور

(v) ایسے تمام نذرانے یا چڑھاوے جو درگاہ کے ناظم کے ذریعہ یا اس کے ذریعہ مجاز کردہ کسی شخص کے ذریعہ وصول کیے جائیں۔

(ہ) ''ناظم'' سے دفعہ 9 کے تحت مقرر ناظم مراد ہے۔

3- **1873 کے ایکٹ XX کا غیر مؤثر ہونا:** یہ ایکٹ اوقاف مذہبی ایکٹ، 1863 میں کوئی بھی متضادت ہوتے ہوئے مؤثر ہوگا۔

4- **کمیٹی:** (1) وقف درگاہ کا انتظام وانصرام ونگرانی تشکیل شدہ کمیٹی مابعد توضیح کیے گئے طریقہ سے کرے گی۔

(2) کمیٹی درگاہ کمیٹی کو اجمیر کے نام سے موسوم دائمی تسلسل اور عام مہر والی سند یافتہ جماعت ہوگی اور وہ مذکورہ نام سے دعوے کر سکے گی یا اس پر دعوے کیا جا سکے گا۔

5- **کمیٹی کی تشکیل:** کمیٹی کم سے کم 5 اور زیادہ سے زیادہ 9 ارکان پر مشتمل ہوگی۔ یہ سب حنفی مسلم ہوں گے اور ان کی تقرری مرکزی حکومت کے ذریعہ کی جائے گی۔

6- **ارکان کی میعاد عہدہ و استعفیٰ اور انھیں ہٹایا جانا اور اتفاقی آسامیاں:** (1) کمیٹی کا کوئی بھی رکن اپنے تقرری کی تاریخ سے 5 سال کی مدت تک اپنے عہدہ پر قائم رہے گا لیکن وہ تحریری طور پر مرکزی حکومت کو نوٹس دے کر اس سے قبل بھی اپنے استعفیٰ پیش کر سکتا ہے اور مرکزی حکومت کے ذریعہ اس کا استعفیٰ منظور کیے جانے پر وہ رکن نہیں رہے گا؛

(2) مرکزی حکومت کمیٹی کے کسی بھی ایسے رکن کو عہدہ سے ہٹا سکے گی؛ جو

(الف) فاتر العقل ہو جائے اور کسی مجاز عدالت نے اسے ایسا قرار دیا ہو؛ یا

(ب) جس نے دیوالیہ قرار دیے جانے کے لیے درخواست دی ہو یا بے دیوالیہ بن جائے؛ یا

(ج) اسے کسی ایسے جرم کے لیے مجرم ٹھہرایا گیا ہو جس میں اخلاقی گراوٹ شامل ہو؛ یا

(د) کمیٹی کے اجلاس میں متواتر 12 مہینہ کی مدت میں غیر حاضر رہا ہو؛ یا

(ہ) کمیٹی میں اس کی موجودگی مرکزی حکومت کی رائے میں درگاہ کے مفادات کے منافی ہوگی۔

(3) کمیٹی میں ارکان کی اتفاقی آسامیاں کمیٹی کے باقی ارکان سے مشورہ کرنے کے بعد مرکزی حکومت کے ذریعہ بھری جائیں گی۔

(4) کسی اتفاقی آسامی پر تقرر کیے گئے کسی رکن کی میعاد تب تک ہوگی جب تک کہ وہ رکن جس کی جگہ پر اسے مقرر کیا گیا ہے اس عہدہ پر قائم رہتا، اگر یہ آسامی خالی نہ ہوئی ہوتی۔

-7 صدر و نائب صدر: (1) کمیٹی اراکین میں سے ایک صدر اور ایک نائب صدر کا انتخاب کرے گی؛

(2) جب صدر کا عہدہ خالی ہو یا کسی اجلاس میں صدر موجود نہ ہو تو نائب صدر صدر کے کارہائے منصبی انجام دے گا؛

(3) صدر اور نائب صدر کی عدم موجودگی میں کمیٹی کے اجلاس کی صدارت اجلاس میں موجود ارکان کی اکثریت کے ذریعہ منتخب رکن کے ذریعہ کی جائے گی۔

-8 کمیٹی کی منسوخی: اگر مرکزی حکومت کی یہ رائے ہو کہ کمیٹی درگاہ کے معاملات کے تعلق سے شدید بدنظمی کی قصوروار ہے یا اس نے اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں غفلت برتی ہے تو مرکزی حکومت اس کمیٹی کو منسوخ کر سکے گی اور کسی بھی شخص کو تب تک کے لیے جب تک کہ اس ایکٹ کی توضیحات کے مطابق نئی کمیٹی تشکیل نہیں دی جاتی کمیٹی کے مکمل اختیار سونپ سکے گی۔

-9 مرکزی حکومت کا ناظم مقرر کرنے کا اختیار: (1) مرکزی حکومت کمیٹی سے مشورہ

کرنے کے بعد کسی بھی شخص کو درگاہ کا ناظم مقرر کر سکے گی اور ناظم اپنے عہدہ کی بنیاد پر کمیٹی کا سکریٹری ہوگا؛

مگر شرط یہ ہے کہ پہلے ناظم کی تقرری کے معاملے میں ایسا مشورہ ضروری نہیں ہوگا۔

(2) ناظم کو وقف درگاہ کی آمدنی میں سے ایسی تنخواہ اور بھتوں کی ادائیگی کی جائے گی جو مرکزی حکومت متعین کرے۔

(3) کمیٹی وقف درگاہ کا انتظام، انصرام و نگرانی سے متعلق اختیارات کا استعمال ناظم کے توسط سے کرے گی۔

10- ناظم کو صلاح دینے کے لیے صلاح کار کمیٹی: اس ایکٹ کے تحت اپنے کار ہائے منصبی انجام دینے کے لیے اور ایسی دیگر اغراض کے لیے جن کی کمیٹی کے ضمنی قواعد میں صراحت کی جائے مرکزی حکومت چیف کمشنر سے مشورہ کرنے کے بعد ایک صلاح کار کمیٹی تشکیل کر سکے گی جو اتنے افراد پر مشتمل ہوگی جتنی کہ مرکزی حکومت مناسب سمجھے مگر ان کی تعداد 7 سے زیادہ نہیں ہوگی اور وہ سب کے سب حنفی مسلمان ہوں گے اور ان کا انتخاب ایسے اشخاص میں سے کیا جائے گا جو اجمیر یا پڑوسی ریاستوں میں رہائش پذیر ہو۔

11- کمیٹی کے اختیارات اور فرائض: کمیٹی کے اختیارات اور فرائض درج ذیل ہوں گے:۔

(الف) وقف درگاہ کا انتظام، انصرام و نگرانی؛

(ب) درگاہ شریف کی حدود میں تمام عمارتوں اور وقف درگاہ میں شامل تمام عمارتوں، مکانوں اور دکانوں کو صحیح حالت میں رکھنا اور ان کی صحیح طریقے سے مرمت کرانا؛

(ج) وقف درگاہ کا تمام روپیہ پیسہ وصول کرنا؛

(د) اس بات پر نظر رکھنا کہ وقف فنڈ کا استعمال واقف (معطی) کی خواہش کے مطابق کیا جارہا ہے یا نہیں؛

(ہ) تنخواہیں، بھتے و مراعات اور دیگر واجب الادا رقوم کی ادائیگی وقف درگاہ کی آمدنی یا مالیہ سے کرنا یا اس پر چارج کرنا؛

(و) اگر کمیٹی ایسا کرنا ضروری سمجھے تو خدام کی مراعات کا تعین کرنا اور درگاہ میں ان کی موجودگی کو اس ضمن میں لائسنس دے کر منضبط کرنا؛

(ز) صلاح کمیٹی کی اختیارات اور فرائض کا تعین؛

(ح) سجادہ نشینوں کے کارہائے منصبی اور اختیارات کا، اگر کوئی ہوں، کا تعین کرنا جن کا وہ درگاہ کے تعلق سے استعمال کر سکیں گے؛

(ط) وقف درگاہ کے ملازمین کی تقرری، معطلی یا برخاستگی؛

(ی) خواجہ معین الدین چشتی کے سلسلۂ نزولی سے تعلق رکھنے والے ہندوستان میں رہائش پذیر مفلس وارثین اور ان کے خاندانوں و مفلس خدام اور ان کے خاندانوں کی تعلیم اور دیگر اخراجات (Maintenance) کے لیے ایسی توضیع کرنا جو کمیٹی درگاہ کی مالی حالت کو دیکھتے ہوئے قرین مصلحت سمجھے؛

(ک) ناظم کو ایسے اختیارات اور کارہائے منصبی تفویض کرنا جو کمیٹی مناسب سمجھے؛ اور

(ل) ایسے تمام کام کرنا جو درگاہ کے معقول انتظام و انصرام کے لیے ضروری اور مناسب ہوں۔

12- **سجادہ نشین کا مشاہرہ:** فی الوقت سجادہ نشین کے عہدہ پر قائم شخص کو وقف درگاہ کی آمدنی میں سے 200 روپے ماہانہ مشاہرہ دیا جائے گا۔

13- **سجادہ نشین کے عہدے کی نسبت سلسلۂ جانشینی:** (1) جیسے ہی سجادہ نشین کا عہدہ خالی ہوتا ہے ویسے ہی کمیٹی چیف کمشنر کی ماقبل منظوری سے سجادہ نشین کے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسے عبوری انتظامات کرے گی جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور اس کے فوراً بعد ایسی فارم اور ایسے طریقہ سے نوٹس شائع کرے گی جیسا کہ کمیٹی متعین کرے جس میں اس عہدہ کی جانشینی کا دعویٰ کرنے والے اشخاص سے ایسی اشاعت کے ایک مہینہ کے اندر درخواستیں دینے کے لیے کہا جائے گا۔

(2) جہاں سجادہ نشین کے عہدہ کی جانشینی کا دعویٰ کرنے والا شخص فرد واحد ہو تو کمیٹی اس کے حق جانشینی سے مطمئن ہونے کے بعد چیف کمشنر کی ماقبل منظوری سے ایسے شخص کو سجادہ نشین کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے تحریری حکم صادر کر سکے گی۔

(3) جہاں سجادہ نشین کے عہدہ کی جانشینی کا دعویٰ کرنے والے افراد ایک سے زیادہ ہوں وہاں کمیٹی چیف کمشنر سے مشورہ کے بعد اس عہدہ کی جانشینی کے دعوے کی نسبت فیصلہ کے لیے اس تنازعہ کو عدالتی کمشنر کو بھیج سکے گی اور عدالتی کمشنر ایسی شہادت لے کر جو وہ ضروری سمجھے اور دعویداروں کو اپنے اپنے دعووں کی بابت سنوائی کا موقع دینے کے بعد کمیٹی کو اپنے فیصلہ سے مطلع کرے گا۔

(4) کمیٹی فیصلہ موصول ہونے پر چیف کمشنر کی ماقبل منظوری سے ایسے فیصلہ کے مطابق تحریری طور پر ایک ایسا حکم صادر کر سکے گی جس میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس شخص کو سجادہ نشینی کا حقدار پایا گیا ہے اور اسے سجادہ نشین تسلیم کیا جاتا ہے۔

(5) ذیلی دفعہ (2) یا ذیلی دفعہ (4) کے تحت کمیٹی کے ذریعہ صادر کیا گیا حکم حتمی ہوگا اور اسے کسی بھی عدالت میں چنوتی نہیں دی جائے گی۔

14- درگاہ کی جانب سے نذرانہ مانگنا یا وصول کرنا: (1) ناظم یا اس ضمن میں اس کے ذریعہ مجاز کردہ کسی بھی شخص کو درگاہ کی جانب سے کسی بھی شخص سے نذرانہ یا چڑھاوا مانگنے اور وصول کرنے کا حق حاصل ہوگا اور اس کے متضاد کسی بھی قانون قاعدے یا فیصلے میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، ناظم یا اس ضمن میں اس کے ذریعہ مجاز کردہ شخص کے علاوہ کوئی اور دیگر شخص درگاہ کی جانب سے نذرانہ یا چڑھاوا نہ تو وصول کرے گا اور نہ ہی وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔

(2) جو کوئی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی نذرانہ یا چڑھاوا مانگتا ہے یا وصول کرتا ہے تو اسے ایک ہزار روپے تک کے جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی۔

(3) وقف درگاہ کے ناظم، سجادہ نشین، ملازمین اور خدام اور دیگر افراد کو جنہیں اس ایکٹ کے تحت کوئی کارروائی کرنے کے لیے مجاز کیا گیا ہے اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت کسی بھی توضیع کی پیروی میں کوئی کارروائی کرتے ہوئے یا اس طرح متصور کارروائی کے تعلق سے مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے معانی میں سرکاری ملازم سمجھا جائے گا۔

15- کمیٹی مسلم قانون اور چشتی صوفیانہ اصولوں کی پابند ہوگی: جیسی کہ فی الوقت نافذ

کسی قانون کے تحت دیگر طور پر کوئی توضیع کی گئی ہے اس کے سوا، کمیٹی اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے ہندوستان میں حنفی مسلمانوں کو لاگو مسلم قانون کے اصولوں کی پیروی کرے گی اور چشتی صوفیانہ اصولوں کے مطابق عرصۂ دراز سے چلی آ رہی تمام رسوم اور تقریبات منعقد و منضبط کرے گی۔

16- ثالثی بورڈ: (1) اگر ایک جانب کمیٹی اور دوسری جانب سجادہ نشین، کسی خادم اور دیگر شخص جو کسی وراثتی حق کے تحت درگاہ کا خادم ہونے کا دعویٰ کر رہا ہو یا ان میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ مابین کوئی تنازعہ پیدا ہوتا ہے اور ایسا تنازعہ کمیٹی کی رائے میں کسی مذہبی رسم و رواج یا کسی مذہبی عہدے کی ادائیگی سے متعلق نہیں ہے تو وہ فریقین تنازعہ میں سے کسی کی بھی درخواست پر یہ معاملہ ثالثی بورڈ کے حوالے کر دے گا جو مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگا:۔

(i) کمیٹی کے ذریعہ نامزد شخص؛

(ii) تنازعہ کے فریق ثانی کا نامزد شخص؛ اور

(iii) کوئی ایسا شخص جو ضلع جج کے عہدے پر فائز ہو یا فائز رہا ہو یا کارگزار رہا ہو جسے مرکزی حکومت مقرر کرے اور بورڈ کا فیصلہ ثالثی حتمی ہوگا اور اسے کسی بھی عدالت میں کوئی چنوتی نہیں دی جائے گی۔

(2) کسی بھی ایسے معاملے کی بابت جس کا ثالثی بورڈ کے ذیلی دفعہ (1) کے تحت حوالہ کیا جانا مطلوب ہو، کسی بھی عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکے گا۔

17- کمیٹی کی تشکیل یا اس میں کوئی آسامی خالی ہونے کے سبب اس کے ذریعہ کیے گئے کام اور کارروائیوں کا غیر قانونی نہ ہونا: کمیٹی کے کسی بھی کام یا کارروائی کو اس بنیاد پر غیر قانونی قرار نہیں دیا جائے گا کہ کمیٹی کی تشکیل میں کوئی کمی تھی یا یہ کہ اس میں کوئی آسامی خالی تھی۔

18- کمیٹی کے حتمی احکام کی بجا آوری: جہاں کمیٹی اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے کسی بھی شخص کو یہ ہدایت دیتے ہوئے کوئی حتمی

حکم صادر کرتی ہے کہ وہ بہ مطابق حکم کوئی کام کرے یا کرنے سے احتراز کرے تو وہ شخص جس کے خلاف وہ حکم جاری کیا گیا ہے اس حکم کی تعمیل کرنے کا پابند ہوگا اور اگر وہ اس کی تعمیل نہیں کرتا ہے تو ایسی مقامی کسی سول عدالت جس کی حدود سماعت میں اس شخص کے خلاف اس طرح کا حکم صادر کیا گیا ہے رہائش پذیر ہے یا اپنا کاروبار چلاتا ہے اس حکم کا اسی طرح اور اسی طریقہ کار سے اجرا کر سکے گی جیسے کہ وہ خود کسی مقدمہ میں اپنے صادر کیے گئے حکم یا ڈگری کا اجرا کرتی۔

-19 حسابات کا آڈٹ اور سالانہ رپورٹ: (1) درگاہ کے حسابات کا ہر سال ایسے افراد کے ذریعہ اور ایسے طریقہ سے آڈٹ کیا جائے گا جیسی کہ مرکزی حکومت ہدایت دے۔

(2) کمیٹی ہر سال درگاہ کے انتظام وانصرام کی بابت ایک رپورٹ تیار کرے گی اور اس رپورٹ کو درگاہ کے حسابات مع اس سے متعلق آڈیٹر کی رپورٹ سرکاری گزٹ میں شائع کرائے گی۔

-20 ذیلی قواعد واحکام وضوابط (Bye-laws): (1) کمیٹی اس ایکٹ کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے ذیلی قواعد بنا سکے گی۔

(2) بالخصوص اور ماورا مذکورہ اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے ذیلی قواعد حسب ذیل کی نسبت توضیع کر سکیں گے:۔

(الف) کمیٹی کے صدر اور اراکین کے مابین فرائض کی تقسیم؛

(ب) کمیٹی کے اجلاس کا وقت ومقام، کورم اور اس میں کی جانے والی کارروائی کا طریقہ کار؛

(ج) کمیٹی کے ملازمین سے لی جانے والی ضمانت، اگر کوئی ہو؛

(د) کمیٹی کے دفتر میں رکھی جانے والی بہیاں اور حسابات؛

(ہ) درگاہ کی جائیداد اور فنڈ کی تحویل وسرمایہ کاری؛

(و) درگاہ کے بجٹ میں شامل یا نہ شامل کی جانے والی تفاصیل؛

(ز) وہ اشخاص جو کمیٹی کو ادا کی گئی رقوم کی بابت رسیدیں دیں گے؛

(ح) درگاہ کے احاطے میں امن وامان قائم رکھنا اور درگاہ کی حدود میں افراد کے چال چلن کی

ضابطگی ؛

(ط) درگاہ کے ملازمین کے فرائض منصبی اور اختیارات ؛

(ی) دیگوں میں کھانا پکانے اور اس طرح پکائے گئے کھانے کی تقسیم کی، ایسا کھانا پکانے یا تقسیم کے عمل میں شامل ہونے کے لیے کسی شخص یا اشخاص کے کسی زمرے کے حق سے متعلق کسی عدالت کے فیصلے کے ہوتے ہوئے بھی، ضابطہ بندی؛

(ک) صلاح کار کمیٹی کے اختیارات اور فرائض منصبی اور وہ امور جن کی بابت ناظم صلاح کار کمیٹی سے صلاح لے سکے گا؛

(ل) کمیٹی کے ذریعہ یا اس کی جانب سے معاہدات کرنے کا طریقہ۔

(2) اس دفعہ کے ذریعہ ذیلی قواعد بنانے سے متعلق عطا کردہ اختیار اس شرط کے تابع ہوگا کہ ان ذیلی قواعد کو مسودے کی شکل میں پہلے بغرض دخول عذرات درگاہ کی حدود میں ٹانگا جائے اور ان پر تب تک عمل نہیں کیا جائے جب تک کہ مرکزی حکومت انھیں منظوری نہ دے دے اور ان کی توثیق نہ کردے اور وہ سرکاری گزٹ میں شائع نہ ہوجائیں۔

(4) مرکزی حکومت ان ذیلی قواعد کی منظوری وتوثیق کے وقت ان میں کوئی بھی ایسی تبدیلی کر سکے گی جس کا کرنا وہ ضروری سمجھے۔

(5) مرکزی حکومت اپنے اس ارادے کی ماقبل اشاعت کے بعد ہی کسی ذیلی قاعدے کو جو اس نے منظور کیا ہو اور جس کی اس نے توثیق کی ہو رد کرے گی اور ایسا کیے جانے پر وہ ذیلی قاعدہ غیر مؤثر ہوجائے گا۔

(6) مرکزی حکومت کے ذریعہ اس دفعہ کے تحت بنایا گیا ہر ایک ذیلی قاعدہ اور ذیلی دفعہ (5) کے تحت صادر کیا گیا ہر ایک حکم حسب صورت بنائے جانے یا صادر کیے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے 30 دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے دوران ہوسکتی ہے اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا اجلاسوں کے فوری بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان

اس ذیلی قاعدے یا حکم میں کسی کا ردوبدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ ذیلی قاعدہ نہیں بنایا جانا چاہیے یا ایسا حکم صادر نہیں کیا جانا چاہیے تو اس کے بعد وہ ذیلی قاعدہ یا حکم ایسی ردوبدل کی ہوئی صورت میں مؤثر ہوگا یا غیر مؤثر ہو جائے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

-21 عبوری توضیعات :اس ایکٹ کے آغاز سے ٹھیک قبل سجادہ نشین کے عہدہ پر فائز شخص اس ایکٹ کے نفاذ سے ہی ایکٹ کی دیگر توضیعات اور اس عہدے سے متعلق مقدمہ کے حتمی فیصلہ تک، جو ایسے آغاز پر زیر سماعت ہو اور جس میں مذکورہ بالا شخص فریق ہو، کے تابع فائز رہے گا۔

-22 تنسیخ: درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ 1936 اور درگاہ خواجہ صاحب (توضیعات ہنگامی) ایکٹ، 1950 اس کے ذریعہ منسوخ کیے جاتے ہیں۔

مرکزی وقف کونسل قواعد،1998

(مرکزی وقف کونسل (ترمیم) قواعد،2015 کی بنیاد پر الی الآن ترمیم شدہ)

-1 مختصر نام اور آغاز:(1) ان قواعد کا مختصر نام مرکزی وقف کونسل قواعد،1998 ہے۔

(2) یہ سرکاری گزٹ میں شائع ہونے کی تاریخ سے نافذ ہوں گے۔

-2 تعریفات: ان قواعد میں، جب تک کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب نہ ہو:

(الف) ''ایکٹ'' سے وقف ایکٹ،1995(1995 کا43) مراد ہے؛

(ب) ''چیئر پرسن'' سے کونسل کا چیئر پرسن مراد ہے؛

(ج) ''کونسل'' سے ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت قائم کی گئی مرکزی وقف کونسل مراد ہے؛

(ج الف) ''ملازم'' سے کونسل کا کوئی بھی ملازم مراد ہے؛

(د) ''فنڈ'' سے ایکٹ کی دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ(2) کے تحت تشکیل کیا گیا مرکزی وقف فنڈ مراد ہے؛

(ہ) ''رکن'' سے کونسل کا رکن مراد ہے؛

(و) ''سکریٹری'' سے کونسل کا سکریٹری مراد ہے؛

3- رجسٹر اراکین: (1) کونسل اراکین کا ایک رول رکھے گی جس میں ان کا نام، پیشہ اور پتہ درج ہوگا اور ہر رکن اس پر دستخط کرے گا؛

(2) اگر پتہ میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی ہوتی ہے تو کونسل کا رکن کونسل کے سکریٹری کو اس کی اطلاع دے گا اور سکریٹری اراکین کے رول میں اندراج کروائے گا۔

4- اراکین کی میعاد عہدہ، استعفیٰ اور ہٹایا جانا: (1) بجز اس کے جس کی دیگر طور پر ان قواعد میں توضیع کی گئی ہے، ہر رکن کونسل کی تشکیل کی تاریخ سے تین سال کی مدت تک اپنے عہدے پر قائم رہے گا اور دوبارہ تقرری کے لیے بھی حقدار ہوگا؛

لیکن اگر کسی رکن کا تقرر کونسل کی تشکیل کی تاریخ کے بعد کیا جاتا ہے تو وہ صرف اس باقی مدت کے لیے اپنے عہدے پر قائم رہے گا جس کے لیے کونسل کی تشکیل کی گئی ہے۔

(2) کوئی بھی رکن تحریری طور پر مرکزی حکومت کو اپنا استعفیٰ پیش کر سکے گا اور ایسا استعفیٰ مرکزی حکومت کے ذریعہ منظور کیے جانے پر یا استعفیٰ کی تاریخ سے 30 دن گزر جانے پر، جو بھی پہلے ہو، مؤثر ہوگا۔

(3) مرکزی حکومت کونسل کے کسی رکن کو بھی ہٹا سکے گا اگر وہ۔

(الف) بے ادا دیوالیہ ہوگیا ہے؛

(ب) مرکزی حکومت کی یہ رائے ہے کہ اس کا کسی دماغی یا جسمانی کمزوری کے باعث اس عہدے پر بنے رہنا درست نہیں ہے؛

(ج) اسے کسی ایسے جرم کے لیے مجرم ٹھہرایا گیا ہے جس میں مرکزی حکومت کی رائے کے مطابق اخلاقی گراوٹ شامل ہو؛

(د) کونسل کے چیئرپرسن کی اجازت کے بغیر کونسل کے متواتر تین اجلاس میں غیر حاضر رہا ہو؛

(ہ) مرکزی حکومت کی یہ رائے ہو کہ اس نے رکن کی حیثیت سے اپنی پوزیشن کا اس طرح ناجائز فائدہ اٹھایا ہے کہ اس کا اس عہدے پر بنا رہنا ایکٹ کی اغراض کے لیے ضرر رساں ہوگا۔

(4) اگر کوئی رکن اس عہدے پر فائز نہیں رہتا ہے جس کی بنیاد پر اس کا ایکٹ کی دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ (ب) کے تحت مصرحہ کمھیں ذیلی فقرہ جات کے تحت رکن کی حیثیت سے تقرر کیا گیا تھا، تو وہ رکن نہیں رہے گا۔

-5 **خالی اسامیوں کا بھرا جانا:** اگر کسی رکن کی موت، استعفیٰ، ہٹایا جانے یا دیگر کسی اور وجہ سے رکن کی اسامی خالی ہو جاتی ہے تو مرکزی حکومت اس کی جگہ کسی بھی شخص کا تقرر کر سکے گی اور اس طرح تقرر کیا گیا شخص اس عہدے پر اس بقایا مدت تک قائم رہے گا جب تک وہ رکن جس کی جگہ اس کا تقرر کیا گیا ہے قائم رہتا۔

-6 **کونسل کی کمیٹیاں:** (1) کونسل اپنے اراکین میں سے ایسی اتنی تعداد میں کمیٹیاں قائم کر سکے گی جو وہ مناسب سمجھے لیکن چار سے زیادہ نہیں اور انھیں ایسے کارہائے منصبی، فرائض اور اختیارات سونپ سکے گی جو وہ اس غرض کے لیے ضروری سمجھے۔

(2) کمیٹی کے اراکین اس مدت تک اپنے عہدے پر قائم رہیں گے جس کی کونسل صراحت کرے۔

(3) کوئی بھی رکن کونسل میں اپنی رکنیت ختم ہونے کے بعد کسی بھی کمیٹی کا رکن نہیں رہے گا۔

(4) کونسل کی کمیٹی اتنی بار اپنا اجلاس بلا سکے گی جتنی بار کام کو پورا کرنے کے لیے ایسا کرنا ضروری ہو۔

(5) کمیٹی کی سفارشات یا فیصلے منظوری کے لیے کونسل کے روبرو رکھے جائیں گی:

لیکن جب کونسل برسراجلاس نہ ہو تو اس کی سفارشات یا فیصلے کونسل کا سکریٹری چیئرپرسن کے روبرو رکھے گا اور چیئرپرسن کونسل کو ان سفارشات یا فیصلوں کی اطلاع دے گا اور ان کے مدنظر کونسل جلد از جلد اپنے اجلاس کا انعقاد کرے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ اگر کمیٹی ایسی وجوہات کے باعث جن پر اس کا قابو نہ ہو اجلاس منعقد نہیں کر پاتی ہے تو کونسل کا سکریٹری ایسی کمیٹی کے دائرۂ اختیار میں آنے والے معاملے کو ہدایت حاصل کرنے کے لیے براہ راست چیئرپرسن کو بھیج سکے گا:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ کسی کمیٹی کی سفارشات یا دیگر کسی بھی بنیاد پر چیئرپرسن کے لیے کیے

گیے تمام فیصلوں کی کونسل فوراً توثیق کرے گی۔

-7 کونسل کا سکریٹری:(1) کونسل کا ایک سکریٹری ہوگا، جو مسلمان ہوگا؛

(1الف) چیئرپرسن سکریٹری کے عہدے پر، جو مرکزی حکومت کے گروپ اے کے عہدے کے برابر ہوگا، ایسی قیود و شرائط کے تحت تقرری کرے گا جن کا مرکزی حکومت تعین کرے؛

(2) سکریٹری کونسل کا چیف ایگزیکٹیو آفیسر ہوگا اور وہ کونسل کے دفتر اور ملازمین پر کنٹرول، نگرانی اور انصرام کے تعلق سے اپنے اختیارات کا استعمال کرے گا؛

(3) سکریٹری کونسل یا چیئرپرسن کے فیصلوں کو عمل درآمد کرے گا اور وقتاً فوقتاً ان دونوں کے ذریعہ دی گئی ہدایات کو عملی جامہ پہنائے گا:

لیکن جب کونسل کی تشکیل نو کی کارروائی چل رہی ہو یا اپنے قابو سے باہر وجوہات کے باعث کونسل کا اجلاس منعقد نہ کیا جا سکتا ہو تو سکریٹری کسی ضروری معاملے کی بابت چیئرپرسن سے احکامات یا منظوری حاصل کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ چیئرپرسن کے احکامات یا منظوری جیسے ہی کونسل کا اجلاس ہو جلد از جلد فیصلے کے لیے کونسل کے روبرو رکھی جائے گی۔

(4) سکریٹری اس بات کو یقینی بنائے گا کہ کونسل کا تمام ریکارڈ باقاعدہ رکھا جائے اور اسے حفاظتی تحویل میں رکھا جائے۔

(5) سکریٹری کونسل کے باقاعدہ تصدیق شدہ حساب کے سالانہ گوشوارے کو اس غرض کے لیے مرکزی حکومت کے ذریعہ تقرر کیے گئے آڈیٹر کے روبرو پیش کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(6) سکریٹری آڈیٹر کے ذریعہ باقاعدہ آڈٹ کیے گئے سالانہ حساب کے گوشوارے کو منظوری اور Adopt کرنے کے لیے کونسل کے روبرو مع ان کی آرا اور جوابات کے، پیش کرے گا۔

-8 کونسل کے اجلاس:(1) کونسل کے عام طور پر ہر سال چار اجلاس ہوں گے لیکن ضرورت پڑنے پر چھ اجلاس بھی ہو سکتے ہیں؛

(2) سکریٹری کے ذریعہ کونسل کا غیر معمولی اجلاس تبھی بلایا جائے گا جب چیئرپرسن ایسا چاہے یا اس ضمن میں چیئرمین کونسل کے کم از کم ایک تہائی اراکین چیئرمین سے اس طرح کا

مطالبہ کریں اور اس طرح کے مطالبہ میں اجلاس میں زیر غور لائے جانے والے معاملات کی تفصیل درج ہوگی؛

(3) اجلاس کی تاریخ اور مقام وہ ہوگا جو چیئر پرسن فیصلہ کرے؛

(4) کونسل کا کوئی معمولی اجلاس کم از کم 15 دن کا تحریری نوٹس دے کر ہی بلایا جاسکے گا البتہ غیر معمولی اجلاس بلانے کے لیے ایک ہفتہ کا تحریری نوٹس دینا ہی کافی ہوگا:
لیکن نہایت ضروری کام پڑ جانے کی صورت میں غیر معمولی اجلاس کم مدت کا نوٹس دے کر بھی بلایا جاسکتا ہے۔

9۔ اجلاس کا طریقہ کار: (1) کونسل کے ہر اجلاس کے لیے سکریٹری چیئر پرسن کی منظوری سے ایک ایجنڈا تیار کرے گا اور اس ایجنڈے کو معمولی اجلاس کے لیے کم از کم 10 دن پہلے اور غیر معمولی اجلاس کے لیے کم از کم 2 دن پہلے اراکین تک پہنچائے گا؛

(2) کونسل کے اجلاس میں کام کاج کے لیے ضروری کورم اراکین کی کل تعداد کا ایک تہائی ہوگا؛

(3) جہاں اجلاس کورم کی کمی کے باعث ملتوی ہو جائے تو وہی معاملات جو اصل میٹنگ میں رکھے جاتے اگر اس میں کورم موجود ہوتا، ملتویہ اجلاس میں رکھے جائیں گے خواہ کورم پورا ہو یا نہ ہو؛

(4) چیئر پرسن یا اس کی عدم موجودگی میں ایسا کوئی موجود رکن جیسا کہ کونسل فیصلہ کرے کونسل کے اجلاس کی صدارت کرے گا؛

(5) کونسل کے کسی بھی اجلاس کے روبرو لائے جانے والے تمام معاملات کا فیصلہ موجود اور ووٹنگ میں حصہ لینے والے اراکین کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا؛

(6) سبھی معاملوں میں برابر برابر ووٹ ملنے کی صورت میں چیئر پرسن یا اجلاس کی صدارت کرنے والا شخص اپنے دوسرے یا فیصلہ کن ووٹ کا استعمال کر سکے گا؛

(7) کسی بھی رکن کو اس بات کی آزادی ہوگی کہ وہ چیئر پرسن کی اجازت سے کسی ایسے معاملے کو اٹھا سکے جو ایجنڈے میں شامل نہیں ہے؛

(8) سکریٹری اجلاس کی روداد ریکارڈ کرے گا اور ان کی چیئر پرسن کی منظوری کے بعد

انھیں 10 دن کے اندر اندر اراکین کو پہنچائے گا؛

(9) کونسل کے آئندہ اجلاس میں گزشتہ اجلاس کی منظور شدہ روداد پڑھ کر سنائی جائے گی اور ان کی توثیق کی جائے گی؛

-10 **کونسل کے اجلاس میں کسی کو مدعو کیا جانا:** کونسل کا چیئر پرسن کونسل کے کسی بھی اجلاس میں شریک ہونے کے لیے کسی بھی شخص یا اشخاص کو مدعو کر سکے گا لیکن ایسے اشخاص کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

-11 **سفر اور یومیہ بھتے:** (1) ہر رکن، جو سرکاری افسر نہ ہو، کونسل کے اجلاس میں شریک ہونے یا کونسل سے متعلق کسی کام کے سلسلہ میں سفر کرنے کے لیے ہوائی جہاز سے یا ریل کی فرسٹ کلاس میں یا سیکنڈ کلاس اے سی کوچ میں، جہاں دستیاب ہو، سفر کرنے کا حقدار ہوگا؛

(2) ہر ایسا رکن درج ذیل سفر اور یومیہ بھتے کا حقدار ہوگا یعنی:

سفر بھتہ:

(الف) بذریعہ ہوائی جہاز؛

(i) ایک اسٹینڈرڈ ہوائی کرایہ (اکانومی کلاس)

(ب) بذریعہ ریل:

(i) حسب صورت، فرسٹ کلاس /III اے سی کوچ ریل کرایہ۔

نوٹ: ایسے ہوائی جہاز سفر کی صورت میں جس میں کسی درمیانی اسٹیشن پر رات میں کہیں رکنا پڑے (خواہ کنیکٹیو سروس دستیاب نہ ہونے کی صورت میں یا کنیکٹیو سروس رد ہو جانے کی صورت میں) جہاں ایئر لائن اپنے خرچے پر دورے پر جانے والے رکن کو بورڈنگ یا لاجنگ کی سہولت نہ فراہم کرتی ہو، وہاں وہ ایسے قیام شب کی باعث واجب الادا یومیہ بھتے کے نصف کا حقدار ہوگا۔

(ii) ہوائی جہاز سے سفر کرنے کے لیے وہ واپسی ٹکٹ، اگر دستیاب ہے، خریدے گا اگر یہ توقع ہو کہ واپسی کا سفر اس مدت کے پورا ہونے سے قبل کیا جا سکے گا جس کے لیے واپسی ٹکٹ

دستیاب ہے۔

(3) اپنی رہائش سے ایئر بکنگ دفتر یا ریلوے اسٹیشن تک اور ان مقامات سے اُس مقام تک جہاں کونسل کا اجلاس منعقد کیا جائے، وہ سڑک سے سفر کرنے کے لیے 20 روپے فی کلو میٹر کا حقدار ہو۔

سفر بھتہ:

(الف) اجلاس کے ہر دن کے لیے وہ ہوٹل یا گیسٹ ہاؤس میں رہائشی سہولت کے لیے 5 ہزار روپے تک کے یومیہ بھتے کا حقدار ہوگا۔

(ب) اجلاس کے ایام کے دوران یومیہ بھتے کے علاوہ، وہ اجلاس سے قبل کے مکمل دن اور اجلاس کے بعد کے مکمل دن کے لیے پورے یومیہ بھتے کا حقدار ہوگا اگر۔

(i) وہ اجلاس سے ٹھیک ایک دن قبل از وقت دوپہر یا کسی ما قبل دن پہنچتا ہے؛

(ii) وہ اجلاس کے اگلے دن دوپہر کے بعد یا بعد کے کسی دن روانہ ہوتا ہے:

لیکن وہ اجلاس سے قبل کے دن اور اجلاس کے اگلے دن کے لیے نصف یومیہ بھتے کا حقدار ہوگا اگر۔

(i) وہ اجلاس کے دن سے قبل دن دوپہر کے بعد پہنچتا ہے؛

یا

(ii) وہ اجلاس کے اگلے دن قبل از دوپہر روانہ ہوتا ہے۔

(3) جب کوئی شخص کونسل کے یا اس کی کسی کمیٹی کے اجلاس میں مدعو کیے جانے کی صورت میں شرکت کرتا ہے تو وہ اسی در پر سفر بھتے اور یومیہ بھتے کا حقدار ہوگا جس در پر کونسل کا رکن یہ بھتے پانے کا حقدار ہے۔

(4) اپنی سواری سے سفر کرنے کی صورت میں کسی بھی رکن کے دعوے کو مختصر ترین روٹ سے II کلاس اے سی کوچ کے ریل کرایے تک محدود کر دیا جائے گا۔

(5) ذیلی قواعد (1)، (2) اور (3) میں درج کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی اگر کونسل کا رکن پارلیمنٹ یا کسی ریاستی لیجسلیچر کا رکن ہے تو وہ، حسب صورت، پارلیمنٹ (انسداد

نااہلیت) ایکٹ، 1959 (1959 کا 10)، کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) میں دیے گئے بھتوں کے علاوہ کسی مشاہرے کا حقدار نہیں ہوگا یا ریاستی لیجسلیچر کی رکنیت کے لیے انسداد نااہلیت سے متعلق ریاست میں فی الوقت نافذ کسی قانون کے تحت بھتوں کے علاوہ، ایسی نااہلیت کا مرتکب ہوئے بغیر، کسی دیگر مشاہرے کا حقدار نہیں ہوگا۔

12- **ان اراکین کے سفر اور یومیہ بھتے جو سرکاری افسر ہیں:** (1) ہر سرکاری افسر ایسے سفر اور یومیہ بھتے کا حقدار ہوگا جو اسے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں سفر کرنے کے لیے ملتا۔

(2) جہاں کسی سرکاری افسر کو ایسے سفر اور یومیہ بھتے کی ادائیگی کی جاتی ہے وہاں کونسل اس طرح ادا کی گئی رقم کی واپسی کے لیے ایسے افسر کی آجر اتھارٹی کے تعلق سے ضروری انتظام کرے گی۔

13- **کونسل کے سکریٹری اور ملازمین کی بھرتی اور شرائط ملازمت:** کونسل وقتاً فوقتاً مرکزی حکومت کو ایسے عہدوں کی تشکیل کی منظوری کے لیے سفارش کرے گی جو کونسل کی بہتر کارکردگی کے لیے ضروری ہوں۔

(2) چیئرپرسن کونسل کے ان عہدوں پر، جو مرکزی حکومت کے گروپ اے اور گروپ بی کے عہدوں کے برابر ہوں، ایسی قیود اور شرائط پر تقرریاں کر سکے گا جن کا تعین مرکزی سرکار کرے۔

(3) سکریٹری کونسل کے ان عہدوں پر، جو مرکزی حکومت کے گروپ سی کے عہدوں کے برابر ہوں، ایسی قیود اور شرائط پر تقرریاں کر سکے گا جن کا تعین مرکزی سرکار کرے۔

(4) کونسل کے ملازمین کا حاکم تقرری اُن کا حاکم تادیبی بھی ہوگا اور اسے وقتاً فوقتاً مرکزی سول سروسز (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) قواعد 1965 کی رو سے ہر طرح کی سزا عائد کرنے کا، جس میں برخاستگی بھی شامل ہے، مجاز ہوگا۔

(5) کونسل کے ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی کی صورت میں، جہاں حاکم تادیبی چیئرپرسن ہو، وہاں کونسل اپیلی اتھارٹی ہوگی اور جہاں حاکم تادیبی سکریٹری ہو، وہاں حاکم اپیل

چیئرپرسن ہوگا۔

(6) مرکزی حکومت کے ذریعہ جیسی توضیع کی گئی ہے اس کے سوائے، کونسل کے مختلف عہدوں کی تنخواہوں کے اسکیل اور قیود وشرائط ملازمت بالکل وہی ہوں گے جو مماثل تنخواہوں کے اسکیل والے مرکزی حکومت کے مساوی درجے کے افسران اور دیگر ملازمین کو لاگو ہیں۔

14- فنڈ پر کنٹرول: (1) سکریٹری فنڈ میں ادا کی جانے والی تمام رقوم کونسل کی جانب سے وصول کرے گا اور ان کی رسیدیں پاس کرے گا۔

(2) کونسل کے ذریعہ موصول تمام رقوم اس ضمن میں وقتاً فوقتاً وزارت خزانہ کے ذریعہ جاری کی گئیں ہدایات اور رہنما خطوط کے مطابق کونسل کے نام میں اور اس کی منظوری سے بھارتیہ اسٹیٹ بینک یا کسی دیگر نیشنلائزڈ بینک میں جمع کرائی جائیں گی۔

لیکن کونسل کے اسٹاف کی تنخواہ کی تقسیم کی غرض سے کونسل کا ایک کھاتہ کونسل کے دفتر کے قرب وجوار میں کسی نیشنلائزڈ بینک کی شاخ میں کھولا جائے گا۔

15- چیئرپرسن اور سکریٹری کو خرچ کی منظوری دینے کا اختیار: (1) اس ضمن میں بجٹ میں کی گئی توضیعات اور اس سے متعلق حکومت ہند کی ہدایات کے تابع:

(الف) چیئرپرسن ہر معاملے میں بار بار ہونے والے 1,00000 لاکھ روپے (صرف ایک لاکھ روپے) تک کے خرچ کو اور بار بار نہ ہونے والے 5,00000 لاکھ روپے (صرف دو لاکھ روپے) تک کے خرچ کو منظوری دے سکے گا۔

(ب) سکریٹری ہر معاملے میں بار بار ہونے والے 50,000 ہزار روپے (صرف پچاس ہزار روپے) تک کے خرچ کو اور بار بار نہ ہونے والے 1,00000 لاکھ روپے (صرف ایک لاکھ روپے) تک کے خرچ کو منظوری دے سکے گا۔

نوٹ: یہ فقرہ (الف) اور فقرہ (ب) میں مصرحہ حدود سے زیادہ کسی خرچ کو مرکزی وقف کونسل منظوری دے گی اور اشد ضرورت ہونے پر چیئرپرسن اسے منظوری دے سکے گا لیکن اسے مابعد توثیق کے لیے کونسل کے روبرو رکھا جائے گا۔

(2) سکریٹری یا اس کی عدم موجودگی میں اس کا کوئی ماتحت افسر، اگر اسے اختیار دیا گیا ہو، منظور شدہ خرچ کے لیے چیک ڈرا کر سکے گا۔

(3) سکریٹری کے ذریعہ اس طرح بااختیار افسر کونسل کے دفتر میں سبھی رجسٹروں کے رکھ رکھاؤ کی نگرانی کر سکے گا اور ان میں کیے گئے اندراجات کی تصدیق کر سکے گا۔

16- **حسابات کا سالانہ گوشوارہ:** کونسل حسابات اور دیگر ریکارڈ رکھے گی اور ہر مالی سال میں مارچ مہینہ کے آخری کام کاج کے دن حساب بہیوں کا باقی نکلوائے گی/متوازن کروائے گی اور حسابات کا سالانہ گوشوارہ ان قواعد سے منسلک فارم میں دیا جائے گا۔

17- **اسٹاف اور اتفاقی خرچ کی بابت سکریٹری کے اختیارات:** (1) سکریٹری کو اپنے کنٹرول اور نگرانی کے تحت کونسل کے تمام اسٹاف کی بابت درج ذیل کا اختیار ہوگا:۔

(i) اضافہ تنخواہ؛

(ii) چھٹی؛

(iii) بھتے اور قرضہ جات (Advances)۔

(2) سکریٹری کو درج ذیل کو منظوری دینے کا اختیار ہوگا:

(i) فرنیچر، ٹائپ رائٹر، بائیسیکل، گھڑی گھنٹہ، واٹر کولر، الیکٹرک ہیٹر، جو کونسل کے دفتر کے اسٹاک رجسٹر میں ہوں، کی مرمت کے لیے 2000 ہزار روپے (صرف دو ہزار روپے) تک کا خرچ اور متذکرہ بالا اشیا کی ضرورت پڑنے پر سروسنگ کے لیے 500 روپے (صرف پانچ سو روپے) تک کا خرچ۔

(ii) کونسل یا اس کی کمیٹیوں کے اراکین اور مدعوئین کی اجلاس کے دوران خاطر تواضع جیسے اعلیٰ معیار کی چائے پارٹی، لنچ، ڈنر وغیرہ کا انتظام کرنے کے لیے 2000 ہزار روپے (صرف دو ہزار روپے) تک کا خرچ۔

وقف جائیداد پٹہ قواعد، 2014

-1 **مختصر نام اور آغاز:** (1) ان قواعد کا نام وقف جائیداد پٹہ قواعد، 2014 ہے۔

(2) یہ سرکاری گزٹ میں اشاعت کی تاریخ سے لاگو ہوں گے۔

-2 **تعریفات:** ان قواعد میں، باوجود اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو:

(الف) ''ایکٹ'' سے وقف ایکٹ، 1995، (1995 کا 43) مراد ہے؛

(ب) ''زرعی غرض'' سے فصلیں اگانے کی غرض سے زمین کا استعمال مراد ہے؛

(ج) ''تجارتی سرگرمیوں'' سے نفع کمانے کی غرض سے کیا جانے والا بیوپار، تجارت، ادارہ یا ایسی سرگرمیاں مراد ہیں؛

(د) ''تعلیمی غرض'' سے تعلیم دینا یا ہنرمندی کے فروغ کے لیے تربیت دینا مراد ہے، اور اس میں تعلیمی ادارے، اسکول، کالج، یونیورسٹیاں یا مدرسے شامل ہوں گے؛

(ہ) ''فارم'' سے ان قواعد میں شامل فارم مراد ہے؛

(ح) ''اغراض صحت'' سے اسپتال، ڈسپنسری، مطب یا نرسنگ ہوم مراد ہیں؛

(ط) ''اراضی'' سے وقف اراضی اور اس سے ملحقہ اراضی ماسوائے عمارات و درختوں کے، مراد ہے؛

(ی) ''پٹہ'' ''پٹہ دہندہ'' اور ''پٹے دار'' کے وہی معانی ہوں گے جو ان کے انتقال جائیداد ایکٹ، 1882 (1882 کا 4) میں ہیں؛

(ک) ''پٹہ سال'' سے آغاز سے ایک سال ختم ہونے کے بعد ختم ہونے والی مدت کے دوران کلینڈر مہینوں کی ہر یکے بعد دیگرے مدتیں مراد ہیں؛

(ل) ''پٹے پر دی گئی جائیداد/احاطہ'' سے پٹہ دہندہ کے ذریعہ پٹے دار کو پٹے پر دی گئی اراضی یا عمارت مراد ہے؛

(م) ''پٹہ کرایہ'' سے زمین سے ملحق فٹنگ اور فکسچروں کے لیے اخراجات سمیت پٹہ دہندہ کو پٹے دار کے ذریعہ قابل ادائی رقم مراد ہے؛

(2) وہ الفاظ اور اصطلاحات جن کا یہاں استعمال کیا گیا ہے لیکن ان کی تعریف نہیں کی گئی ہے ان کے وہی معانی ہوں گے جو ان کے ایکٹ میں ہیں۔

3- **کچھ معاملوں میں پٹہ دینے پر پابندی:** (1) کوئی متولی یا بورڈ کوئی مسجد، درگاہ، خانقاہ، قبرستان یا امام باڑہ پٹے پر نہیں دے گا؛

لیکن ایسی کوئی پابندی کسی مسجد، درگاہ، خانقاہ، قبرستان یا امام باڑہ کے مخصوص احاطے سے باہر واقع وقف کی اراضی کو لاگو نہیں ہوگی۔

لیکن یہ شرط بھی ہے کہ وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 سے قبل پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش اور چنڈی گڑھ میں پٹے پر دیے گئے قبرستان ان قواعد کی توضیعات کے مطابق قائم رہیں گے۔

4- **ایک سال سے کم قلیل مدت کے پٹے کی بابت طریقۂ کار:** (1) کوئی متولی یا بورڈ وقف کی جائیداد کو ایسی قیود اور شرائط پر جن پر فریقین راضی ہوں، ایک سال سے کم مدت کے لیے پٹے پر دے سکے گا؛

(2) متولی یا بورڈ ذیلی قاعدہ (1) کے تحت پٹے پر جائیداد لینے کے خواہشمند اشخاص سے، آس

پاس کے علاقے میں نوٹس شائع کر کے، پرچیاں، پمفلیٹ بانٹ کر یا ڈھول بجا کر اور کسی نمایاں مقام پر جیسے مسجد یا کسی دیگر عام مقام پر نوٹس چسپاں کر کے درخواستیں طلب کر سکے گا:

(3) متولی یا بورڈ زیادہ پٹہ کرایہ دینے والے کے حق میں جائیداد کے پٹے کی تکمیل کرے گا؛

(4) وقف کا متولی، بورڈ یا مجلس انتظامیہ کا کوئی رکن، جس میں ان کے شوہر/بیوی، والدین، اولاد، بھائی، بہن، بھائیوں کی بیویاں اور بہنیں یا بھائیوں کی اولاد اور بہنیں شامل ہیں اس قاعدے کے تحت پٹے کے لیے درخواست دینے کے اہل نہیں ہوں گے۔

-5 قلیل مدتی پٹے کے علاوہ پٹے کا طریقۂ کار: قلیل مدتی پٹے سے متعلق مذکورہ قاعدہ 4 میں جیسی توضیع کی گئی ہے اس کے سوا، حسب صورت، متولی یا بورڈ سبھی معاملوں میں جہاں وقف کی جائیداد ایک سال سے زیادہ کی مدت کے لیے دی جانی مطلوب ہے لیکن یہ 30 سال سے زیادہ کی نہ ہو، کم از کم ایک مقبول عام قومی ہندی، اردو یا انگریزی اخبار اور ایک علاقائی یا مقامی اخبار میں مندرجہ ذیل تفاصیل درج کرتے ہوئے بولی لگانے کی دعوت دیتے ہوئے شائع کرے گا، یعنی۔

(i) وقف جائیداد کا صحیح رقبہ یا تفصیل اور مقام؛

(ii) وہ مقصد یا غرض جس کے لیے جائیداد کا پٹے پر دیا جانا مطلوب ہے؛

(iii) وہ مدت جس کے لیے جائیداد کا پٹے پر دیا جانا مطلوب ہے؛

(iv) کم از کم ریزرو قیمت فی مربع فٹ

مگر شرط یہ ہے کہ اخبار کا کوئی بھی ایسا اشتہار وقف کی جائیداد کے پٹے کے لیے ضروری نہیں ہوگا جس کا پٹہ کرایہ 1000 روپے (ایک ہزار روپے) سے کم ہے۔ متولی یا بورڈ پٹے پر جائیداد لینے کے خواہش مند اشخاص سے درخواستیں طلب کر سکے گا اور قاعدہ 4 کے ذیلی قاعدہ (2) اور ذیلی قاعدہ (3) میں مصرحہ طریقۂ کار اپنا کر پٹے کی تکمیل کرے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ وقف کا متولی، بورڈ یا مجلس انتظامیہ کا کوئی رکن، جس میں ان کے شوہر/بیوی، والدین، اولاد، بھائی، بہن، بھائیوں کی بیویاں اور بہنیں یا بھائیوں کی اولاد

اور بہنیں شامل ہیں اس قاعدے کے تحت پٹے کے لیے درخواست دینے کے اہل نہیں ہوں گے۔

6- پٹے کے لیے بولی لگانے کی دعوت: مسابقتی بولیاں لگانے کی ان سبھی معاملوں میں دعوت دی جائے گی جن میں پٹے پر دی گئی جائیداد کی کرایہ ماہانہ آمدنی 1000 روپے (ایک ہزار روپے) سے زیادہ ہے اور وقف جائیداد سب سے زیادہ بولی لگانے والے کو پٹے پر دی جائے گی؛

لیکن کسی معاملے میں بولی قاعدہ 7 میں مصرحہ قیمت سے کم نہیں ہوگی۔

7- ریزرو قیمت: (1) وقف جائیداد کے پٹے کے لیے فی مربع فٹ ریزرو قیمت جائیداد کی بازار قیمت کے پانچ فیصد سالانہ سے کم نہیں ہوگی؛

(2) ذیلی قاعدہ (1) میں مصرحہ بازار قیمت رجسٹرار یا سب رجسٹرار کے دفتر میں انتقال جائیداد کے لیے متعین قیمت ہوگی۔

8- جمع کی جانے والی سیکورٹی کی ادائیگی: (1) پٹے کی تکمیل ہونے پر پٹے دار قاعدے کے مطابق پٹے کی مدت کی بنیاد پر سیکورٹی کی رقم جمع کرائے گا، یعنی:-

(i) ایک سال تک کے پٹے کی مدت کے لیے تین مہینے کا پٹہ کرایہ؛

(ii) ایک سال سے زیادہ اور پانچ سال کی مدت تک پٹے کی مدت کے لیے گیارہ مہینوں کا پٹے کا کرایہ؛

(iii) پانچ سال سے زیادہ اور دس سال تک کی پٹے کی مدت کے لیے چوبیس مہینوں کا پٹہ کرایہ، اور

(iv) دس سال سے زیادہ اور تیس سال تک کی پٹے کی مدت کے لیے چوبیس مہینوں کا پٹہ کرایہ

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت وصول کی گئی سیکورٹی کی رقم کو کسی نیشنلائزڈ بینک میں رکھا جائے گا اور بورڈ اس رقم کا استعمال، بورڈ کے کم سے کم دو تہائی اراکین کی منظوری سے وقف جائیدادوں کی ترقی کے لیے کر سکے گا۔

9- پٹے کی رجسٹری: (1) ایک سے زیادہ اور تیس سال تک کی کسی مدت کے لیے وقف کی

جائیداد کا کوئی پٹہ اس رجسٹرار یا سب رجسٹرار، جس کے دائرے اختیار میں جائیداد واقع ہے، کے دفتر میں رجسٹر کیا جائے گا؛

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت پٹے کی رجسٹری کا خرچ پٹے دار برداشت کرے گا۔

-10 پٹہ کرایہ: (1) پٹے دار، حسب صورت، مدت یا تجدید مدت کی شرائط کے مطابق ہر سال کی بابت پٹے پر دی گئی جائیداد پر پٹہ کرایہ، پٹہ دہندہ کو پیشگی ادا کرے گا اور بنا کسی نوٹس یا مانگ کے، ماہانہ یا سالانہ قسط، جیسا کہ فریقین نے طے کیا ہو، پٹہ کے اقرار نامے کی تکمیل کی تاریخ سے ادا کرے گا؛

(2) منی آرڈر کے ذریعے پٹہ دار کے ذریعے بھیجا گیا کرایہ اگر پٹہ دہندہ لینے سے یا اس کی رسید دینے سے انکار کرتا ہے تو اسے وہ متعلقہ وقف بورڈ میں جمع کرا سکے گا اور پٹہ کرایہ کو اس طرح باقاعدہ جمع کیا گیا مانا جائے گا، اگر اسے پٹے دار کے ذریعے پٹہ دہندہ کے انکار کیے جانے سے 15 دن کے اندر جمع کیا جاتا ہے۔

-11 پٹہ کرایہ میں سالانہ اضافہ: ہر ایک پٹہ کے اقرار نامے میں اس امر کی بابت ایک فقرہ شامل کیا جائے گا کہ موجودہ پٹہ کرایے میں ہر سال کم از کم پانچ فیصد اضافہ ہوگا؛

-12 پٹہ کرایہ کی ادائیگی اور وصولیابی: (1) وقف جائیداد کے پٹے کی تعمیل میں پٹہ دہندہ کو پٹے دار کے ذریعہ ادا کی گئی سبھی رقم پٹہ کرایے کی ادائیگی سمجھی جائے گی اور پٹہ کرایہ نہ دیے جانے کی صورت میں پٹہ دہندہ کو پٹے دار کے خلاف یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس سے پٹہ کرایہ وصول کر سکے؛

(2) پٹہ کرایہ، پٹہ دہندہ کے پتے پر یا ایسے کسی دیگر شخص کو یا ایسے دیگر پتے پر جس کی پٹہ دہندہ وقتاً فوقتاً تحریری طور پر اطلاع دے، مجرائی یا کٹوتی کے بغیر پٹہ دہندہ کو ادا کیا جائے گا؛

(3) اگر پٹے دار پٹے کی مدت ختم ہونے کے بعد یا قبل از وقت پٹہ ختم کیے جانے کے بعد جائیداد پر قابض رہتا ہے تو وہ کسی بھی متعلقہ کارروائی میں صادر حتمی حکم کے تابع، اس طرح ناجائز قبضے کی مدت کے دوران بھی پٹہ کرایہ دینا جاری رکھے گا۔

-13 متولی یا بورڈ کے ذریعہ پٹے کی تجویز پر فیصلے کے لیے حدِ مدت: متولی یا بورڈ،

وقف جائیداد کا پٹہ دینے سے متعلق پٹے دار سے کوئی تجویز موصول ہونے پر، جو ہر طرح سے مکمل ہو، غور کرے گا اور 30 دن کے اندر اندر اس تجویز کی بابت فیصلہ کرے گا۔

-14 متولی کا بورڈ کو رپورٹ پیش کرنا: متولی، پٹہ دہندہ اور پٹے دار کے مابین تکمیل شدہ سبھی پٹہ قراروں کی صورت حال کے بارے میں جلد از جلد اس تاریخ سے جس تاریخ کو پٹے کی تکمیل ہوئی ہو لیکن ایک ماہ پورا ہونے سے قبل بورڈ کو آگاہ کرے گا۔

-15 وقف جائیداد کی تفصیل پیش کیا جانا: ہر متولی ان قاعدوں میں شامل فارم میں پٹے کی مدت، پٹہ کرایہ، پٹے کی قیود وشرائط اور اس کی ایسی دیگر تفصیل درج کرتے ہوئے پٹے پر دینے کے لیے وقف کی جائیداد غیر منقولہ یا اس کے کسی حصے سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کی تفصیل گزٹ میں ان قواعد کے نوٹیفکیشن کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر بورڈ کو دے گا۔

-16 وقف جائیداد کی تفویض، ذیلی پٹہ یا انتقال کی ممانعت: پٹے دار پٹہ یا اس کے مفاد یا پٹے پر دی گئی جائیداد کے سبھی یا کسی حصے کی نہ تو تفویض کرے گا، نہ اسے ذیلی پٹے پر دے گا، نہ گروی رکھے گا اور نہ ہی اسے کسی دیگر شخص کو منتقل کرے گا اور نہ ہی کسی دیگر شخص کو اس کے استعمال کرنے یا اس پر قابض ہونے کے لیے پٹے پر دی گئی جائیداد کے سبھی یا کسی حصہ پر قبضہ کرنے کی اجازت دے گا۔

لیکن وقف جائیداد کی بابت، کسی کارپوریشن یا کسی سرکاری ایجنسی کے ذریعہ کیا گیا پٹہ فریقین کے مابین طے شدہ قیود وشرائط کے مطابق لاگو ہوگا۔

-17 کچھ معاملوں میں غیر منقولہ وقف جائیداد کا تیس سال تک کا طویل مدتی پٹہ دیا جانا: (1) کسی تجارتی سرگرمی، تعلیم یا صحت کی اغراض کے لیے ریاستی حکومت کی منظوری سے وقف جائیداد کا ایک سال سے زیادہ کی مدت کا اور زیادہ سے زیادہ تیس سال تک کا پٹہ دیا جاسکتا ہے۔ اگر ریاستی حکومت تین مہینے کے اندر اجازت نہیں دیتی ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اجازت مل گئی ہے؛

(2) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت پٹہ دینے کی منظوری ایکٹ کی دفعہ 32 کی ذیلی دفعہ (2) کے

فقرہ (ی) میں درج طریقہ کار کے مطابق دی جائیگی۔

-18 پٹہ کی تجدید: (1) کسی بھی پٹے سے متعلق اقرار نامے میں خود بخود تجدید کے لیے کوئی بھی فقرہ شامل نہیں کیا جائے گا؛

(2) بورڈ پٹے کی تجدید کرتے وقت موجودہ پٹے دار کو ترجیح دے گا بشرطیکہ وہ بولی میں حصہ لیتا ہے اور سب سے اونچی بولی جیسی بولی لگاتا ہے۔

-19 پٹے کی غرض اور مدت: (1) بورڈ درج ذیل اغراض اور مدت کے لیے کسی بھی غیر منقولہ وقف جائیداد کا پٹہ دے سکے گا، یعنی:-

(i) دکانوں کے لیے پٹہ پانچ سال تک کی مدت کے لیے؛

(ii) کولڈ اسٹوریج، شادی ہال یا چھوٹی صنعتوں کے لیے پٹہ دس سال تک کی مدت کے لیے؛

(iii) شاپنگ مال، رہائشی عمارتوں، ہوٹلوں، ریستوران یا سرائے قائم کرنے یا چلانے کے لیے تیس سال تک کی مدت کے لیے؛

(iv) تعلیمی اداروں جیسے اسکول، کالج، یونیورسٹی، اسپتال، ڈسپنسری، مدرسے یا مکتب قائم کرنے یا چلانے کے لیے تیس سال تک کی مدت کے لیے؛

(v) زرعی اغراض کے لیے سال بہ سال کی بنیاد پر یا فصل موجود ہونے تک اگر فصل ایک سال سے زیادہ عرصے تک رہے لیکن زرعی اغراض کے لیے کسی بھی صورت میں تین سال سے زیادہ مدت کے لیے پٹہ نہیں دیا جائے گا۔

(2) پٹے کی آغاز کی تاریخ پٹے نامے کی تکمیل کی تاریخ یا پٹے نامے میں درج پٹے کی مؤثر تاریخ ہوگی۔

-20 پٹے پر دی گئی جائیداد کا استعمال اور قبضہ: (1) پٹے دار فریقین کے مابین طے شدہ اغراض کے علاوہ کسی بھی دیگر غرض کے لیے پٹے پر دی گئی جائیداد یا اس کے کسی بھی حصے کو نہ تو استعمال کرے گا اور نہ استعمال کرنے کی اجازت دے گا؛

لیکن کوئی بھی وقف جائیداد کسی بھی ایسی غرض کے لیے پٹے پر نہیں دی جائے گی جو شریعت کے خلاف ہو جیسے جوا یا لاٹری یا شراب یا دیگر نشہ آور اشیا کی فروخت۔

(2) پٹے دار بورڈ کی منظوری کے بغیر پٹے پر دی گئی جائیداد پر کسی بھی طرح کی تعمیر نہیں کرے گا:
لیکن بورڈ کی باقاعدہ منظوری کے بغیر پٹے دار کے ذریعہ کی گئی تعمیر وقف کی جائیداد ہوجائے گی اور پٹے دار ایسی تعمیر پر آئے خرچ کے لیے کسی معاوضے کا حقدار نہیں ہوگا۔

(3) پٹے دار پٹے پر دی گئی جائیداد کے رکھ رکھاؤ کا خیال رکھے گا اور جائیداد کو اچھی حالت میں رکھے گا اور پٹے پر دی گئی جائیداد سے تمام ملبہ اور کوڑا ہٹائے گا۔

-21 پٹہ دہندہ اور پٹے دار کے حقوق اور ذمہ داریاں: (1) پٹے دار کے حقوق اور ذمہ داریوں میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہوں گی، یعنی:۔

(i) پٹے پر دی گئی جائیداد کو قابل استعمال حالت میں رکھنا: پٹے دار کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ پٹے پر دی گئی جائیداد کو قابل استعمال حالت میں رکھے اور اس کا رکھ رکھاؤ کرے اور اس میں یا اس پر موجود تمام فکسچر دں کی مرمت کرائے یا انھیں بدلوائے اور پٹے پر دی گئی جائیداد کے ایسے رکھ رکھاؤ اور اسے قابل استعمال حالت میں رکھنے کے سلسلے میں جو بھی اخراجات ہوں ان کی ادائیگی کرے:
لیکن اگر پٹے دار اس فقرہ کے تحت اپنی ذمہ داری نبھانے میں ناکام رہتا ہے تو پٹہ دہندہ کو اس بات کا پورا پورا حق ہوگا کہ وہ چودہ دن کا تحریری نوٹس دے کر اور پٹے دار کے تئیں کسی بھی ذمہ داری کے بغیر ایسا رکھ رکھاؤ، مرمت یا بدلاؤ کرنے کا فیصلہ کر سکے گا جو وہ مناسب یا بہتر سمجھے۔

(ii) پٹہ دہندہ کے ذریعہ رسائی: پٹے دار، پٹہ دہندہ کو کسی بھی ہنگامی صورت حال میں اور دیگر طور پر بھی عام اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت پٹے پر دی گئی جائیداد میں داخل ہونے کی اجازت دے گا جہاں اس کے اس طرح داخلے سے پٹے پر دی گئی جائیداد کے پٹے دار کے ذریعہ استعمال میں کسی طرح کا نامناسب خلل نہ پڑے یا مداخلت نہ ہوں۔

(iii) پٹے دار کی کچھ ذمہ داریاں: پٹے دار: (i) بجلی، پانی کا خرچ یا کسی محصول، ابواب، ڈیوٹی، تشخیص اور لائسنس فیس خواہ وہ کسی بھی طرح کی ہو اور جو میونسپل، اسکول، صوبائی، پارلیمانی یا دیگر حکام کے ذریعہ مانگی گئی ہو، بغیر کسی تاخیر کے ادا کرے گا:

(ii) پٹہ دہندہ کے مانگے جانے پر ایسے ابواب، ڈیوٹی، تشخیص اور لائسنس فیس کی ادائیگی کی تمام رسیدیں بغرض معائنہ بلاتاخیر پٹہ دہندہ کے حوالے کرے گا۔

(2) **فکسچرز کی تنصیب یا سدھار:** اگر پٹے دار کے ذریعہ کی گئی کسی تنصیب یا مرمت کے کام سے میکانیکی یا بجلی کے نظام یا پٹے پر دیے گئے اسٹرکچر میں کوئی خلل پڑتا ہے یا اس کو نقصان پہنچتا ہے تو پٹے دار پٹے پر دی گئی جائیداد پر موجود ایسی تنصیبات یا فکسچرز کی اپنے خرچے پر بلاتاخیر مرمت کرائے گا یا انھیں وہاں سے ہٹائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ پٹے دار پٹہ ختم ہونے کے بعد پٹے پر دی گئی جائیداد سے، اگر پٹہ دہندہ کی جانب سے ایسا مطلوب ہو، تمام پٹے داری تنصیبات یا فکسچر ہٹالے گا۔

(3) **پٹے دار کے ذریعہ تبدیلی:** پٹے دار اپنے ذریعہ کسی بھی طرح کی تبدیلی، اضافے یا تنصیبات، جن میں بیرونی دیواروں، چھت یا پٹے پر دی گئی جائیداد کے کسی بھی دیگر حصے پر تبدیلی بھی شامل ہیں، کا خرچ خود برداشت کرے گا:

لیکن پٹہ دہندہ ایسا ہر کام پٹے دار کے خرچے پر کرے گا جس کی بابت فریقین کے مابین قرار ہو گیا ہو۔

(4) **حق قبضہ:** پٹے دار پٹے پر دی گئی جائیداد، جس میں پٹے داری حقوق بھی شامل ہیں، کی بابت نہ تو کوئی حق قبضہ وجود میں لائے گا اور نہ ہی اسے زیر بار کرے گا۔

(5) **مقامی حکام سے اجازت:** پٹے دار پٹے پر دی گئی جائیداد پر کسی بھی طرح کی کوئی بھی تعمیر کرنے کے لیے بورڈ کی ماقبل منظوری کے بعد مقامی حکام سے ضروری اجازت لے گا۔

-22 **غیر متوقع نقصان وتباہی:** اگر دوران مدت پٹے پر دی گئی جائیداد یا اس کے کسی بھی حصے کو آگ، بجلی گرنے، آندھی طوفان یا آفت سماوی یا دیگر غیر متوقع خطرات کے باعث کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس صورت میں مندرجہ ذیل توضیعات لاگو ہوں گی، یعنی:-

(i) اگر ایسے نقصان کے نتیجے کے طور پر پٹے پر دی گئی جائیداد پٹے دار کے ذریعہ قبضے کے لیے جزوی طور پر ناقابل استعمال ہو جاتی ہے تو پٹے پر دی گئی جائیداد کے اس حصے کے تناسب سے، جو استعمال کے قابل نہیں رہا ہے، کرایہ کم ہو جائے گا؛

(ii) مذکورہ فقرہ (i) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، اگر پٹہ دہندہ کے آرکیٹیکٹ یا انجینئر نے نقصان ہونے کے 60 دن کے اندر اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہو کہ پٹے پر دی گئی جائیداد مناسب تندہی سے نقصان ہونے کے 180 دن کے اندر مع اس اضافی تاخیری مدت کے جو ہڑتال، تالہ بندی، کام کی سست رفتاری، کچے مال یا مزدوروں کی کمی، آفت سماوی، جنگی صورت حال، ناموافق موسم یا کسی طرح کے دیگر وقوعہ کے باعث ہوئی ہو اور جو پٹہ دہندہ کے معقول کنٹرول سے باہر ہو، تعمیر نو، مرمت یا دوبارہ اسی حالت میں لانے کے قابل نہیں ہے، تو پٹہ دہندہ یا پٹے دار فریق ثانی کو 15 دن کا پٹہ دہندہ کے آرکیٹیکٹ یا انجینئر کی رائے کی بابت تحریری نوٹس دے کر پٹہ ختم کر سکے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی بھی فریق سے نوٹس ملنے پر پٹہ نقصان کی تاریخ سے ختم ہو جائے گا اور پٹے دار پٹے پر دی گئی جائیداد اور اس سے وابستہ تمام مفادات پٹہ دہندہ کو فوراً لوٹا دے گا اور پٹہ کرایہ میں بھی اسی حساب سے تخفیف ہو جائے گی اور پٹے دار کے ذریعہ پٹہ کرایہ صرف نقصان کی تاریخ تک کی مدت کے لیے ہی واجب الادا ہوگا اور اس کے بعد پٹہ دہندہ پٹے پر دی گئی جائیداد میں پھر سے داخل ہو کر اس پر دوبارہ قابض ہو جائے گا۔

(iii) اگر پٹے پر دی گئی جائیداد مناسب تندہی سے، نقصان ہونے کے 180 دن کے اندر تعمیر نو، مرمت یا دوبارہ اسی حالت میں لانے کے قابل ہے، تو پٹہ دہندہ 180 دن کے اندر مع اس اضافی تاخیری مدت کے جو ہڑتال، تالہ بندی، کام کی سست رفتاری، کچے مال یا مزدوروں کی کمی، آفت سماوی، جنگی صورت حال، ناموافق موسم یا کسی طرح کے دیگر وقوعہ کے باعث ہو اور جو پٹہ دہندہ کے معقول کنٹرول سے باہر ہو، تعمیر نو، مرمت یا دوبارہ اسی حالت میں لانے کے لیے پیش رفت کرے گا اور پٹہ کرایہ مذکورہ فقرہ (i) میں مصرحہ طریقے سے تب تک کے لیے کم ہو جائے گا جب تک کہ پٹے پر دی گئی جائیداد کی تعمیر نو یا مرمت نہیں ہو جاتی یا اسے دوبارہ اس حالت میں نہیں لایا جاتا۔

23- عدم تعمیل: (1) مندرجہ ذیل واقعات کو عدم تعمیل سمجھا جائے گا، یعنی:-

(i) پورے کا پورا پٹہ کرایہ یا اس کا کوئی حصہ واجب الادا ہونے کے بعد پٹے دار ادا نہیں کرتا ہے؛

(ii) پٹے دار ہر عہد و پیماں، قرار اور شرائط کی پابندی کرنے، ان پر عمل کرنے یا انھیں عمل درآمد کرنے میں ناکام رہتا ہے اور پٹے دار کے ذریعہ ایک مہینے کا نوٹس دیے جانے کے باوجود، حسب صورت، اس کی کو پورا کرنے، درست کرنے، باز رہنے یا تعمیل کرنے میں ناکام رہتا ہے جس کے لیے پٹے دار نے اسے نوٹس دیا ہو؛

(iii) پٹے دار بورڈ کی ما قبل اجازت یا منظوری کے بغیر کسی زمین یا عمارت پر کوئی اسٹرکچر تعمیر کرتا ہے؛

(iv) پٹے دار کے ذریعے متواتر تین مہینوں تک پٹہ کرایہ یا پٹے کے لیے زر بدل کی عدم ادائیگی۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ ایک یا ایک سے زیادہ واقعات پیش آنے پر پٹہ دہندہ اپنے اختیار تمیزی کی رو سے:-

(i) واجب الادا اور قابل ادائی پٹہ کرایہ کی مکمل رقم کا حقدار ہوگا؛

(ii) سیکورٹی کی جمع رقم لوٹانے کا ذمہ دار نہ ہوگا، وہ رقم وقف کے حق میں ضبط سمجھی جائے گی؛

(iii) ٹریبونل سے حکم حاصل کرنے کے بعد ایسے مال اور ساز و سامان کو اپنے قبضے میں لے سکے گا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم اس سبھی پٹہ کرایہ کے لیے استعمال میں لا سکے گا جس کا پٹہ دہندہ پٹہ کے تحت اس وقت حقدار ہے۔

لیکن ایسی بیع، عام نیلام یا دیگر طور پر ایک ساتھ یا ہر مد کے لیے علاحدہ علاحدہ ہوگی، جیسا کہ پٹہ دہندہ صرف اپنے اختیار تمیزی کے مطابق خود فیصلہ کرے؛

(iv) ایک ماہ کا نوٹس دے کر پٹہ ختم کر سکے گا اور پٹہ دار پٹہ دہندہ کو پٹہ کی بقایا مدت کا، اگر پٹہ ختم نہ ہوا ہوتا، پٹہ کرایہ ادا کرے گا؛

24- **پٹے کے انقضا یا اختتام پر پٹے پر دی گئی جائیداد سے دستبرداری:** (1) پٹے کے انقضا یا اختتام پر پٹے دار پٹے پر دی گئی جائیداد اور پٹے داری سے متعلق تمام اصلاحی

تعمیرات (Improvements) سے اس مناسب حالت میں جس میں کہ پٹے دار سے یہ توقع کی جائے کہ وہ پٹے پر دی گئی جائیداد کو، ماسوائے مناسب معمولی ٹوٹ پھوٹ کے، ٹھیک سے رکھے گا، دستبردار ہو جائے گا اور اس طرح دستبرداری کے بعد اس کے پٹے پر دی گئی جائیداد میں تمام حقوق، حقیت اور مفادات ختم ہو جائیں گے۔

(2) اگر پٹے کے انقضا یا اختتام کے بعد پٹے دار پٹے پر دی گئی جائیداد پر قابض رہتا ہے تو اسے مداخلت ناجائز (Encroachment) سمجھا جائے گا اور اس طرح کے Encroachment کو ایکٹ کی دفعہ 54 میں مصرحہ طریقہ کار کے مطابق ہٹا دیا جائے گا۔

(3) پٹہ دہندہ پٹے کے اختتام کے بعد پٹے پر دی گئی جائیداد کے احاطے میں پٹے داری سے متعلق تمام اصلاحی تعمیرات (Improvements) اور چھوڑی جانے والی کسی بھی دیگر جائیداد (سامان وغیرہ) کو ایکٹ دفعہ 55 الف میں مصرحہ طریقہ کار کے مطابق ہٹا سکے گا اور فروخت کر سکے گا یا دیگر طور پر ان کا تصرف کر سکے گا۔

-25 نوٹس: ان قواعد کے تحت کوئی بھی نوٹس تحریری طور پر دیا جائے گا اور اسے رجسٹرڈ ڈاک یا اسپیڈ پوسٹ کے ذریعہ بھیجا جائے گا اور پٹہ دہندہ کو اس کی حوالگی اس کے پتے پر کی جائے گی اور پٹے دار کو وہ ذاتی طور پر یا پٹے پر دی گئی جائیداد کے احاطے میں دیا جائے گا۔

-26 جانشین / قائم مقام وارث اور مفوض الیہ (Assigns): ان قواعد میں مخصوص متضاد توضیحات کے تابع، پٹہ، پٹہ دہندہ کے جانشینوں اور ان افراد کے فائدے کے لیے ہوگا جن کے حق میں تفویض کی گئی ہے اور ان کے لیے قابل پابندی بھی ہوگا اور ساتھ ہی پٹے دار کے وارثان، تعمیل کنندگان (Executors)، مہتمان ترکہ (Administrators) اور تسلیم کیے گئے جانشینوں اور ان افراد کے فائدے کے لیے ہوگا جن کے حق میں تفویض کی گئی ہے اور ان کے لیے قابل پابندی بھی ہوگا۔

ضمیمہ

فارم (قاعدہ 15 دیکھئے)

-1 وقف بورڈ کا نام

-2 متولی یا مجلس انتظامیہ (Management Committee) کا نام

-3 وقف کا نام، اس کی نوعیت اور غرض

-4 وقف سے ملحق وقف جائیدادوں کی تفصیل

-5 متوقع پٹے کی مدت

-6 وہ مقام جہاں وقف جائیداد واقع ہے

-7 پٹہ دہندہ کا نام و پتہ

-8 **الف پٹے پر دی جانے والی اراضی کی تفصیل**

وقف اراضی کا رقبہ وقف اراضی کی نوعیت مالگزاری/ محصول/ ٹیکس/ تشخیص اوسط

سالانہ آمد/ پیداوار وقف اراضی پر تعمیر، اگر کوئی ہو، متوقع مجموعی آمدنی

مقدمات/ عدالتی معاملات، اگر کوئی ہوں

ب مکان/ عمارت کی تفصیل

متعلقہ جگہ کا رقبہ مکان/ عمارت کی نوعیت پلنتھ ایریا مجموعی لاگو در

تعمیر کا خرچہ سہولیات (گیریج، سینیٹری، الیکٹرک انسٹالیشن وغیرہ)

تعمیر کا سال مقدمات/ عدالتی معاملے، اگر کوئی ہوں

-9 مذکورہ جائیداد کی بازار قیمت

-10 پٹے کی قیود و شرائط، اگر کوئی ہوں

-11 حوالہ نمبر

میں دستخط کنندہ تصدیق کرتا ہوں کہ میرا مذکورہ وقف میں کوئی حق استفادہ نہیں ہے اور میری حتی الوسع معلومات کے مطابق اوپر درج کی گئی تمام معلومات صحیح ہیں۔

مقام تاریخ (دستخط)

متولی یا مینیجنگ کمیٹی کا نام

8

اہم نظائرِ عدالت

وقف سے کیا مراد ہے؟ وقف کی قانونی حیثیت کیا ہے؟

جیسا کہ ہم تصنیف ہذا کے ابتدائیہ میں بتا چکے ہیں وقف قانون اسلام کی ایک اہم اصطلاح ہے۔ اس کے لفظی معنی قیام اور ٹھہراؤ کے ہیں جسے انگیریزی میں Detention, Stopping یا Tying up کہا جاتا ہے۔ کسی قیمتی شے کو خدا کی ذات میں مقید کردینا اور اس سے حاصل ہونے والی منفعت کو دوسروں پر مذہبی، خیراتی و خیری اغراض کے لیے نیک نیتی کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صدقہ کردینے کا نام وقف ہے مگر یاد رہے کہ یہاں صدقے کے ساتھ "ہمیشہ ہمیشہ کے لیے" الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ دریں صورت، محض صدقے کو وقف نہیں کہا جاسکتا۔ صدقے میں نفس جائیداد (Corpus) کو استعمال کرنے کے بعد ختم کیا جاسکتا ہے لیکن وقف کی آمدنی کو محض خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح صدقہ محض عطیہ (Donation) ہے جبکہ وقف Endowment یعنی وقف کرنے کا عمل ہے۔ صدقے کی صورت میں وہ شخص جسے صدقہ دیا جاتا ہے محض منفعت کا ہی حقدار نہیں ہوتا بلکہ اسے ملکیت بھی حاصل ہوجاتی ہے جبکہ وقف کی صورت

میں جائیداد یا شے متوفیہ کا انتقال خدا کی ذات کے حق میں ہوتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی ہبہ اور وقف مترادف اصطلاحات نظر آتی ہیں جبکہ دونوں اصطلاحات بہ اعتبار معنی ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں۔ ہبہ کی صورت میں بھی ہبہ دار محض منفعت کا ہی حقدار نہیں ہوتا بلکہ اسے ملکیت بھی حاصل ہو جاتی ہے جبکہ وقف کی صورت میں جائیداد یا شے موقوفہ کا انتقال خدا کی ذات کے حق میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہبہ اور وقف میں فرق یہ ہے کہ ہبہ کسی انسان کے حق میں کیا جاتا ہے یعنی کسی مرد یا عورت کے حق میں لیکن وقف صرف خدا کی ذات کے حق میں ہی ہوتا ہے۔ ہبہ میں ہبہ کی اغراض کی کوئی حدود نہیں ہوتی لیکن وقف انسانوں کے فائدوں کے لیے ہی کیا جاسکتا ہے۔

وقف ایکٹ، 1995 کی دفعہ 2 (ص) میں وقف کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"وقف" کسی شخص کے ذریعہ مسلم قانون کی رو سے تسلیم شدہ مقدس، مذہبی یا خیراتی غرض کے لیے کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا مستقل طور پر نذر کر دینا مراد ہے اور اس میں شامل ہے۔

(i) استعمال کے باعث وقف، لیکن ایسا وقف صرف اس وجہ سے ختم نہیں سمجھا جائے گا کہ اب اس کا استعمال بند ہو گیا ہے خواہ اس کا استعمال کسی بھی مدت سے نہ ہو رہا ہو،

(ii) کوئی شاملات پٹی، شاملات دیہہ، جملہ مالکان یا مال گزاری ریکارڈ میں کسی اور نام سے درج؛

(iii) مسلم قانون کے ذریعہ مقدس، مذہبی یا خیراتی طور پر تسلیم شدہ کسی غرض کے لیے بشمول مشروط الخدمت "منظوریاں"، اور

(iv) اس حد تک وقف علی الاولاد جہاں تک مسلم قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ مقدس، مذہبی یا خیراتی کسی غرض کے لیے جائیداد نذر کی گئی ہو لیکن اگر سلسلۂ وراثت ختم ہو جاتا ہے تو وقف کی آمدنی تعلیم، ترقی، فلاح و بہبود اور ایسی دیگر اغراض کے لیے خرچ کی جائے گی جنھیں مسلم قانون تسلیم کرتا ہو۔"

"واقف" سے ایسا شخص مراد ہے جو ایسا نذرانہ دے؛

سنی وقف

Mariam Bai v. Mohamed Jaffar Abdul Rahiman Sait, A.I.R 1973

Mad.191

مریم بائی بنام محمد جعفر عبدالرحیمن سیت

حنفی مکتب فکر کے مطابق وقف کی قانونی تعریف یہ ہے کہ کسی بھی چیز کو وقف کرتے ہی اس میں واقف کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ شے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہو جاتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والی منفعت کو انسانوں کے فائدہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

نوٹ:—وقف ایکٹ، 1995 کی دفعہ 2 کے مطابق سنی وقف سے ایسا وقف مراد ہے جس پر سنی قانون کا اطلاق ہوتا ہو۔

شیعہ وقف

A.P. State Wakf Board v. All India Shia Conference, 2000 (1) H.L.R. 421 (S.C.)

ریاست آندھرا پردیش وقف بورڈ بنام آل انڈیا شیعہ کانفرنس

محض مبہم اور عام اعلان کے ذریعہ یہ فیصلہ نہیں دیا جاسکتا کہ متنازعہ ادارے شیعہ وقف ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ استثنائی معاملے میں ان میں سے کچھ ادارے سنی وقف بھی ہوں۔ ایسی صورت میں فریق متعلق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر ادارے کے بارے میں ایسی شہادت پیش کرے جس سے عدالت مطمئن ہو جائے۔

Hashim Ali v.Hamidi Begum,A.I.R.1942 Cal.180

ہاشم علی بنام حامدی بیگم

شیعہ قانون کے مطابق وقف ایک ایسا معاہدہ ہے جس کا اثر اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اصل شے موقوف ہو جاتی ہے اور واقف اپنے حق استفادہ سے دستبردار ہو جاتا ہے اور اس طرح موقوف شے مستفدین کی ملکیت ہو جاتی ہے

Wakf is a contract, the fruit or effect of which is to tie up the original of thing and to leave its usufruct free.The subject of the wakf is transferred so as to become the property of the beneficiaries.

نوٹ:- وقف ایکٹ،1995 کی دفعہ 2 کے شیعہ وقف سے ایسا وقف مراد ہے جس پر شیعہ قانون کا اطلاق ہوتا ہو۔

Mahant Hari Gir Chela Baba Nihal Gir Bannkandhi Gir v.Punjab Wakf Board, (2009-2) 154. P.L.R. 596

مہنت ہری گیر چیلا بابا نہال گیر چیلا بنکندھی گیر بنام پنجاب وقف بورڈ

کسی جائیداد کی بابت محض نوٹیفکیشن جاری کرنے سے اسے وقف کا درجہ حاصل نہیں ہو جاتا اور یہ اس بات کا قطعی ثبوت نہیں ہے کہ یہ جائیداد وقف جائیداد ہے۔ کسی جائیداد کو وقف جائیداد کا درجہ حاصل کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ یہ جائیداد کسی اہل اسلام نے کسی مقدس، مذہبی یا خیراتی غرض کے لیے وقف کی ہے یا استعمال (by way of user) کے باعث اسے یہ درجہ حاصل ہو گیا ہے۔

Punjab Wakf Board, Ambala v. Gram Sabha Basoli, A.I.R. 1986 H.P. 23 P. 820

پنجاب وقف بورڈ، انبالہ بنام گرام سبھا بسولی

پیر استھان کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ایک shrine ہے اور اس میں ہندو اور مسلمان دونوں عبادت کرتے ہیں اور دونوں ہی فرقوں کے لوگ اس میں چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ اس میں ایک گھڑیال بھی ہے جو مسجدوں میں نہیں ہوتا لیکن مندروں میں ہوتا ہے اور ہندو اس کی پوجا کرتے ہیں۔ دریں صورت اس کے علاوہ کسی اور نتیجے پر نہیں پہنچا جا سکتا کہ اس جائیداد کو کسی مسلمان نے صرف مسلم کمیونٹی کے فائدے کے لیے ہی وقف کیا تھا۔

وقف کون قائم کر سکتا ہے؟

کوئی بھی بالغ با ہوش مسلمان مسلم قانون کی رو سے تسلیم شدہ مذہبی، مقدس و خیراتی اغراض کے لیے کسی بھی ایسی جائیداد کی بابت، جو مسلم قانونوں کے معانی میں جائیداد ہے، وقف قائم کر سکتا ہے۔ یہ غیر مشروط اور دائمی ہونا چاہیے۔ وقف قائم کرتے ہی وقف جائیداد میں واقف کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ شے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہو جاتی ہے۔ کچھ ایسی بھی ما

بعد مخولہ نظائر عدالت موجود ہیں جن کے مطابق غیر مسلم بھی وقف کر سکتے ہیں لیکن ان تمام فیصلوں میں یہ شرط لگا دی گئی ہے کہ کسی غیر مسلم کے ذریعہ قائم کیے گئے وقف کے قانونی جواز کا تعین وقف کی غرض کے تعلق سے کیا جائے گا۔ وہ غرض جس کے لیے وقف قائم کیا جائے واقف کے عقیدے (creed) اور ساتھ ہی اسلامی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے۔

نوٹ:— ان اشخاص کے ذریعہ جو اسلام کے ماننے والے نہیں ہیں بعض اوقاف کی امداد کے لیے دی گئی یا عطیہ کی گئی جائیداد پر وقف ایکٹ، 1995 کی دفعہ 104 کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس دفعہ کا متن درج ذیل ہے:

"ایکٹ ہذا میں درج کسی امر کے باوجود، جب کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کسی ایسے شخص کے ذریعہ جو اسلام کو ماننے والا نہیں ہے، کسی ایسے وقف کی امداد کے لیے دی گئی یا عطیہ کی گئی، جو—

(الف) کوئی مسجد، عیدگاہ، امام باڑہ، درگاہ، خانقاہ یا مقبرہ ہے؛

(ب) کوئی مسلم قبرستان ہے؛

(ج) کوئی سرائے یا مسافر خانہ ہے،

تب ایسی جائیداد اس وقف میں شامل بھی جائے گی اور اس کی بابت اسی طریقے سے کارروائی کی جائے گی جس سے اس وقف کے متعلق کی جاتی جس میں وہ اس طرح شامل ہے۔"

Commissioner ofWakfs v.Mohammad Mohsin,A.I.R. 1954 Cal. 463

کمشنر آف وقف بنام محمد محسن

کوئی بھی نابالغ وقف قائم نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے ولی کو اس کی جانب سے وقف قائم کرنے کا حق حاصل ہے۔ ولی اور وارڈ (زیر ولایت) ایکٹ (Guardian and Wards Act) کی دفعہ 28 کے تحت عدالت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد بھی کسی ولی کے ذریعہ قائم کیے گئے وقف کو قانونی درجہ حاصل نہیں ہوگا۔

Mohammad Abu Zafar Mohammad Ibrahim v. Israr Ahmad, A.I.R.

1971 All. 366

محمد ابوظفر محمد ابراہیم بنام اسرار احمد

.Abdul Qavi Khan v. God Almighty through Asef Ali Khan, A.I.R.

1962 All. 364

عبدالقوی خان بنام اللہ تعالیٰ بذریعہ آصف علی خان

الہ آباد ہائی کورٹ کا پہلے معاملے میں یہ کہنا ہے کہ وقف قائم کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ واقف کا جائیداد غیر منقولہ میں مکمل ملکیتی مفاد ہو۔ ضروری تو یہ ہے کہ واقف کا وقف کی جانے والی جائیداد پر مستقل dominion ہو یعنی (وہ اس کے کنٹرول و قبضہ میں ہو)

جب کہ

دوسرے معاملے میں وہ یہ کہہ چکی ہے کہ واقف وقف کی جانے والی جائیداد کا مالک ہونا چاہیے اور اس معاملے میں اس نے یہ بھی کہا تھا کہ مرتہن جائیداد مرہونہ کی بابت وقف قائم نہیں کر سکتا۔

وقف کی جانے والی جائیداد کی واضح صراحت ضروری

Fatima Bibi v. Advocate- General,I.LR 6 Bom.42

وقف کی جانے والی جائیداد کی واضح طور پر صراحت کی جانی چاہیے۔

مستفدین کو وقف جائیداد میں حق رہائش

Faiqa Khatoon v.Riyazur Rehman Khan Sherwani, 2009(2)

A.W.C.1180

فائقہ خاتون بنام ریاض الرحمٰن خاں شیروانی

مستفدین کو وقف جائیداد میں محدود حقوق استفادہ حاصل ہونے کے باوجود معنوی طور پر یعنی by implication بحیثیت مشترک مالک وقف جائیداد میں رہنے کا حق حاصل ہے۔

وقف کی اغراض

Sayyad Badruddin v. Karnataka State Board of Wakfs, Bangalore,

A.I.R. 1995 Knt.151

سید بدرالدین بنام ریاست کرناٹک وقف بورڈ، بنگلور

مسلم قانون کے تحت وقف قائم کرنے کی وجہ تحریک (motive) مذہبی ہونی چاہیے اور یہ مسلم کمیونٹی کے فائدے کے لیے ہونا چاہیے۔ محض کسی مقام پر مسافروں کو شیلٹر کی سہولت فراہم کرنے سے اس جگہ کو وقف کا درجہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

Moti Shah v. Abdul Gaffar, A.I.R. 1956 Nag. 38

موتی شاہ بنام عبدالغفار

وہ غرض جس کے لیے وقف قائم کیا جائے واقف کے عقیدے (creed) اور ساتھ ہی اسلامی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے۔

1- Fatima Bibi v. Advocate-General, I.L.R. 6 Bom. 42

فاطمہ بی بی بنام ایڈووکیٹ جنرل

2- Abdul Sattar Ismail v. Abdul Hamid Sait, A.I.R. 1944 Mad. 504

عبدالستار اسمٰعیل بنام عبدالحامد سیت

3- Bibi Jan v. Kulb Husain, I.L.R. 31 All. 136

بی بی جان بنام کلب حسین

4- Gobinda Chandra v. Abdul Majid, A.I.R. 1944 Cal. 163

گوبندہ چندرا بنام عبدالماجد

5- Syed Shah v. Syed Ali, A.I.R. 1932 Pat. 33

سید شاہ بنام سید علی

6- Phul Chand v. Akbar Yar, I.L.R. 19 All. 211

پھول چند بنام اکبر یار

7- Ramcharan v. Fatima Begum, I.L.R. 42 Cal. 933

رام چرن بنام فاطمہ بیگم

8- Abdul Wahab v. Sughra Begum, A.I.R. 1932 All. 248

عبدالوہاب بنام صغریٰ بیگم

9- Mohd. Yusuf v. Mohd. Sadiq, A.I.R. 1933 Lah. 501

محمد یوسف بنام محمد صادق

10- Abdul Kadir v. Bai Safibai

عبدالقادر بنام بائی صفی بائی

11- Ibrahim Khan v. Ahmad Said, I.L.R. 36 Bom. 111

ابراہیم خان بنام احمد سعید

12- Sant Das v. Ram Bai, 20 I.C. 295

سنت داس بنام رام بائی

13- Yusuf Khan v. Misal Khan, 73 I.C. 99

یوسف خان بنام مثال خان

14- Ram Charan v. Fatima Begum, I.L.R. 42 Cal. 933

رام چرن بنام فاطمہ بیگم

15- Syed Mustafa v. Amina Begum, 2 A.L.J. 519

سید مصطفیٰ بنام امینہ بیگم

16- Hashim Haroon v. Gounsali, A.I.R. 1942 Sind 137

ہاشم ہارون بنام غوث علی

متذکرہ بالا نظائر عدالت کے مطابق مندرجہ ذیل اغراض کے لیے وقف قائم کیے جاسکتے ہیں اور اس طرح قائم کیے گئے اوقاف کو مکمل قانونی حیثیت حاصل ہے۔

غریبوں کو خیرات کے لیے؛ حج کے لیے مالی امداد کرنے کے لیے؛ سکول و کالجوں کے لیے؛ عام یا کسی خاص مقام پر قرآن سنانے کے لیے؛ تنخواہ دینے کے لیے؛ تمام سہولیات فراہم کرنے کے لیے جیسے پل اور مسجدوں کے لیے؛ تعزیہ بنانے اور محرم کا جلوس نکالنے

کے لیے؛ مسجد میں چراغ جلانے کے لیے؛ غریب رشتہ داروں اور متعلقین (دست نگر جو کسی پر منحصر ہوں)؛ علی مرتضیٰؓ کا یوم پیدائش منانے کے لیے؛ مکہ میں حاجیوں کے لیے مفت بورڈنگ ہاؤس بنانے کے لیے؛ خانقاہ کے لیے نوبت نوازوں کی تقرری کے لیے؛ مختلف تقاریب کے انعقاد کے لیے جیسے قدم شریف، خاندان کے کسی فرد کا مقبرہ بنانے کے لیے؛ رمضان میں روزہ افطار کے لیے؛ خادموں کی تنخواہ وپنشن کے لیے؛ حاجیوں کی سہولت کے لیے مکہ میں رباط بنانے کے لیے؛ مکہ میں مسافروں کو کھانا کھلانے کے لیے؛ غریب فقیروں کے اخراجات پورا کرنے کے لیے؛ تبلیغ ووعظ کے لیے اور وقتاً فوقتاً متقی وپرہیزگار افراد کی خاطر تواضع کے لیے؛ پرائیویٹ گیسٹ ہاؤس میں حجروں کے رکھ رکھاؤ کے لیے؛ حسن وحسینؓ کی Serviceاور دیگر اغراض کے لیے کوئی مکان وقف کرنا؛ غریب سادات مومن کے دفن کفن کا خرچ اٹھانے کے لیے اور غریبوں کو خیرات دینے اور کھانا کھلانے کے لیے۔

قبرستان

Abdul Gafoor v. Hakim Ali, A.I.R. 1959 All. 78

عبدالغفور بنام حاکم علی

کسی بھی ایسے قبرستان کو جس میں صرف ایک خاندان کی ہی قبریں ہوں عام قبرستان یعنی گورغریباں نہیں سمجھا جاسکتا۔ اگر پانچ بیگھہ رقبے میں صرف 7 قبریں ہوں تو مکمل رقبے کو قبرستان نہیں کہا جاسکتا۔

Syed Mohd Salie Labbai v. Mohd Hanifa, A.I.R. 1976 S.C. 1569

سید محمد صالح لبائی بنام محمد حنیف

اگر مال گزاری کے کاغذات یعنی رونیو ریکارڈ میں اور تاریخی دستاویزات میں کوئی دفن کرنے کی جگہ (Burial ground) عام قبرستان (Public graveyard) کے طور پر درج ہے تو یہ اس کے عام قبرستان ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔

Abdul Gafoor v. Rahamat Ali, A.I.R. 1930 Oudh. 245

عبدالغفور بنام رحمت علی

عام قبرستان کو وقف جائیداد کا درجہ حاصل ہے اور اگر میونسپل حکام اسے بند بھی کر دیں تو بھی وہ نا قابل انتقال (Inalienable) ہے۔

خانقاہ

Hamidmiya v. Nagindas, A.I.R. 1933 Bom. 217

حامد میاں بنام نگین داس

خانقاہ وہ جگہ ہے جہاں مشائخ اور درویش جمع ہوتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔

Haji Ali Mohd v. Anjuman-i-Islamia, A.I.R. 1931 Lah. 379

حاجی علی محمد بنام انجمن اسلامیہ

خانقاہ سے متعلق جائیداد وقف جائیداد شمار کی جاتی ہے اور اس طرح وہ اللہ تعالی کی ملکیت ہو جاتی ہے۔

مسجد

Mohd Wasi v. Bachhan Sahib, A.I.R. 1955 All. 68

محمد وسیع بنام بچن صاحب

مسجد عبادت کے لیے ہوتی ہے اور مقامی مسلمانوں کو اسے دیگر کسی بھی غرض کے لیے خواہ وہ کتنی ہی سودمند کیوں نہ ہو استعمال نہیں کی جا سکتی۔

Giriraj Kunwar v. Irfan Ali, A.I.R. 1952 All. 686

گری راج بنام عرفان علی

Masjid Shahidganj v. Shiromani Gurdwara Prabandhak Committee, A.I.R. 1940 P.C. 116

مسجد شہید گنج بنام شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی

مسجد اگرچہ قانون کی نظر میں فرد واحد (Juristic person) ہے لیکن اس کے خلاف اس کی اس حیثیت کے طور پر مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکتا۔

Sahida Khatun v. Secretary, Tezpur Hindustani Muslim Panchayat, (2001)2 Gau.

شاہدہ خاتون بنام سکریٹری تیزپور ہندوستانی مسلم پنچایت

اس معاملے میں گوہاٹی ہائی کورٹ کا کہنا ہے کہ مسجد کا تعلق کسی Sect یا Class سے نہیں ہے۔ مسجد سبھی مسلمانوں کے لیے ہے اور اس میں کوئی بھی مسلمان جا سکتا ہے اور عبادت کر سکتا ہے۔

درگاہ

Advocate-General of Bombav v. Yusuf Ali Ebrahim, A.I.R. 1921 Bom. 338

ایڈووکیٹ جنرل آف بامبے بنام یوسف علی ابراہیم

درگاہ زیارت گاہ یا کسی مسلم صوفی کے مزار کو کہتے ہیں اور کسی مزار کے دائمی رکھ رکھاؤ کے لیے کیا گیا وقف قانوناً جائز ہے۔

تکیہ

Husain Shah v. Gul Mohd, A.I.R. 1925 Lah. 420

حسین شاہ بنام گل محمد

فقراء کی آرام گاہ اور اپنے مریدوں و دیگر اشخاص کو مذہبی تعلیم یا ہدایات دینے کے مقام کو تکیہ کہتے ہیں۔ تکیے سے متعلق جائیداد وقف جائیداد شمار کی جاتی ہے اور اس طرح وہ اللہ کی ملکیت ہو جاتی ہے۔

امام باڑہ

Kulsamb v. Abdul Sattar, A.I.R. 1948 Nag. 183

کلثوم بی بنام عبدالستار

امام باڑہ کے لیے ذاتی مذہبی اغراض کو پورا کرنے لیے (جیسے محرم سے متعلق تقاریب) کسی بھی مکان یا عمارت میں کوئی بھی حصہ وقف کیا جا سکتا ہے۔

ضمیمہ

وقف جائیداد (ناجائز قبضہ کرنے والوں کی بے دخلی) بل، 2014 کے اہم نکات

وقف ایکٹ، 1995 میں، وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے ذریعہ یکم نومبر 2013 سے کافی ترامیم کی گئی ہیں۔ 1995 کے ایکٹ کی دفعہ 54 میں وقف جائیدادوں پر ناجائز قبضے کو ہٹانے سے متعلق التزام تو ہے مگر متعلقہ توضیع اس قدر کمزور ہے کہ اس پر عمل آوری آسان کام نہیں۔ سچر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں یہ سفارش کی تھی کہ سرکاری مقامات (ناجائز قبضہ کرنے والوں کی بے دخلی) ایکٹ، 1971 (Public Premises Eviction of Unauthorised Occupants, Act.) کا اطلاق وقف جائیداد پر بھی ہونا چاہیے چونکہ یہ جائیدادیں کسی فرد واحد کی ملکیت نہیں بلکہ یہ عوام کی فلاح کے لیے وقف ہیں۔ مرکزی حکومت، وزارت قانون اور وزارت شہری ترقی سے مشورہ کرنے کے بعد دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ وقف جائیداد کو 1971 کے ایکٹ تحت نہیں لایا جا سکتا چونکہ وقف جائیداد سرکاری ملکیت نہیں ہے۔ وزارت قانون نے بھی یہ رائے

دی کہ وقف جائیداد کو عملی طور پر اس ایکٹ کے تحت لانا ممکن نہیں۔ دریں صورت حکومت ہند نے وقف جائیداد (ناجائز قبضہ کرنے والوں کی بے دخلی)، بل، 2014، 18 فروری 2014 کو راجیہ سبھا میں پیش کیا۔ اس کے بعد یہ بل 5 مارچ 2014 اور اس کے بعد 16 ستمبر 2014 کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا گیا۔ اسٹینڈنگ کمیٹی نے اس پر غور کرنے کے بعد 12 اگست 2015 کو اپنی رپورٹ دے دی جس میں اس نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ مندرجہ سفارشات کی ہیں اور ساتھ ہی مختلف امور کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

کمیٹی نے وقف بورڈوں کی ناقص کارکردگی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے یہ سفارش کی ہے کہ مرکزی حکومت کو ان کے کام کاج پر نظر رکھنی چاہیے یعنی اسے ان کے کام کاج کی مانیٹرنگ کرنی چاہیے اور اس ضمن میں انھیں ضروری ہدایات جاری کرنی چاہئیں۔

کمیٹی کا یہ بھی کہنا ہے کہ مجوزہ قانون کے تحت ناجائز قابض تو فرد واحد ہی ہوسکتا ہے۔ اس نے اس ضمن میں یہ سفارش کی ہے کہ پرائیویٹ اور سرکاری اداروں کو بھی اس کے دائرے میں لایا جانا چاہیے۔ علاوہ ازیں اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ ایسا شخص جس کا وقف جائیداد پر جائز قبضہ ہے اسے اصل کرایہ دار کی موت کے بعد ناجائز قابض کا درجہ نہیں ملنا چاہیے۔

کمیٹی نے اس بل میں ایک اور خامی کی طرف بھی اشارہ کیا اور وہ یہ ہے کہ اس بل میں ناجائز قابض کو بے دخل کرنے کا طریقۂ کار تو دیا گیا ہے لیکن جن بنیادوں پر یہ جائیداد اس سے خالی کرائی جائے گی اس کی صراحت نہیں کی گئی ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ خود وقف ایکٹ، 1995 میں بھی اس معاملے میں خاموشی اختیار کی گئی ہے اور اس نوعیت کی توضیح وہاں پر بھی ندارد ہے۔

کمیٹی کا سجھاؤ ہے کہ بل میں ان وجوہات (بنیادوں) کو بھی شامل کیا جانا چاہیے جن کی بنیاد پر بے دخلی کے احکامات جاری کیے جاسکتے ہیں۔ بل میں وقف کے Estate Officer کو وقف جائیداد سے بغیر کسی نوٹس کے تعمیر، سامان، فکسچر، مویشی وغیرہ کو ہٹانے کے لیے مجاز قرار دیا گیا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ اس طرح کی پابندیاں لگانے سے دکانوں کے کرایہ داروں کو اپنی دکان یا کاروبار چلانے میں دشواری پیدا ہوں گی۔ لہٰذا اس معاملے پر پھر سے غور کیا جانا چاہیے۔ بل میں وقف کے Estate افسران کو سول عدالت کا درجہ دینے کی تو تجویز ہے مگر ایسے افسران کی علمی لیاقت

کا کوئی ذکر نہیں۔

تاوان و جرمانے کی بابت کمیٹی کا یہ کہنا ہے کہ وقف جائیداد پر ناجائز قبضہ کرنے کے لیے 6 ماہ کی سادہ قید اور 5 ہزار روپے جرمانے کا التزام ہے۔ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ سادہ قید کو قید بامشقت میں بدلا جانا چاہیے اور اس کی مدت 3 سال تک کی ہونی چاہیے اور ساتھ میں ایک لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا جانا چاہیے اس بل میں یہ بھی التزام ہے کہ اگر متعلقہ شخص یہی حرکت پھر کرتا ہے تو اسے ایک سال تک کی سزا دینی چاہیے اور 5 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا جانا چاہیے۔ اس ضمن میں کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ قصوروار کو 5 سال تک کی قید بامشقت دی جانی چاہیے اور 5 لاکھ روپے تک کا جرمانہ عائد کیا جانا چاہیے۔

موجودہ حالت میں اس بل کا اطلاق قدیم عمارات اور مقامات و آثار قدیمہ ایکٹ، 1958 کے تحت محفوظ مقامات پر نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ اس جائیداد کے اُس حصے پر بھی اس قانون کا اطلاق ہونا چاہیے جس میں کوئی مسجد، درگاہ یا عاشور خانہ ہے۔ اس میں سے اُن مقامات و آثار قدیمہ کو خارج کر دیا جانا چاہیے جنھیں مسجد کا درجہ حاصل نہیں ہے۔

اوقاف سے متعلق اصطلاحات

Auqaf **: اوقاف**

وقف کی جمع

Plural of *waqf*

Beneficiary : مستفید

''مستفید'' سے ایسا شخص یا غرض مراد ہے جس کے مفاد کے لیے وقف قائم کیا گیا ہے اور اس میں مذہبی، مقدس اور خیراتی اغراض و مسلم قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ مفاد عامہ کی دیگر اغراض شامل ہیں۔

Benefit : فائدہ

''فائدہ'' میں ایسا دیگر فائدہ شامل نہیں ہے جو متولی، متولی کی حیثیت سے بلا شرکت غیرے دعویٰ کرنے کا حقدار ہے۔

Encroacher : مداخلت کنندہ

Encroacher means any person or institution, public or private, occupying waqf property, in whole or part, without the authority of law and includes a person whose tenancy, lease or licence has expired or has been terminated by mutawalli or the Board.

مداخلت کنندہ (Encroacher) سے کوئی ایسا شخص یا ادارہ، سرکاری یا نجی، مراد ہے جس نے کسی قانونی اختیار کے بغیر کسی وقف جائیداد پر مکمل طور پر یا جزوی طور پر قبضہ کیا ہو اور اس میں ایسا شخص بھی شامل ہے جس کی کرایہ داری، پٹہ یا لائسنس ختم ہو چکا ہے یا اسے متولی یا بورڈ نے ختم کر دیا ہے۔

متولی : *Mutawalli*

متولی سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جسے کسی وقف کے متولی کے طور پر زبانی یا کوئی وقف قائم کرنے والے وثیقے یا دستاویز کے تحت یا کسی مجاز حاکم کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہو اور اس میں ایسا شخص شامل ہے جو روایتی طور پر کسی وقف کا متولی ہو یا جو نائب متولی، خادم، مجاور، سجادہ نشین، امین یا متولی کے فرائض انجام دینے کے لیے متولی کے ذریعہ تقرر کردہ کوئی دیگر شخص ہو اور بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، فی الحال کسی وقف یا وقف جائیداد کا نظام یا انصرام چلانے والا کوئی شخص، کمیٹی یا کارپوریشن ہے؛

لیکن کمیٹی یا کارپوریشن کے کسی بھی رکن کو تب تک متولی نہیں سمجھا جائے گا جب تک وہ ایسی کمیٹی یا کارپوریشن کا عہدے دار نہ ہو؛

مزید شرط یہ ہے کہ متولی بھارت کا شہری ہوگا اور وہ ان اہلیتوں کا حامل ہوگا جن کی صراحت کی جائے:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ اگر وقف نے کسی اہلیت کی صراحت کر دی ہو تو ریاستی حکومت کے ذریعہ بنائے جانے والے قواعد میں ایسی اہلیت کی توضیع کی جائے گی۔

خالص سالانہ آمدنی : Net Annual Income

خالص سالانہ آمدنی سے، کسی وقف کی نسبت، دفعہ 72 کے ضمن (1) کی تشریح کی توضیعات کے مطابق متعین خالص سالانہ آمدنی ہے۔

وقف میں مفاد رکھنے والا شخص : Person Interested in a Waqf

وقف میں مفاد رکھنے والا شخص سے ایسا شخص مراد ہے جو وقف سے کسی طرح کا مالی یا دیگر فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہو اور اس میں۔

(i) وہ شخص شامل ہے جسے کسی مسجد، عیدگاہ، امام باڑہ، درگاہ، خانقاہ، پیر خانہ اور کربلا، مقبرہ، قبرستان یا وقف سے وابستہ کسی دیگر مذہبی ادارے میں عبادت کرنے یا مذہبی رسوم ادا کرنے یا وقف کے تحت کسی مذہبی یا خیراتی ادارے میں شرکت کرنے کا حق حاصل ہو،

(ii) واقف اور واقف و متولی کا کوئی وارث شامل ہے۔

Shia Waqf : شیعہ وقف

شیعہ وقف سے کوئی ایسا وقف مراد ہے جس پر شیعہ قانون کا اطلاق ہوتا ہو۔

Sunni Waqf : سنی وقف

سنی وقف سے کوئی ایسا وقف مراد ہے جس پر سنی قانون کا اطلاق ہوتا ہو۔

Survey Commissioner : سروے کمشنر

سروے کمشنر سے وقف دفعہ 4 کے ضمن (1) کے تحت تقرر کیا گیا وقف کا سروے کمشنر مراد ہے اور اس میں دفعہ 4 کے ضمن (2) کے تحت اوقاف کے ایڈیشنل یا نائب سروے کمشنران شامل ہیں۔

Tribunal : ٹریبونل

ٹریبونل سے، کسی علاقے کی نسبت، دفعہ 83 کے ضمن (1) کے تحت تشکیل دیا گیا اس علاقے کی حدود میں اختیار رکھنے والا ٹریبونل مراد ہے۔

Waqf : وقف

The word 'waqf' literally means: to contain, to stop, to preserve; shari'ah meaning: to transfer the ownership of a portion of one's wealth, in cash or kind, to Allah (God) as a dedication for any shari'ah compliant purpose. Its nearest English equivalent is a philanthropic or charitable endowment. Another term often used is "trust fund" or "trust" but under the Indian laws trust and waqf are governed by different laws.

Section 3 (r) defines the term "waqf" as under:

"Waqf" means the permanent dedication by any person, of any movable or immovable property for any purpose recognised by the Muslim

law as pious, religious or charitable and includes—

(i) a waqf by user but such waqf shall not cease to be a waqf by reason only of the user having ceased irrespective of the period of such cesser;

(ii) a Shamlat Patti, Shamlat Deh, Jumla Malkkan or by any other name entered in a revenue record;

(iii) "grants", including mashrat-ul-khidmat for any purpose recognised by the Muslim law as pious, religious or charitable; and

(iv) a waqf-alal-aulad to the extent to which the property is dedicated for any purpose recognised by Muslim law as pious, religious or charitable, provided when the line of succession fails, the income of the waqf shall be spent for education, development, welfare and such other purposes as recognised by Muslim law.

وقف ایکٹ، 1995 کی دفعہ 3 (ص) میں وقف کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"وقف" کسی مسلمان کے ذریعہ مسلم قانون کی رو سے تسلیم شدہ مقدس، مذہبی یا خیراتی غرض کے لیے کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا مستقل طور پر نذر کر دینا مراد ہے اور اس میں شامل ہے۔

(i) وقف بذریعہ مسلسل استعمال یا استفادہ لیکن ایسا وقف صرف اس وجہ سے ختم ہوا نہیں سمجھا جائے گا کہ اب اس کا استعمال نہیں کیا جا رہا ہے یا یہ کہ اس سے استفادہ نہیں کیا جا رہا ہے خواہ استعمال یا استفادہ کے خاتمہ کی میعاد کچھ بھی ہو،

(ii) کوئی شاملات پٹی، شاملات دیہہ، جملہ مالکان یا مالگزاری ریکارڈ میں کسی اور نام سے درج؛

(iii) مسلم قانون کی رو سے تسلیم شدہ مقدس، مذہبی یا خیراتی غرض کے لیے بشمول مشروط الخدمت "منظوری عطیات"، اور

(iv) اس حد تک وقف علی الاولاد جس حد تک مسلم قانون کی رو سے تسلیم شدہ مقدس، مذہبی یا

خیراتی غرض کے لیے جائیداد نذر کی گئی ہو لیکن اگر سلسلۂ وراثت ختم ہو جاتا ہے تو وقف کی آمدنی تعلیم، ترقی، فلاح و بہبود اور ایسی دیگر اغراض کے لیے خرچ کی جائے گی جنھیں مسلم قانون تسلیم کرتا ہو۔"

وقف کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے:

1. وقف کسی خیری، خیراتی یا مذہبی کام کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے اس طرح کی کسی غرض کا ہونا ضروری ہے۔
2. وقف کی صورت میں جائیداد یا شئے موقوفہ کا انتقال خدا کی ذات کے حق میں ہوتا ہے۔
3. متولی جائیداد موقوفہ کا محض منتظم یا نگراں ہوتا ہے، مالک نہیں۔
4. وقف کا دائمی، نا قابل تنسیخ یا نا قابل انتقال ہونا ضروری ہے۔

وقف قوانین: Waqf Qawaneen

وقف ایکٹ، 1995، وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013، جموں وکشمیر مصرحہ اوقاف اور مصرحہ وقف جائیداد (انتظام اور ضابطہ بندی) ایکٹ، 2004، مسلمان وقف ایکٹ، 1923، مسلمان وقف جوازی ایکٹ، 1913، 1930، پبلک وقف (توسیع میعاد سماعت) ایکٹ، 1959

***Waqif* : واقف**

واقف سے ایسا شخص مراد ہے جو ایسا نذرانہ دے یعنی وقف کرنے والا۔

***Waqf* Deed : وقف نامہ**

وقف نامہ سے ایسا وثیقہ یا دستاویز مراد ہے جس سے کوئی وقف قائم کیا گیا ہے اور اس میں ایسا مابعد وثیقہ یا دستاویز شامل ہے جس کے ذریعہ اصل نذرانے کی کسی شرط میں تبدیلی کی گئی ہو۔

***Waqf* Fund : وقف فنڈ**

وقف فنڈ سے وقف ایکٹ کی دفعہ 77 کے ضمن (1) کے تحت قائم کیا گیا وقف فنڈ مراد

Some Other Relevant Terms پکھ دیگر متعلقہ اصطلاحات

Esaale Sawaab : ایصالِ ثواب

"*Esaale Sawaab*" means to transfer or dedicate the sawaab (reward) of particular good actions or charitable deeds to another person, generally the deceased.

Ibadat : عبادت

Ibadat is an act of worship in obedience to and for the pleasure of Allah.

Maal : مال متع

Any form of wealth ,such as, house, money, shares, business, farms, works of art, gold coins, investments etc.

دولت، مال، زر، مکان، حصص، سونے کے سکے، فارم، فنی تخلیق، سرمایہ وغیرہ۔

Mausi : موصی (وصیت کرنے والا)

testator

Mausi Lahu : موصی لہ (جس کے حق میں وصیت کی جائے)

obligee

Niyat : نیت

Intention

Naqad : نقد

Money, cash

Sadaqah : صدقہ

Refering to all forms and acts of charity and benevolence.

Sadaqah Jariyyah : صدقۂ جاریہ

Ongoing, perpetual, or recurring charity. Its best example is the creation of a Waqf

Sawaab : ثواب

Recompense or reward, especially of obedience to God.

Sawaab Jariyyah : ثواب جاریہ

Ongoing, perpetual or recurring reward.

Waqf-khayri : وقف خیری

A waqf dedicated to charitable causes.

Waqf Allah : وقف للہ (see waqf-khayri)

Sarmaya-i-Waqf : سرمایۂ وقف

Waqf capital is pooled into a waqf fund (as defined in the Act.)

Sarmaya Kari Waqf : سرمایہ کاری وقف/اوقاف

Waqf capital is generally invested for pious purposes, such as, expenditure incurred on social/religious assets like schools, madrassahs, water wells, mosques, hospitals, clinics etc.

Aamdani Waqf : آمدنی وقف

Income derived from different legitimate sources.

Wasiyyat : وصیت

will.

کسی شخص کا اپنی وفات کے بعد اپنی جائیداد و املاک کا حق ملکیت یا حق استفادہ دوسرے شخص کو دینا وصیت کہلاتا ہے۔

Zawabit : ضوابط

Regulations

ضوابط سے رائج الوقت وقف قانون کے تحت بورڈ کے ذریعہ بنائے گئے ضوابط مراد ہیں۔

کسی قیمتی شے کو خدا کی ذات میں مقید کر دینا اور اس سے حاصل ہونے والی منفعت کو دوسروں پر مذہبی، خیراتی و خیری اغراض کے لیے نیک نیتی کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صدقہ کر دینے کا نام وقف ہے۔ یہ قانون اسلام کی ایک اہم اصطلاح ہے جس کے معنی قیام اور ٹھہراؤ کے ہیں جسے انگریزی میں Detention, Stopping یا Typing up کہا جاتا ہے۔ صدقے میں نفس جائیداد (Corpus) کو استعمال کرنے کے بعد ختم کیا جا سکتا ہے لیکن وقف کی آمدنی کو محض خرچ کیا جا سکتا ہے، ختم نہیں کیا جا سکتا۔ صدقہ اور وقف میں ایک اہم فرق یہ بھی ہے کہ صدقہ محض عطیہ (Donation) ہے جبکہ وقف (Endowment) یعنی وقف کرنے کا عمل ہے۔ صدقہ جس کو دیا جاتا ہے وہ صدقے میں ملی شے پر مالکانہ حق رکھتا ہے مگر وقف کی گئی ملکیت رشے پر کسی شخص کو مالکانہ حق حاصل نہیں ہوتا۔ کوئی جماعت صرف اس کی نگراں ہوسکتی ہے۔ ہندوستان میں بڑے پیمانے پر مساجد، مدارس اور خانقاہوں کے لیے مسلمانوں نے زمینیں وقف کیں۔ اوقاف کے انتظام و انصرام اور اس سے متعلق دیگر امور کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف قوانین بنائے جاتے رہے ہیں جیسے مسلمان وقف ایکٹ 1923، وقف ایکٹ 1954، وقف ایکٹ 1995، درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ 1955 وغیرہ۔ اس کے علاوہ ریاستی سطح پر بھی قوانین بنائے گئے اور ان میں ترامیم بھی وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہیں مگر اب ہندوستان میں تمام اوقاف پر وقف ایکٹ 1995 کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس میں بھی بڑے پیمانے پر ترامیم 2013 میں کی گئی ہیں۔ یہ کتاب وقف قوانین کی مختصر تاریخ اور وقف ایکٹ 1995 کے مکمل متن مع ترامیم کو پیش کرتی ہے۔ یہ کتاب خواجہ عبدالمنتقم نے تیار کی ہے جو وزارت قانون، وزارت اقلیتی امور، ایمٹی یونیورسٹی اور یونین پبلک سروس کمیشن سے مختلف حیثیتوں سے وابستہ رہے ہیں۔ ان کی انگریزی، اردو اور ہندی میں دو درجن سے زیادہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جو قانون سے متعلق ہیں۔

ISBN: 978-93-5160-136-4
9 789351 601364
NCPUL
New Delhi
₹ 110/-

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
فروغ اردو بھون، ایف سی، 33/9،
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی ـ 110025